کالمیاتِ شفیق پسروری

www.KitaboSunnat.com

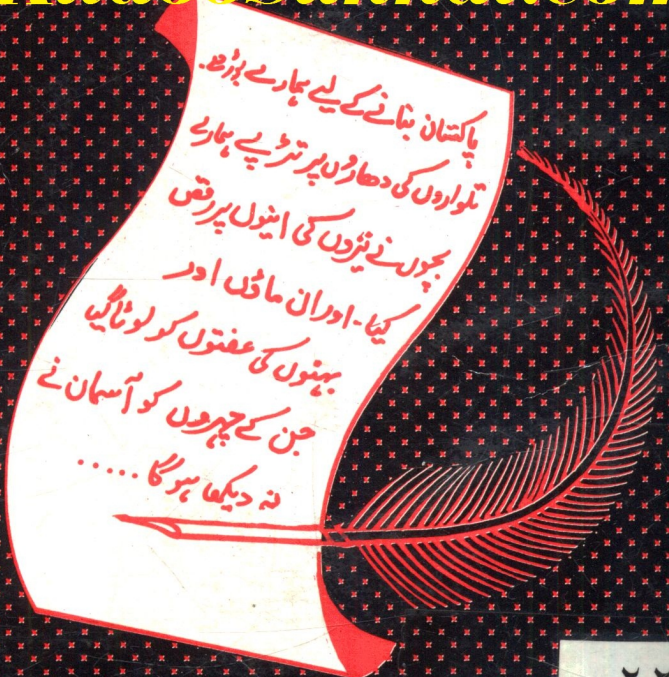

۲۲۰
ب ي ـ ك

رانا محمد شفیق خان پسروری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلیات

شفیق پسروری

مرتب: احمد ساقی چھتوی

ناشر
الفلاح پبلی کیشنز چینیانوالی، کوچہ چابک سواراں
رنگ محل۔ لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

22064
مش ف ی ک

ملنے کے پتے

دفتر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

106 راوی روڈ لاہور فون : 204931 -201662

میاں انٹر پرائزز

الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور فون: 7120207

مکتبہ اہلحدیث

پسرور ضلع سیالکوٹ

مکتبہ ایوبیہ محمدی مسجد اہلحدیث برنس روڈ کراچی

حافظ محمد شفیق صاحب

یوسف دھانجی ٹریڈرز' البراہہ روڈ نزد عید گاہ مصعب بلڈنگ دیرہ دبئی۔

پوسٹ بکس نمبر 55864 فون : 721445 فیکس : 715775'

GULSHAN PHARMACY. INC.

509 RALPH AVENUE

BROOKLYN NEW YORK 11233

Phone : 718 - 493- 0288

المکتبۃ الرحمانیۃ
دفتر جماعت مجاہدین ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور
نمبر 14283

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ ساقی نامہ ☆

لفظ بولتے تھے' جب تحریر خون جگر سے ہوتی تھی _____ لفظ بولتے تھے' جب حرف جذبوں سے پیدا ہوتے تھے _____ قلم' "قلب قتلہ" ہو تو ایک کلمہ قیامت برپا کر دیتا ہے۔ ایک ایک سطر انقلاب آفریں بھی ثابت ہوتی ہے اور جب قلم کی حرمت پامال کر دی جائے' لفظ و حرف کیا سطروں کی سطریں' طوائفوں کے بولوں کی طرح مادی فوائد کی چمک سے چمکیں تو کتابوں کی کتابیں' ردی کے ترازوں میں وزن کے علاوہ کچھ نہیں ہوتیں۔

کالم _____ مختصر تحریر ہوتی ہے' مگر ردعمل کی پیدوار ہوتی ہے۔ ایک ایک لفظ' جذبوں کا عکاس اور ایک ایک سطر رگ جاں کی سیاہی عبارت پذیر _____ مختصر نامہ _____ جو دلوں کے تار چھیڑتا اور ذہنوں میں برا جمان ہو جاتا ہے _____ یعنی کالم _____ کایا پلٹ ہوتا ہے۔ یہ کتاب جو "احمد ساقی چھتوی" کی مرتب ہے۔ میرے ان کالموں کا مجموعہ ہے جو مختلف اوقات میں مختلف رسائل و جرائد میں' مختلف واقعات' مختلف بیانات اور مختلف موضوعات پر لکھے گئے۔

مجھے کچھ اندازہ نہیں کہ میں نے کتنا لکھا اور کب لکھا؟۔ بس جو بھی لکھا ردعمل میں لکھا' اخلاص کے قلم سے' جذبات کی زبانی لکھا۔

یہ کالم زیادہ تر 87 - 1986ء کے دور کے ہیں۔ جب میں ہفت روزہ "الاسلام و ماہنامہ ترجمان الحدیث" کی مجلس ادارت میں تھا۔ اکثر کالم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دس پندرہ منٹ کے دوران کے لکھے ہوئے ہیں (یعنی "جذباتی" (جذبات سے لبریز' جذباتیت سے نہیں)

ان کالموں کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ انہیں حضرت قائد عصر' خطیب ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کی پسندیدگی کی سند نصیب ہوئی اور بعض پر مجھے انعام بھی ملا۔

میں نہیں جانتا' لکھنا کیا ہے؟۔ میں نے جو محسوس کیا' لکھا اور جو لکھا اس کا ایک حصہ آپ کی نگاہوں کی طلب میں ہے۔

رانا محمد شفیق خاں پسروری

02-05-1998

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احوال واقعی

بڑی مدت سے دل میں کچھ کرنے کی تمنا مچل رہی تھی لیکن کبھی روایتی تساہل، غفلت و سستی آڑے آئی تو کبھی کم علمی و کم آگہی نے اس سے دور رکھا اور پھر کبھی دل ناتواں پر زور دے کر لکھنے بیٹھ ہی گئے تو ذہن میں اتنے ڈھیر سارے موضوع امڈ آئے کہ کسی ایک عنوان کا چناؤ ہی مشکل ہو گیا۔ جس کی وجہ سے آہستہ آہستہ وقت ہاتھ سے نکلتا جاتا رہا۔

دریں اثنا فاضل مصنف، معروف خطیب مسلک اہل حدیث کی تاریخ کے حافظ، بہت سی کتابوں کے مصنف خطیب مسند علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ، جناب رانا محمد شفیق خان پسروری کی تحریریں نظر سے گزریں۔ جن کی طرف متوجہ ہوئے بغیر رہ نہ سکا اور سوچا کہ اور تو کچھ نہ کر سکے، چلو

ایں ہم غنیمت است

انہی کو مرتب کر دیا جائے۔ رانا شفیق خان صاحب پسروری کے مضامین 1986ء سے لے کر تا حال پاکستان کے مختلف رسائل و جرائد اخبارات و میگزینز کے صفحات کی زینت بنتے آرہے ہیں۔ فاضل مصنف کے زیادہ تر مضامین ہفت روزہ "اہل حدیث لاہور" ہفت روزہ الاسلام لاہور، پندرہ روز صحیفہ اہلحدیث کراچی" ماہنامہ "ندا" اور ماہنامہ "حرمین" کے ساتھ ساتھ ماہنامہ "ترجمان الحدیث" میں شائع ہوئے ہیں اور کچھ مختلف قومی اخبارات و رسائل میں۔

ان تحریروں کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ مصنف کا اسلوب بیان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہایت دلچسپ' طرز نگارش ادبی اور تجزیہ و مشاہدہ بہت وسیع ہے۔

رانا شفیق خان پسروری نے اپنے ان مضامین میں جہاں ادبی و تہذیبی ثقافت کو ملحوظ رکھا ہے' وہیں موجودہ حالات کی نقشہ کشی بھی خوب کی ہے۔ یہاں مجھے شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ کی اس رائے سے پورا پورا اتفاق ہے کہ ۔

"شنیدہ کہ بود مانند دیدہ"

قارئین کرام! زیر نظر کتاب کالمیات کے تمام کالمز' متعلقہ شخصیات کی زندگی میں لکھے گئے ہیں۔ جو اختلاف اور تنقید برائے تنقید نہیں بلکہ تنقید برائے اصلاح لکھے گئے ہیں اور فاضل مصنف نے ویسے بھی جب بھی کسی شخصیت موضوع یا واقعہ پر اپنے قلم کو حرکت دی ہے تو پھر اس کی وضع قطع' ادبی' اخلاقی' علمی' تمدنی اور تہذیبی گوشے بھی عیاں کر دیئے ہیں۔ جن کے بارے میں شاید وہ شخصیات خود بھی متزلزل ہوں یا اس موضوع اور واقعہ سے عام لوگ تو درکنار خواص بھی صحیح صحیح کا شکار ہوں لیکن اس کے باوجود کالم نگار نے ان کی خوبیوں اور خامیوں کے بیان کرنے میں انصاف اور اعتدال کا ترازو ہاتھ سے چھوٹنے نہیں دیا۔

ان کالموں میں جن شخصیات کو موضوع بحث بنایا گیا ہے' وہ پاکستان کے چاروں صوبوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اگرچہ ان میں سے بعض اپنے آپ کو نبی آخرالزمان حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کا میزبان بننے کی خوش فہمی میں مبتلا ہیں تو کوئی پاکستان میں امن و سکون کو حکومت ان کے حوالے کرنے سے لازم و ملزوم سمجھے پھر رہا ہے اور جگہ جگہ پر بی بی کے کندھے سے کندھا ملا کر بیٹھا ہوا نظر آتا ہے۔ کچھ خلافت کے دعوے دار ہیں تو بعض بے امیری جماعت کے خود ساختہ امیر بنے پھرتے ہیں اور کچھ لوگ پاکستان میں رہتے ہوئے بھی اپنی وفائیں اور محبتیں دشمن ملک ہندوستان سے نبھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ خواہ اس کی اڑ میں قائد اعظم محمد علی جناحؒ (بانی پاکستان) کو برا بھلا کہنا پڑے یا ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جنہوں نے پاکستان کا نظریہ پیش کیا) کو گالیاں نکالنی پڑیں تو بھی دریغ نہیں کرتے۔ لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ ان کی پاکستانیت پر پھر بھی کوئی اثر نہیں پڑتا۔ فاضل مصنف نے معلومات کی فراہمی میں زیادہ تر ذاتی تجربات و مشاہدات اور شب و روز کی ان تھک کوششوں سے کام لیا ہے۔ انہوں نے اپنے مضامین کو موقع کی مناسبت سے شعروں سے بھی مزین کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ معلومات کسی اور جگہ سے یکجا ملنا ناممکن نہیں تو کم از کم مشکل ضرور تھیں۔ رانا شفیق خان پسروری نے اس کتاب میں جس کسی بھی شخصیت موضوع یا واقعہ پر اپنے قلم کو حرکت دی ہے۔ اس کے ہر پہلو پر بادلیل گفتگو کی ہے۔ جس کے پیش نظر مخالف اپنا سا منہ لے کر رہ گئے ہیں اور جواب میں صرف ہی۔ ہی ___ ہا۔ ہا--- ہوں۔ ہوں کے سوائے کچھ جواب نہ بن پڑا۔

امید ہے کہ میری یہ کاوش قارئین کو پسند آئے گی اور قارئین سے التماس ہے کہ اس شعبے میں میرا یہ پہلا قدم ہے۔ بہت سی خامیاں اور کوتاہیاں نظر آئیں گی اس لیے مجھے برادرانہ طور پر آگاہ فرماکر ممنون ہوں۔

والسلام۔ احمد ساقی چھتوی
02-05-1998

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نگاہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز!

گئے دنوں کا سراغ لے کر، کدھر سے آیا کدھر گیا وہ
عجیب دل والا رہبر تھا، مجھے تو حیراں کر گیا وہ
بس اک موتی سی چھب دکھاکر، بس اک میٹھی سی دھن سناکر
ستارہ شام بن کے آیا، برنگ خواب سحر گیا وہ
خوشی کی رت ہو کر غم کا موسم، نظر اسے ڈھونڈتی ہے ہر دم
وہ بوئے گل تھا کہ نغمہ جاں، میرے تو دل میں اتر گیا وہ
وہ میکدے کو جگانے والا، وہ رات کی نیند اڑانے والا
یہ آج کیا اس کے جی میں آئی کہ شام ہوتے ہی گھر گیا وہ

جب میرے یہاں گلشن تھا، بہار نہ تھی، وہ شخص بہار بن کر آیا، جب دلوں کی قطاریں تھیں مگر کوئی دلدار نہ تھا، وہ دلدار بن کے آیا۔ جب راہوں کی گتھیاں الجھی تھیں، راہی تھے پریشان سارے، وہ راہنما بن کے آیا، اژدھام تھا سروں کا، بے پرواہ، بے بہرہ تو وہ قائد شاہین نگاہ بن کے آیا ــــــ دیوار تھی اک اونچی مگر سایہ نہ تھا وہ سایہ بن کے آیا، اندھیرا چار جانب تھا، جگنو خود اندھیرے ہو گئے تھے کہ وہ دیا بن کے آیا، اپنی کرنوں کو لہرایا اور سورج مقام ہو گیا۔

وہ ہمہ صفت آدمی اور ہر صفت میں کامل آدمی، برنگ ظاہر سب سا، مگر بہت ہی افضل آدمی، تحریر میں یکتا، تقریر میں اعلیٰ، لیاقت میں منفرد، ذہانت میں اولی، سیاست میں برتر، قیادت میں عظیم، شریف النفس، تجارت میں کریم ــــــ باس عظمت والا، باپ کرامت والا، علم و فضل میں رفعت والا، تعلیم و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجزیہ میں شوکت والا ـــــ راہ جس کی ہدایت' قدم جس کا بصیرت' درایت و بداعیت جس کی سرشت' ذہانت و فطانت جس کی جبلت' جرات و شجاعت جس کی فطرت' امامت و عدالت جس کی سیاست' صداقت و حقیقت جس کی قیادت' امانت و دیانت جس کی سیادت اور افضلیت و اشرفیت جس کی عزت تھی۔

ریت ہی ریت بکھری تھی جس میں پھول کھلائے اس نے' تاریک شب تھی ہمارے گھر میں' چراغ جلائے اس نے' بزدلوں کو جینے کا طور سکھایا' مردہ دلوں کو زندگی سے آشنا کیا' سرنیہوڑائے لوگوں کے سینے تان دیئے' پست ہمت اٹھے اک نئی شان لیے' وہ جیا تو سر اٹھا کے جیا' سینہ تان کر جیا' باطل کو للکارتا ہوا جیا' غیر حق پر گرجتا ہوا جیا' آمریت پر برستا ہوا جیا کہ نظر نورانی اس کی ہمرکاب تھی اور فکر برہانی اس کا زادِ راہ۔

وہ آئینہ صفت تھا' اک صاف آئینہ' خامیوں سے پاک آئینہ' کامل اور مصفا آئینہ' عیوب سے مبرا آئینہ جو جبلیت پرستوں کے چہرے کے داغ انہیں دکھاتا تھا۔ ظالموں کے چہرے کی بدنمائی واضح کرتا تھا' جابروں کے رخ پر لگے دھبے ان کے سامنے کرتا تھا ـــــ ان باطل پرستوں' ظالموں' جابروں اور آمروں نے اپنے چہرے کے داغ دور نہ کیے' اسی آئینے کو توڑنے کی سازش کی اور اسے توڑ دیا ـــــ مگر وہ تو آئینہ تھا' چہروں کی بدنمائی دکھانا اس کا کام تھا' پہلے اک وجود تھا اک بدنما چہرہ نظر آتا تھا' اب آئینہ ٹوٹ گیا اور اس کی کئی کرچیاں ہو گئیں۔ پہلے اک چہرہ نظر آتا تھا اب ہر کرچی سے بدنما چہرہ نظر آئے گا' پہلے اک قائد شاہین نگاہ تھا اب اس کے ہمراہی' اس کے مقیود ہیں' جو گلی و کوچہ میں اس کا کام کریں گے ہر سمت اس کی للکار کی بازگشت ہو گی' اس کی یلغار کی دہشت ہو گی۔ (انشاء اللہ)

وہ اک چقماق تھا' چراغ سے چراغ جلاتا گیا' تاریکیوں کو ضیاء دیتا گیا' ہر دور کے ہاتھوں کو حنا دیتا گیا' ہر دور کے جابروں کو للکارتا رہا' ساکت دلوں کو دھڑکن' بے زبانوں کو نوا دیتا گیا' کجلاھوں کی رعونت کا مذاق اڑاتا رہا' حکمرانوں کے گریبانوں سے کھیلنے کی ادا دیتا رہا۔ اس نے حالات کے ہاتھوں کبھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکست قبول نہ کی' وہ حالات کو خود بدلتا رہا' خود حالات کے مطابق نہ بدلا' سلطانی مہور کا نقیب تھا' سچائی حقوق کا منادی تھا' حکمرانوں کو ٹوکنے کا خوگر' برائی سے روکنے کا عادی تھا' وقت کی نزاکت نہ دیکھتا تھا' کلمتہ اللہ بلند کرکے رہتا' نباض وقت تھا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا' کام سوئے چنر کر کے رہتا' مصلحت کوش نہ تھا کہ حق چھپائے' ضمیر فروش نہ تھا' کبھی انگشت وشمن بنائے سلطان جائر کے مقابل کلمہ حق کہنا اس کا شیوہ تھا' جھوٹی قصیدہ گوئی سے متنفر تھا' مصداق تھا شاعر کے اس کلام کا کہ۔

میں تو سورج ہوں ستارے میرے آگے کیا ہیں؟
شب ہے کیا شب کے سہارے میرے آگے کیا ہیں؟
جو ہمیشہ رہے شاہوں کے ثناء خواں جالب
وہ سخن ساز بے چارے میرے آگے کیا ہیں؟

وہ مہرباں' محترم' کرم گستر' نیک دل' نیک ذات' نیک نظر' حامئ قوم و والئ ملت' مونس خلق و خامۂ داور' قائد باصفا' انیس وطن' حکمت ملک و حاذق برتر' نیک خو' نیک فکر' نیک نشان' احسان الٰہی نام' نام آور' مرجع علم و دانش و حکمت' چشمہ وجد' عقیدت کا محور۔

وہ کہ رنج و غم دین و درد ملت اس کے دل غم گسار میں تھا' وہ قوم کا تھا جری سپاہی اسلاف کی یادگار میں تھا۔ اس سا کوئی مونس اور ہمدم' کون اجڑے ہوئے دیار میں تھا؟۔ جو رعب جو دبدبہ تھا اس میں وہ کب کسی سپہ سالار میں تھا' جو داغ تھا اس کے دل میں پنہاں وہ کب کسی شہریار میں تھا' کھنچ آیا تھا اس کی رگوں میں وہ خوں جو لالہ شعلہ بار میں تھا۔

اس میں شاہیں کی خوئے شاہ بازی تھی اسلام کے عاشقوں کی سطورت مضمر تھی اس کے چال چلن میں' دشمنوں پر سکتہ طاری ہو یہ تاثیر تھی اس کے سخن میں۔

وہ عظمتوں کی رفعتوں سے مرکب شخص تھا' لفظ لفظ میں اس کے لیے عزت ہے' حرف حرف اس کے لیے مدحت گو ہے' وہ تو شب تاریک میں چاند

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنند تھا' جس کے گرد اعلیت و ارفعیت کا ہالہ تھا' کوئی قلم اس کے لیے
رکھے کسی زباں کے لیے استطاعت کلام نہیں ارز ہو بھی کس
الیہ کا احسان تھا' شہادت اس کا مقام' طیبہ قرب محبوبؐ اس کا
ر (انشاء اللہ) حمدو شئی عثمانؓ اس کی آخرت ہوگی پھر بھی ۔

یوں کہنے کو راہیں ملک وفا کی اجال گیا
اک دھند ملی جس راہ میں پیک خیال گیا
وہ چاند ہمیں کس رات کی گود میں ڈال گیا
اور میرے سخن' میرے قلم کو کر بے حال گیا

مگر میں ہر حال میں اس کے لیے لکھوں گا' اس کے لیے بولوں گا۔
(انشاء اللہ)

ماہنامہ "ترجمان الحدیث" مارچ' اپریل 1988ء

ت نہ بدلا'
گر' برائی
لے رہتا'
رہتا'
لئے
ن'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اک رات کہ جگر لخت لخت ہوا"

آہ علامہ! واہ علامہ

حضرت علامہ کو عرب ممالک کے دورے سے واپس آئے ہوئے چند ہی روز ہوئے تھے۔ 50 لوئر مال کی دوسری منزل پر رنگ و نکہت کی محفل جمی تھی مولانا قدوسی بھی تشریف فرما تھے۔ حضرت علامہ اس دورے میں لائی ہوئی کتب کو ترتیب سے رکھوا رہے تھے اور ہر کتاب کے متعلق تعارفی کلمات فرماتے جا رہے تھے۔ آپ کے چہرے کی بشاشت آنکھوں کی چمک' لہجے کا زیروبم اور ادائیگی الفاظ کا انداز اس بات کو ظاہر کر رہا تھا کہ یہ کتب حضرت علامہ کے لیے ایک خزانے سے کم نہیں۔ جس طرح سے سنبھال سنبھال کر آپ ترتیب و تمکین کروا رہے تھے اور جس طرح نزاکت سے کتب کو پکڑ رہے تھے اس سے صاف پتہ چلتا تھا کہ سب سے قیمتی متاع حضرت کے لیے کتب ہی ہیں۔ درحقیقت کتب ہی آپ کا اوڑھنا بچھونا اور سامان تفریح و تنزیہہ تھا۔

حضرت علامہ صاحب کے ساتھ ساتھ مولانا قدوسی بھی علم و معرفت کے موتی بکھیر رہے تھے گفتگو زیادہ تر کتب اور ان کے مصنفین و مولفین سے متعلقہ تھی۔ حضرت علامہ پھولے نہیں سما رہے تھے اور بتا رہے تھے کہ میرے پاس الحمدللہ! تفسیر' حدیث' فقہ کا اچھا خاصا ذخیرہ تھا اسماء الرجال پر بھی کتب وافر تھیں لیکن میں ان میں کمی محسوس کرتا تھا چنانچہ اس مرتبہ میں نے کوشش کی ہے کہ اس موضوع سے متعلقہ کوئی کتاب (جو چھپی ہو) رہ نہ جائے حضرت علامہ صاحب بجا فرما رہے تھے کہ تفسیر' حدیث' فقہ تاریخ کے ساتھ ساتھ اقتصادیات' طب' معاشیات معاشرت وغیرہ شعبوں سے متعلقہ اسماء الرجال کی بھی کتب تھیں۔ برادرم عطاء الرحمٰن ثاقب کتب پر نمبر وغیرہ لگا رہے تھے میں گاہے بگاہے نیچے سے اوپر جاتا اور حضرت علامہ صاحب اور مولانا قدوسی کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کات سے محظوظ ہوتا۔ اسی دوران مولانا قدوسی کے فرزند اکبر برادرم ابوبکر صدیق اور برادرم جاوید رفیق رانا دفتر میں آ گئے اور کہنے لگے کہ چلو علامہ صاحب سے راوی روڈ کے جلسہ کے لیے وعدہ لے لیں (یاد رہے کہ اس سے قبل میں اور یعقوب انصاری صاحب مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی سے راوی روڈ کے لیے 26' مارچ کی تاریخ لے چکے تھے) میں انہیں کہہ رہا تھا کہ وہ خود جا کر بات کر لیں مگر وہ مجھے ساتھ رکھنا چاہ رہے تھے ان کے اصرار کی وجہ سے میں بھی علامہ صاحب کے پاس گیا اور عرض کی کہ یہ ساتھی خواہش کر رہے ہیں کہ آپ 26' مارچ کو راوی روڈ کے جلسہ میں تشریف لائیں۔ حضرت علامہ نے سختی سے 26' مارچ کے لیے انکار فرما دیا کہ اس روز تو گوجرانوالہ کے شیرانوالہ باغ میں جلسہ عام ہے۔ میں نے کہا کہ وہ تو دن میں ہو گا جبکہ یہ رات کو ہے۔ حضرت فرمانے لگے "بڑا بے وقوف ایں! اک دن میں دو جلسے کس طرح ہو سکتے ہیں اور پھر وہ بھی تو رات کو ہے"۔ ابو بکر کہنے لگے 26' مارچ کی بجائے 23 مارچ کو راوی روڈ میں جلسہ ہونا چاہیے۔ مولانا قدوسی کی رائے بھی یہی تھی۔ میں نے کہا کہ اگر اس روز یوم پاکستان کی مناسبت سے کسی بڑے جلسے کا کسی عوامی جگہ پر پروگرام بن گیا تو پھر؟ ابوبکر کہنے لگے وہ دن کو ہو گا یہ رات کو ہے۔ ویسے اسی راوی روڈ کے جلسے کو ہی مرکزی کر لیں۔ حضرت علامہ نے 23 تاریخ کا بھی انکار کر دیا ان کے انکار پر ہم نے دھیمے انداز میں اصرار کیا مگر آپ کا انکار انکار ہی رہا آپ کے انکار پر ہم آپ کے رعب' دبدبے اور جاہ و جلال کی وجہ سے کچھ کہہ نہ سکتے تھے مگر دلی آرزو اور خواہش یہی تھی کہ حضرت انکار نہ کریں کہ جس جلسے میں آپ رونق افروز نہ ہوں بھلا وہ بھی کوئی جلسہ ہے؟ آخر کار مولانا عبدالخالق قدوسی نے حضرت علامہ صاحب سے کہا اور حضرت علامہ مان گئے۔ مولانا قدوسی کو حضرت علامہ کی طبیعت میں بہت دخل تھا' حضرت علامہ شاید ہی کسی معاملہ میں مولانا قدوسی سے مشورہ نہ لیتے ہوں ورنہ ہر کام کے پیچھے مولانا قدوسی کا مشورہ بھی کار فرما ہوتا تھا۔

حضرت علامہ مولانا کی علمیت اور فقاہت کے بہت معترف تھے مجھے اکثر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کرتے کہ مولانا کے پاس جایا کرو اور کچھ حاصل کیا کرو بلاشبہ ایسے لوگ روز روز پیدا نہیں ہوتے۔

ایک دفعہ خواجہ طفیل صاحب کو مولانا کے متعلق فرمایا مولانا قدوسی ہماری جماعت کے بہت ہی صاحب علم شخص ہیں ہر وقت کچھ نہ کچھ مطالعہ کرتے رہتے ہیں حالانکہ نظر نہایت کمزور ہے پھر بھی جس وقت ان کی دوکان پر جاؤ کوئی نہ کوئی کتاب (چندھیائی نگاہوں سے) پڑھ رہے ہوتے ہیں۔

مولانا قدوسی کے کہنے پر حضرت علامہ صاحب نے 23 مارچ کی اجازت مرحمت فرما کر ہمیں شاداں و فرحاں کر دیا ہم نہایت خوشی کی حالت میں نیچے آئے اور نیچے موجود ساتھیوں کو اس پروگرام اور حضرت علامہ کی اجازت سے اگاہ کیا۔

علامہ صاحب کے 23 مارچ کے وعدے کی خوشی کے ساتھ ساتھ ایک مسئلہ بھی پیدا ہو گیا کہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب یزدانی سے تو 26' مارچ کا وعدہ لیا تھا اور پروگرام 23 مارچ کا بن گیا ہے۔ 26 مارچ کی تاریخ لیتے ہوئے ہم نے دیکھا تھا کہ ان کی ڈائری میں 23 مارچ خالی نہیں اب ان کی تشریف آوری کس طرح ہو؟۔

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی کو 23 مارچ کے جلسے میں شرکت کے لیے راضی کرنا رہ گیا تھا' مولانا یزدانی 23 مارچ کو لدھے والا وڑائچ خطاب کے لیے جانے والے تھے۔ ہمارا پروگرام یہ بنا کہ ہم مولانا سے عرض کریں کہ وہ پہلے راوی روڈ خطاب فرمالیں پھر لدے والا تشریف لے جائیں تاکہ دونوں جلسے کامیاب رہیں اور دونوں کے سامعین شیر ربانی کے خطاب سے مستفید و محظوظ ہو سکیں۔

میں نے برادرم حافظ محمد انور ساجد سے کہا کہ وہ مولانا سے علامہ صاحب کے حوالے سے درخواست کریں اور انہیں منائیں۔ اسی روز (جس روز حافظ صاحب نے کامونکی جانا تھا) پسرور کانفرنس تھی جس میں مولانا یزدانی بھی شریک ہو رہے تھے اور میں بھی جا رہا تھا۔ چنانچہ میں بھی خلاف پروگرام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محض 23 مارچ کے راوی روڈ جلسے میں مولانا سے درخواست کے لیے کامونکی اتر گیا۔

جب مولانا کے گھر پہنچا تو وہاں انور ساجد' برادرم جاوید رفیق رانا' برادرم ابوبکر صدیق دیگر چند ساتھی بیٹھے ہوئے تھے تاکہ مولانا سے بھرپور درخواست کی جا سکے۔ مولانا تشریف لائے تو مسکراہٹ ہونٹوں پر کھیل رہی تھی۔

اپنے مخصوص انداز میں نہایت شفقت سے ملے گلے لگایا اور فرمانے لگے "اغوا کرنے کا پروگرام ہے" ہم نے عرض کی ہم سب ساتھی باجماعت درخواست گزاری کے لیے حاضر ہوئے ہیں آپ کے بغیر جلسہ نہ کرنا منظور ہے۔ لیکن ہم یہاں جلسے کے التوا کے لیے نہیں بلکہ آپ کو راضی کرنے کے لیے آئے ہیں۔

مولانا نے (حسب پروگرام) فرمایا کہ اس روز تو میں لدھے والا جا رہا ہوں' پچھلے سال میں یہاں نہ جا سکا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے سال پہلے ہی 23 مارچ کی تاریخ لے لی تھی۔ (یہ مولانا کی عوامی مقبولیت کی ایک معمولی مثال ہے)۔ اور میں وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا۔

ہم نے عرض کی حضرت! آپ راوی روڈ جلسے میں خطاب فرما کر وہاں چلے جائیں۔ مولانا نے فرمایا ایک دن ایک وقت میں دو خطاب! خصوصاً مجھ جیسے پھیپھڑوں کے مریض کے لیے نہایت مشکل ہے۔

برادرم ابوبکر نے فرمایا جی خواہ کچھ ہو جائے آپ کو راوی روڈ تشریف لانا ہو گا۔ مولانا نے جب ان کی بات سنی تو مسکرانے لگے اور جیب سے ڈائری نکال کر انہیں پکڑاتے ہوئے بولے۔ یہ لو ڈائری اور جہاں لے جانا چاہو لے جاؤ (مولانا کا یہ کمال شفقت تھا' اور یہ ان کی فطرت میں تھا' میں نے خطباء میں مولانا کی طبیعت کے نرم خو افراد کم ہی دیکھے ہیں) بعد میں مولانا فرمانے لگے ایسا کرتے ہیں کہ میں لدھے والا میں تقریر کر کے آ جاؤں گا۔ ہم نے عرض کی حضرت قاری عبدالحفیظ صاحب بھی لدھے والا سے فارغ ہو کر آئیں گے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ بھی جبکہ ہمارا پروگرام ہے کہ حضرت علامہ صاحب کا آخری خطاب ہو آپ ہی بتائیں کہ ہم آپ کے اور قاری صاحب کے آنے تک کس کا خطاب کروائیں گے؟ مولانا فرمانے لگے میں وہاں جلد نہ گیا تو وہ جلسہ ملتوی کر دیں گے۔ میں انشاء اللہ العزیز بہت جلد فارغ ہو کر راوی روڈ پہنچ جاؤں گا۔ ہم نے جب ان کی اس نہایت پختہ بات کو سنا تو مناسب جانا کہ جو مولانا فرما رہے ہیں بجا ہے۔ چنانچہ ساتھیوں نے مولانا سے اجازت مانگی مگر مولانا نے انہیں اجازت نہ دی کہ وہ چائے پی کر جائیں۔ چائے کے ساتھ مٹھائی بھی تھی۔ مولانا کی طرح کی عوامی شخصیات کہ جن کے ہاں لوگوں کا تانتا بندھا رہتا ہے اس طرح پر تکلف آو بھگت نہیں کیا کرتیں کہ کر ہی نہیں سکتے مولانا کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ خواہ کوئی ہو اسی طرح اس کی خاطر مدارت کی جاتی باقی ساتھی تو شاداں و فرحاں لاہور واپس ہو گئے اور میں مولانا کی معیت میں پسرور روانہ ہو گیا۔

مولانا یزدانی کی اجازت کے بعد جلسہ کے انتظامات میں تیزی آ گئی تھی۔ ایک طرف فنڈ کی فراہمی کے لیے مختلف احباب سے رابطے ہو رہے تھے اور دوسری طرف اشتہارات کے لیے بھاگ دوڑ لگی تھی۔

چند ساتھی جن کا انتظامات کے سلسلے میں بار بار مجھ سے رابطہ ہوتا تھا ان میں برادرم ابوبکر' برادرم محمد یعقوب انصاری برادرم محمد ریاض اور برادرم جاوید رفیق رانا تھے۔ برادرم ابوبکر اشتہارات کے سلسلے میں تیز نظر آ رہے تھے اور برادرم محمد یعقوب فنڈ کی فراہمی کے لیے پریشان تھے۔

برادرم ابوبکر صدیق نے تو نہایت مہارت سے بغیر کاتب کے' مختلف اشتہارات سے الفاظ کاٹ کر جوڑے اور انکا پازیٹو نکلوا کر ایک دعوت نامہ بھی جاری کر دیا' برادرم محمد ریاض نے ہفت روزہ' الاسلام کی مینجری کا پورا پورا فائدہ اٹھایا اور آخری صفحہ پر پورے صفحے کا ایک اشتہار لگوا دیا۔

بڑے اشتہارات کے لیے مختلف پروگرام بن رہے تھے کہ سائز یہ ہو اور رنگ یوں ہو' لیکن اس پر کامل اتفاق تھا کہ اشتہار نمایاں' دیدہ زیب اور جاذب نظر ہو۔ دوسرے اس طرح کتابت کا معاوضہ بھی کم دینا پڑے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے نعیم بادشاہ سے فون پر بات کی انہوں نے کہا۔ میرے بھائی! کوئی گل ای نئیں' ہور کوئی خدمت ہوئے تے اودی دسو۔ برادرم ابوبکر جا کر فلمیں لے بھی آئے' مگر بعد میں (جب کاتب صاحب سے بات ہوئی تو یہی طے ہوا کہ اس طرح فلموں میں رد و بدل اور اصل کتابت میں کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ نیا اشتہار لکھوا لیا جائے۔ چنانچہ یہی کیا گیا۔ جب اشتہارات چھپ کر آ گئے تو ہر ایک نے انہیں پسند کیا حتیٰ کہ علامہ صاحب نے بھی اپنے روایتی انداز میں فرمایا "بدبخت لکھدا بڑا ای خوبصورت اے"

مجھے یاد آیا کہ جب اشتہارات طباعت کے مراحل میں تھے تو ایک مرتبہ پھر علامہ صاحب نے کسی خاص وجہ سے جلسہ کی شرکت سے اور جلسہ کے انعقاد سے انکار کر دیا۔ ہم سب ہی پریشان ہو گئے۔ برادرم ابوبکر' میں اور یعقوب انصاری سب نے اشتہار کی چھپوائی کا کہا کہ وہ تو چھپ بھی گیا ہے قدوسی صاحب سے بھی کہلوایا آخر علامہ صاحب مان گئے اور خاص وجہ کو موخر کر دیا۔

ہمیں کیا معلوم تھا کہ ہمارا یہ بار بار کا اصرار ہماری تباہی کا پیش خیمہ ہے ہماری یہ ہر جگہ ضد نقصان عظیم کا سبب ہو گئی اور ہماری یتیمی کا باعث بنے گی۔

ہم نے کبھی علامہ صاحب سے اتنی ضد بھی کبھی نہ کی تھی کہ ان کے رعب و دبدبہ اور جاہ و جلال نے کبھی اجازت ہی نہ دی تھی مگر اس جلسہ کے لیے جو کچھ ہوا یکسر خلاف معمول تھا اور کیوں نہ ہوتا کہ قدرت نے اپنا آپ منوانا تھا اور مقدر کا لکھا پورا ہونا تھا۔

اشتہارات چھپ چکے تھے اور لگنے بھی شروع ہو گئے تھے کہ اسی دوران اہلحدیث یوتھ فورس' لاہور کے تنظیمی حلقہ جات کا ماہانہ اجلاس ہوا اس میں تین جلسوں کے انتظامات کے سلسلہ میں مختلف ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ ان تینوں پروگراموں کی ترتیب یوں تھی کہ 19 مارچ کو بلال گنج چودھری پارک میں' 23 مارچ کو راوی روڈ پر 26 مارچ کو ہربنس پورہ میں۔

مختلف حلقوں میں جلسہ کے اشتہارات پہنچا دیئے گئے جو باحسن طور پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگ بھی گئے۔ مینار پاکستان چوک میں بڑے ہی نمایاں اشتہارات لگے ہوئے تھے بلکہ دو تین جگہیں تو ایسی تھیں جو تھیں تو نمایاں مگر ان پر اشتہار لگانا دشوار تھا مگر ان پر بھی لگائے گئے تھے۔ غالباً شرقپور کے جلسہ سے واپسی پر علامہ صاحب نے ان اشتہارات کے لگانے والے کی تعریف بھی کی تھی اور "تحسینا" فرمایا تھا اب ہمارے لڑکوں کو بھی کام کرنا آ گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک لطیفہ بھی ہوا تھا کہ برادرم محمد یعقوب انصاری چیمنیانوالی مسجد میں خطبہ جمعہ کے بعد اشتہارات تقسیم کر رہے تھے کہ حضرت علامہ نے فرمایا یہاں بار بار اعلان کیا گیا ہے۔ بلکہ وعدہ بھی لے لیا ہے یہاں ان کی کیا ضرورت تھی کہیں اور جا کر تقسیم کرتا۔ یعقوب فرمانے لگے جی یہاں بھی ضرورت تھی۔ حضرت علامہ نے اپنے روایتی انداز میں مسکراتے ہوئے فرمایا۔

"بڑا ای بیوقوف ایں۔"

20 مارچ کے خطبہ جمعہ میں حضرت علامہؒ نے پرزور اعلان کیا پھر 21 مارچ کو چوہدری پارک میں جلسہ میں بھی پرزور وعدہ لیا کہ تمام لوگ 23 مارچ کو راوی روڈ کے جلسہ میں شرکت کریں۔

ہمیں بھی بار بار ہدایات جاری فرما رہے تھے کہ اس کے لیے یہ کرو' یوں کرو عجب صورت حالات تھی اس وقت تو محسوس نہ ہوتی تھی مگر آج بہت محسوس ہو رہی ہے کہ یا اللہ! کیا یہ تمام بندوبست اور انتظامات میں شدت ہماری یتیمی کے لیے ہی تو تھا۔

حضرت علامہؒ نے میرے سامنے دو تین مرتبہ نجی محفلوں میں فرمایا بھی تھا کہ 23 مارچ کو بہت کچھ کہوں گا اور بہت کچھ بتاؤں گا' حضرت علامہؒ اس روز بہت کچھ کہہ تو نہ سکے مگر اپنی شہادت سے ہمیں بہت کچھ بتا ضرور گئے کہ "جیا کس طرح جاتا ہے' مرا کس طرح جاتا ہے' تحریک کیا ہوتی ہے؟ قیادت کس کو کہتے ہیں؟ جرات و شجاعت کس چیز کا نام ہے؟------ اور بے رونق محفل و دور یتیمی کیا ہے؟۔

بہر حال 23 مارچ کے جلسہ کا پروپیگنڈا دوسرے جلسوں سے امتیازی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا تمام لاہور کے ساتھی اس کے لیے متحرک تھے۔ جلسہ کی اجازت لینے کے لیے بھی حضرت علامہؒ سے ڈی سی کو فون کروایا گیا جس میں علامہ صاحب کا انداز واقعتاً قائدانہ تھا۔ حضرت علامہ کے فون کے بعد فوراً اجازت نامہ مل گیا۔

جلسہ میں تقاریر کے لیے پروگرام بن رہے تھے کہ پہلے کونسا مقرر ہو اور آخری کونسا ہو' لیکن اس بات پر سب کا اتفاق تھا کہ آخری خطاب "قائد عالم اسلام" کا ہو گا۔ حالانکہ حضرت علامہ کی عادت نہ تھی کہ وہ رات کو دیر تک جلسوں وغیرہ میں رہیں' مگر ذہنوں میں یہ تھا کہ لاہور کے لوگ کسی اور مقرر کے لیے رات دیر تک نہیں ٹھہر سکتے یہ صرف حضرت علامہؒ کو اعزاز و اعجاز حاصل ہے کہ کوئی چاہے بھی تو جا نہ سکے۔

23 مارچ کی رات ہمیں یہ پروگرام بدلتا ہوا محسوس ہوا کہ قاری عبدالحفیظ صاحب فیصل آبادی لدھے والا وڑائچ سے خطاب فرما کر دیر سے تشریف لائے تو اس وقت مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی خطاب فرما رہے تھے' حضرت علامہ نے قاری صاحب سے فرمایا آپ کھانا کھالیں۔ مولانا یزدانی کے بعد میں تقریر کر لیتا ہوں میرے بعد آپ کر لیں۔ اس وقت ہمیں اپنا پروگرام بدلتا ہوا محسوس ہوا۔ مگر ہمیں کیا معلوم تھا کہ ہمارے ذہنوں پر یہ پروگرام قدرت نے نقش کیا تھا اور ہماری زبانوں سے بالاتفاق ہماری حماں نصیبی نے نکلوایا ہے۔ ہم نے جو طے کیا تھا کہ آخری خطاب حضرت علامہ کا ہو گا' قاری صاحب کی آمد پر بدلے ہوئے پروگرام کے مطابق بھی نہ بدل سکا اور حضرت علامہ کا خطاب آخری ہی ثابت ہوا۔ آہ------ وہ خطابت کی دنیا میں واقعتاً حرف آخر تھا۔ کوئی کتنا ہی چاہتا وہ تو آخر ہی رہنا تھا۔ اس کی خطابت کے بعد کس کی خطابت چل سکتی تھی؟۔

کون تھا جو اس کے بعد آتا؟۔ کون! اس کے بعد جو سکہ جما سکتا؟۔ وہ الفاظ کا کھلاڑی' آخری دم تک الفاظ سے کھیلتا رہا' الفاظ کے چناؤ' الفاظ کی ادائیگی' معنی آفرینی و معنی پروری سخن سازی و سخن وری کا بے تاج بادشاہ تول تول کے بولنے والا اور بول بول پر تولنے والا' وہ مرد مومن' بے تیغ سپاہی الفاظ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی برہنہ شمشیر سے لڑنے والا جری مجاہد کہ جس کے بعد کوئی بچتا ہی نہ تھا۔۔۔۔۔ بھلا اس کے بعد کون دم مار سکتا تھا۔

23 مارچ کی رات' جلسہ کا آخری مقرر' میدان خطابت کا شاہسوار' خطابت میں حرف آخر ہی تھا حرف آخر ہی ثابت ہوا۔

ساتھی مجھے کہہ رہے تھے کہ تم اسٹیج سیکرٹری بننا اور میں برادرم قاضی عبدالقدیر صاحب خاموش کا نام لے رہا تھا کہ ایک تو وہ ماشاء اللہ اس کام میں ماہر ہیں دوسرے میں مائیک کے سامنے آنے خصوصا حضرت علامہ کی موجودگی میں بہت گھبراتا ہوں نیز اسٹیج سیکرٹری اسٹیج پر پابند ہو جاتا ہے۔ جبکہ میری عادت ہے کہ میں جلسہ گاہ کے اردگرد گھومتا رہنا پسند کرتا ہوں۔ مگر ساتھی تھے کہ مان ہی نہ رہے تھے۔ چنانچہ یہی پروگرام بنا کہ میں اسٹیج سیکرٹری ہونگا اور خان صاحب و قاضی صاحب اور حافظ انور ساجد بطور مقرر خطاب فرمائیں گے۔ اسی پروگرام کے مطابق سب کو آگاہ کر دیا گیا۔ خان صاحب نے اسلام آباد سے آنا تھا' حافظ انور ساجد صاحب نے کامونکی سے اور قاضی صاحب نے گجرات سے لیکن قاضی صاحب ایک دو روز قبل لاہور آ چکے تھے اور تنظیم کے مختلف پروگراموں میں مصروف تھے جبکہ میں خود پسرور سے 22 مارچ کی صبح ہی لاہور آیا تھا۔ ہوا دراصل یہ تھا کہ پسرور سالانہ کانفرنس 21' 22 مارچ کو تھی جس کے لیے میں 21 مارچ کو بعد نماز مغرب حضرت علامہ صاحب کے ساتھ ہی پسرور چلا گیا تھا اور واپسی میں ساتھ آنے کی بجائے 23 مارچ کو واپس آیا تھا۔

میں جب سے آیا تھا' دیکھ رہا تھا کہ تمام ساتھی رات کے جلسہ کے لیے مضطرب ہیں نماز عصر کے بعد میں اور قاضی صاحب راوی روڈ جلسہ کے انتظامات دیکھنے گئے تمام ساتھی انتظامات میں لگے ہوئے تھے' مولانا عبدالخالق قدوسی ان کی نگرانی فرما رہے تھے۔ جاوید رفیق' یعقوب انصاری' ابوبکر صدیق' عمر فاروق' عتیق الزماں' محمد افضل' عبیداللہ عفیف' محمد حنیف' مجید کیسٹ ہاؤس والے' عبدالمجید اور ریاض انصاری سرگرم تھے اسی طرح حلقہ شاہدرہ ٹاؤن کے محمد انور جٹ اپنے تین دیگر ساتھیوں کے ہمراہ انتظامات میں مصروف تھے۔ اسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوران پتہ چلا کہ ساتھیوں میں اسٹیج کی جگہ کے بارے میں شدید اختلاف رائے تھا' اکثر کا کہنا یہ تھا کہ اسٹیج فوارے پر بنایا جائے مگر برادرم ابوبکر صدیق اصرار کر رہے تھے کہ اسٹیج فوارے سے آگے الگ تختے جوڑ کر بنایا جائے' برادرم ابوبکر یہ کہتے ہوئے گھر چلے گئے کہ میں ابا جی سے پوچھ آتا ہوں وہ جس طرح کہیں گے اسی طرح ہو گا "برادرم ابوبکر گھر پہنچے تو دیکھا کہ" مولانا عبدالخالق قدوسی مطالعہ کر رہے ہیں انہوں نے مولانا سے اپنے اختلاف کا تذکرہ کیا اور وہاں بھی اصرار کیا کہ اسٹیج کی خوب صورتی کا تقاضا ہے کہ وہ فوارے کے چبوترے سے الگ اس کے آگے تختے جوڑ کر بنایا جائے' مولانا نے فرمایا چلو چل کر دیکھ لیتے ہیں۔ چنانچہ مولانا ابوبکر صدیق کے ہمراہ تشریف لے آئے خوب صورتی کے لحاظ سے تو برادرم ابوبکر کی بات صحیح تھی' مگر دوسرے ساتھی اس وجہ سے مخالف تھے کہ ایک تو اس طرح خرچہ میں کمی آئے گی جبکہ پہلے ہی فنڈ کم ہے' دوسرے محنت سے بھی بچ جائیں گے اور اگر اسی کی سجاوٹ بھی کر دی جائے تو یہ تختوں کے اسٹیج سے اچھا بھی بن سکتا ہے۔

مولانا قدوسی نے ان کی باتیں اور موقع دیکھنے کے بعد ابوبکر صدیق کی بات ماننے کی بجائے' فوارہ کے چبوترے کو ہی بطور اسٹیج استعمال کرنے کا فیصلہ دیا۔ مولانا کے فیصلے کے بعد برادرم ابوبکر بھی اس تزئین و آرائش اور تیاری میں لگ گئے۔

ہفت روزہ "الاسلام" 19 اکتوبر 1987ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

غازئ اسلام جناب رانا محمد شفیق خاں پسروری - معتمد اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان

کوئی ایسا خطیب کہ جس کا ہر کلمہ برستا نظر آئے، یوں معلوم ہو کہ مقرر کی زبان نہیں بلکہ ادا ہونے والا ہر حرف اپنی زبان ہلا رہا ہے.......... کوئی ایسا حکیم جو کلام کرے اور زخموں پہ مرہم لگتا محسوس ہو.......... کوئی ایسا مقرر جو تقریر کرے اور دلوں کو مسرت ملے، پانی میں آگ لگ جائے.......... کوئی ایسا ناطق جو بولے اور الفاظ موتی بنتے جائیں.......... سامع کے کانوں میں رس گھولتے جائیں۔ کوئی ایسا سخنور جو اپنے سخن سے لوگوں کو زنجیر در زنجیر کر دے.......... کوئی ایسا منادی جو لبوں کی جنبش سے زلزلہ برپا کر دے.......... طوفانوں کے رُخ موڑ دے.......... سوتی بستیاں جگا دے.......... روحوں کو گرما دے.......... مردہ دلوں میں زندگی کی لہر دوڑا دے.......... بجلی کا کڑکا بن جائے.......... کوئی ایسا ادیب، جو سطروں میں حالات کا نقشہ کھینچ دے.......... مذکور کو تصویر سا دکھلا دے.......... کوئی ایسا قلم کار جو حروف کو موتیوں کی طرح پروتا ہو اور قاری کے گلے میں مضمون کا ہار ڈالتا ہو، کوئی ایسا محرر جو قلم سے نکتے مگر محسوس ہو تلوار سے نکلے ہے.......... اور سیاہی خونِ جگر سے لی ہے.......... کوئی ایسا لکھاری جس نے کاغذ پہ لکھا ہو مگر نوشتۂ دیوار بنا یا ہو، یا تحریرِ فلک (چہرۂ کہن کی پیشانی کا مقدر).......... کوئی ایسا ادیب خطیب (لبیب و اریب) جسکا لکھا، جسکا کہا اس کیلئے حرف حرف عزت بانٹے، لفظ لفظ عظمت سمیٹے، کلمہ کلمہ شوکت ٹھہرے.......... جسکی پوری زندگی موزوں ہو، جسکا کردار طرح مصرعہ اور جسکی گفتار مقطع.......... جسکی نوکِ قلم تلمیح کی، اور سیاہی مرادِ الفاظ کی.......... جو طباق کا مجسم ہو۔ (نرم دمِ گفتگو، گرم دمِ جستجو) یا (ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم جو ہو رزم حق و باطل تو فولاد). جسکی ہر حرکت، ہر سکنت تو دمعنی دسجع ہو.......... اور ایک ہی تحریر بکھیرے.......... کہ اسلام کیلئے جینا عبادت ہے، اسلام کیلئے مرنا شہادت ہے۔ جو نام بھی پیدا کر جائے اور اونچا مقام بھی حاصل کر جائے.......... دنیا بھی سنوار لے اور آخرت بھی کما لے۔

کوئی ایسا ہے؟.......... ہے ہے! .... وہ ہے.......... علامہ احسان الٰہی ظہیر (قائد عالم اسلام، شہید اسلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدفون جنۃ البقیع ۔ قرین عثمانؓ اور مغفور فی الجنۃ الفردوس) ..... ہے

منفت الدھور و ما آتین بمثلہ
ولقد اتی فعجزن عن نظرائہ

حضرۃ علامہ ظہیر شہید، کہ علامہ اسم علم ہو گیا تھا، اعتراف و تعریف بن گیا، کوئی لفظِ علامہ بولے تو بے ساختہ احسانِ ملت و ملک کو مراد لیا جائیگا، اُنکی سطر سطر میں علمیت و ادبیت، ذکاوت و طراوت تھی اُنکی ہر تحریر ذہانت و فطانت، ہر تقریر اقبالیت و براعیت تھی .... شعر اُنکی زبانِ معجز بیان سے یوں نکلتے جیسے اُنکی تخلیق اسی مقام و محل کیلئے تھی .... ہر بول ادب کا شاہکار، علم و فضل کی مہکار ہوتا، لکھتے تو حرف آخر لکھتے ...... بولتے تو تول تول کر بولتے (ہر بول انمول) اور نہ بول بول پر تولتے ....

یہ ارمغانِ ظہیر جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، اک دلیل ہے میری بات کی، اور نمونہ ہے ظہیرِ ملت کی بے نظیری و فقید المثالی کا ...... اک تحفہ ہے عقیدتمندانِ شہید اور واقفانِ علم و ادب کیلئے ...... اک سوغات ہے خطابت کے شائقین، ظہیری براعت کے عاشقین کیلئے ــــ

ذرا دیکھو تو سہی پرتو نیرِ تاباں کی ضو افشانیوں کا ...... عکس آفتابِ علم کی ضیا پاشیوں کا ..... جھلک خطیبِ بے مثال کی لب کشائیوں کی .... تا لمک ادیبِ باکمال کی انشاء پردازیوں کی ..... اور سوچو ..... پھر بتلاؤ کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کی جدائی المناک و دہشتناک ہے یا نہیں ؟ .... بتلاؤ .... اُس پھول کے ٹوٹنے سے چمن ویران ہوا یا نہیں ..... اس تارے کے ڈوبنے سے تاریکی ہوئی یا نہیں .... کیا اُسکا جدا ہونا، علم و ادب کا نقصان ہے یا نہیں ۔ (سیاست و قیادت کی بات ابھی نہ چھیڑو کہ دکھ اور بڑھے گا) .....

آؤ .... میرے غمگین ساتھیو آؤ !

اور اُس کی تحریر کا سہارا لیکر .... اسکی تقریر کا آسرا لیکر .... اسکی یاد کو تھام کر ..... اُسکے ہمراہی ہو لیں (خیالوں میں، خوابوں میں) اور مشعلِ خیال کریں زندگی کی راہوں میں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ ـــــــ بلا تبصرہ

قارئین کرام! قطع نظر اس کے کہ موجودہ ڈائجسٹوں کی شرعی حیثیت کیا ہے' ہم "انظر الی ماقال ولا تنظر الی من قال کے مصداق آج پاکستان کے کثیر الاشاعت ڈائجسٹ سے ایک اقتباس نقل کر رہے ہیں۔ جس میں اہل حدیث کی قدامت و عظمت بصراحت موجود ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شیطان بھی کبھی کبھار سچ بول ہی لیتا ہے۔ زیر نظر مضمون اس کہے ہوئے کی دلیل ہے کہ ایک ڈائجسٹ جس میں محض جھوٹ ہوتا ہے۔ (الا ماشاء اللہ) اس میں ایک واضح اور صریح سچ بھی موجود ہے اور اسے ہم آپ کے لیے پیش کر رہے ہیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

دیکھیے کہ موجودہ دور کے صاحب شعور حقائق کو کس طرح قبول کر رہے ہیں۔

بطور حوالہ بتا دیں کہ زیر نظر مضمون "جاسوسی ڈائجسٹ" شمارہ ماہ جولائی 1984ء کے مضمون "سفیر حرم" کا اقتباس ہے جسے "خان آصف" نے لکھا ہے۔

ایک بار حضرت امام شافعیؒ ایک مجلس میں جلوہ افروز تھے۔ اتفاق سے اس وقت حدیث و فقہ کا کوئی مسئلہ زیر بحث نہیں تھا بلکہ یہ ایسی محفل تھی جس میں امام شافعیؒ کے احباب اور دیگر علماء ملاقات کی غرض سے جمع ہو گئے تھے۔ ایک صاحب نے جو خود بھی صاحب علم تھے۔ اچانک ھذیل کے اشعار پڑھنے شروع کر دیئے' اگرچہ یہ شعر خوانی کا موقع نہیں تھا لیکن وہ شخص آداب محفل کے خلاف مسلسل شعر پڑھتا رہا۔

واقعہ کی نوعیت سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ شخص حدیث و فقہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع پر امام شافعیؒ کے سامنے عار تھا اسی لیے اپنی برتری ثابت کرنے کی غرض سے سخن شناسی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ حضرت امام شافعیؒ کو فطری طور پر نمود و نمائش سے کوئی رغبت نہیں تھی۔ نتیجتاً آپ نے اس شخص کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا۔ امامؒ کے اس طرز عمل کے بعد شعر پڑھنے والے کو خاموش ہو جانا چاہیے تھا مگر اس نے شاید یہ سوچ کر سکوت اختیار نہیں کیا کہ امام شافعیؒ زیادہ علم نہیں رکھتے اس لیے یہی ایک موقع تھا جو فرزند قریش کو لاجواب کر سکتا تھا' یہ اس شخص کی بڑی بھول تھی۔ وہ حضرت امام شافعیؒ کے ذوق شاہ سے واقف ہی نہیں تھا۔ بالآخر جب وہ براہ راست امام شافعیؒ کو مخاطب کر کے شعر پڑھنے لگا تو اہل مجلس کو اندازہ ہو گیا کہ اسے شعر و ادب میں امامؒ کی آزمائش مقصود ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ فرزند قریش نے بہت دیر تک اس صورت حال کو نظر انداز کیا اور اپنی روایتی اعلیٰ ظرفی سے کام لیتے ہوئے بات کو ٹالنے کی کوشش کی مگر بولنے والا بولتا رہا۔ اسے یقین ہو چلا تھا کہ امام شافعیؒ اس میدان میں اس کی ہمسری نہ کر سکیں گے' انسانی نفس کی سرکشی بڑا عجیب رخ اختیار کر گئی تھی' وہ شخص اپنے جذبات کی تسکین کے لیے ایک ایسے انسان کو چھیڑنے کی کوشش کر رہا تھا جو عادتاً بڑا فراخ دل تھا اور جس نے کبھی بھی کسی آدم زاد کو شرمسار کرنے کی منصوبہ بندی نہیں کی تھی۔ پھر وہ لمحہ آ ہی گیا۔ حضرت امام شافعیؒ اس شخص کی طرف متوجہ ہو گئے اور آپ نے ہذیل کا شعر پڑھا۔

اہل مجلس کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اب یہ نشست کیا رنگ لانے والی ہے؟۔ حاضرین کی اکثریت اس حقیقت سے تو آگاہ تھی کہ امام شافعیؒ شعر و ادب کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں مگر کوئی اس راز سے واقف نہیں تھا کہ فرزند قریش کو سخن فہمی میں بھی سند کا درجہ حاصل ہے۔ غرض اس شخص نے جواباً دوسرا شعر پڑھا' حضرت امام شافعیؒ بھی آہستہ آہستہ شعر پڑھتے رہے' ابھی آپ کے لہجے نے شدت اختیار نہیں کی تھی۔ وقت گزرتا رہا' اس شخص کا خیال تھا کہ امام شافعیؒ نے رسم زمانہ کے مطابق چند اشعار یاد کر لیے ہوں گے اس لیے کچھ دیر بعد ہی ان کی یادداشتوں کا ذخیرہ ختم ہو جائے گا اور پھر بر سر محفل اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابلے میں شکست کھا جائیں گے۔

یہ اس شخص کا خام خیال تھا اپنی اس بدگمانی کے خمار میں وہ تھوڑی دیر تک پورے جوش و خروش سے ہذیل کے اشعار سناتا رہا۔ حضرت امام شافعیؒ دنیاداری کے کاموں میں کسی سے مقابلہ پسند نہیں کرتے تھے اس لیے آپ صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے رہے پھر جب وہ منزل آگئی کہ امام کا مخاطب اپنے حافظے پر زور دے کر شعر یاد کرنے لگا تو فرزند قریش کا لہجہ یکسر بدل گیا۔ اب مجلس میں امام کی پرجلال آواز گونج رہی تھی اور ہذیل کے وہ اشعار سنا رہے تھے جو اس شخص کی نظر سے بھی کبھی نہیں گزرے تھے۔ روایت ہے کہ امام شافعیؒ مسلسل کئی گھنٹے تک ایسے ایسے اشعار پڑھتے رہے کہ جن سے اہل مجلس کی سماعتیں تک آشنا نہ تھیں۔ وہ شخص جسے حضرت امام شافعیؒ کی سخن شناسی کا امتحان منظور تھا کسی مجرم کی طرح سر جھکائے بیٹھا تھا۔ اب نہ اس کے لیے کلام کی کوئی گنجائش تھی اور نہ فرار کا کوئی راستہ بس ایک عرق ندامت تھا۔ جس نے اس کا پورا بدن بھگو دیا تھا تو امام کی بے پناہ قوت حافظہ دوسری پرسوز آواز فصاحت زبان اور شعر کی ادائیگی کا سامرانہ انداز غرض ان تمام چیزوں نے مل کر حاضرین کو بے اختیار یہ کہنے پر مجبور کر دیا تھا کہ واللہ! ہماری آنکھوں نے ایسی مجلس شعر آج تک نہیں دیکھی۔

آخر جب امامؒ نے اپنے مخاطب کو سرنگوں دیکھا تو آپ خاموش ہو گئے پھر چند لمحوں کے بعد آپ نے اس شخص سے فرمایا۔ کیا ابھی شعر خوانی کا سلسلہ جاری رکھوں؟۔ امامؒ کے لہجے میں نہ طنز کی آمیزش تھی اور نہ غرور و تکبر کا رنگ شامل تھا' وہ سینوں میں اتر جانے والی آواز تھی جو حریفوں کے دلوں کو ورنیم کر دیتی تھی۔

بس امام صاحب بس! وہ شخص رقت آمیز لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"خدا کی قسم! اس فن میں کوئی شخص آپ کی ہم سری کا دعوی نہیں کر سکتا۔"

"تم میرے بعد اہل حدیث میں ایسا کوئی دوسرا نہیں پاؤ گے۔" امام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شافعیؒ نے حاضرین مجلس سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ ساری گردنیں خم تھیں اور تمام نظریں جھکی ہوئی تھیں' کون جواب دیتا' کس کی جرات تھی کہ فرمودہ امام کی نفی کرتا؟۔ سب کے سب عاجز تھے۔ فرزند قریش نے دوبارہ فرمایا۔ ویسے یہ لوگ (اہل حدیث) ان چیزوں سے زیادہ تعلق نہیں رکھتے۔ امامؒ ہمیشہ خود ستائی اور مبالغے سے گریز کرتے تھے۔ آپ کے یہاں اظہار ذات اور شخصی نمائش بھی کوئی پسندیدہ فعل نہیں تھا پھر کہنے والے کہہ سکتے ہیں کہ امامؒ نے بر سر محفل اپنے بارے میں یہ دعوی کیوں کیا؟۔ میرے بعد اہل حدیث ایسا کوئی دوسرا نہیں پاؤ گے' ہمارے نزدیک کسی دنیا پرست کا دعوی نہیں بلکہ ایک مرد مومن کا اظہار حقیقت تھا' بالفرض اگر کچھ دیر کے لیے ہم امامؒ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے الفاظ کو کسی دعوی میں شمار کر لیں تو پھر اس روشن صداقت کو جھٹلانے کی کس میں ہمت ہے؟۔ کہ قافلہ اہل حدیث میں امام جیسا کوئی دوسرا موجود تھا جو لوگ محدثین عظام اور فقہان کرام کی تاریخ سے واقف ہیں۔ انہیں بخوبی اندازہ ہے کہ اس طویل فہرست میں امام شافعیؒ کی طرح شعرو ادب پہ عبور رکھنے والا کوئی دوسرا شخص نہیں ہے۔ فرزند قریش نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

پھر بھی جو لوگ امامؒ کے اظہار حقیقت کو ایک دعوی کی حیثیت دیتے ہیں انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ فرزند قریش جس زمانے میں شعور کی منزل تک پہنچے تھے۔ وہ ایک پر آشوب عہد تھا۔ خلافت ملوکیت میں تبدیل ہو چکی تھی۔ چند لوگوں کے سوا مسلمانوں کی اکثریت حدیث و فقہ کی روح تک سے آشنا نہیں تھی۔ عہد جاہلیت کے علوم و فنون دوبارہ زندہ ہو رہے تھے۔ محفلوں میں شعرو ادب کے چرچے عام تھے۔ یہاں تک کہ خلیفہ ہارون الرشید کے دربار سے رقص و سرور کے بھی کچھ افسانے وابستہ ہو چکے تھے۔ لوگوں نے اہل علم کی عزت و تکریم کی بجائے صاحبان اقتدار کی خوشامد کو اپنا شعار بنا لیا تھا۔ اس فضاء میں حضرت امام شافعیؒ کا یہ دعوی کہ میرے بعد اہل حدیث میں ایسا کوئی دوسرا نہیں پاؤ گے۔ ماحول کے عین مطابق تھا۔ اگر ہم امام شافعیؒ کے الفاظ کی روح کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھنے کی کوشش کریں تو یہ حقیقت بے نقاب ہو جائے گی کہ جس شخص نے بھری محفل میں ہذیل کے شعر پڑھنے کی ابتداء کی تھی وہ درپردہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ محدثین و فقہاء کی جماعت قرآن و حدیث کے سواء دوسرے علوم و فنون پر دسترس نہیں رکھتی۔ اس بات کو اس طرح بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ شخص امام شافعیؒ کے علم کو محدود سمجھ رہا تھا اور یہی سوچ کر اس نے شعر خوانی کا سلسلہ شروع کیا تھا کہ امامؒ بالآخر عاجز آ جائیں گے اور پھر اہل دنیا کا جذبہ حسد تسکین پا جائے گا۔ اگر ہم موضوع سے ہٹ کر دور جدید پر نظر ڈالیں تو ہمارے یہاں بھی یہ بیماری عام پائی جاتی ہے۔

مذہبی علماء کو عجیب عجیب انداز سے نشانہ تضحیک بنایا جاتا ہے۔ بڑی دریدہ دہنی کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ریش دراز لوگ دیگر علوم سے قطعاً نا آشنا ہیں۔ اگرچہ ہمارے بعض عالموں نے اپنے علم کی وسعت و گہرائی سے دنیا پرستوں کی زبان درازیوں کو مفلوج بنا دیا ہے لیکن پھر بھی طنز و اعتراض یہ روش ہنوز جاری ہے۔ حضرت امام شافعیؒ کے عہد میں لوگ اتنے گستاخ و بے باک تو نہیں تھے مگر ایسے مواقع کی تلاش میں ضرور رہتے تھے کہ وہ اپنے سطحی علم کے ذریعے اہل حدیث پر غلبہ حاصل کر سکیں۔ ہذیل کے اشعار پڑھنے والے شخص کا بھی دلی مقصد یہی تھا کہ وہ کسی نہ کسی عنوان سے حضرت امام شافعیؒ کے سامنے نمایاں ہو جائے لیکن فرزند قریش کے بے پناہ علم کی ایک ہی تیز و تند لہر نے اسے ہمیشہ کے لیے غرق کر دیا۔ وہ اہل نظر کی مجلس میں اہل حدیث کی آزمائش چاہتا تھا۔ (ممکن ہے اس شخص نے کسی دوسرے مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے اشارے پر یہ حرکت کی ہو۔) مگر امامؒ آخر امام تھے۔ آپ نے اسی کے منصوبے کو اسی پر الٹ دیا اور اہل حدیث کے علم پر ایسی پرجوش و مدلل گواہی دی کہ مخالفین دم بخود رہ گئے۔

اگر ہم صورت حال کے تناظر میں امام کے اس دعوے کو کہ _____ (میرے بعد اہل حدیث میں کوئی ایسا دوسرا نہیں پاؤ گے' ویسے یہ لوگ ان چیزوں سے زیادہ تعلق نہیں رکھتے۔) سمجھنے کی کوشش کریں تو یہ بات واضح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازیں گنبد دیرینہ درے پیدا شد

18 اپریل 1986ء کا دن موچی دروازے کی تاریخ میں جوش و جذبہ اور ولولہ و طنطنے کا دن شمار ہوگا۔ مؤرخ جب بھی اس تاریخی جلسہ گاہ کے ادوار و اقران کی بات کرے گا۔ اس عشق و مستی سے معمور دن کو تاباں پائے گا کہ اس روز اپنے نظریئے' اپنے مسلک سے عقیدت و خلوص کی انتہا ہو گئی تھی' چرخ کہن کا سیاح آفتاب اپنی تمام تر تابناکیوں کے باوجود ضعیف و ناتواں مومنوں کی ایمانی آب و تاب کو ہراساں و لرزاں نہ کر سکا۔ چہرے کسل و کہل سے مبرا اور خوش و جذبہ سے فروزاں نظر آ رہے تھے۔

اس دن عظمت آدم کو سجدہ سجھ میں آ گیا۔ ایمانوں کی عزیمت کی تاریخ یاد آ گئی۔ جذبوں کا مظاہرہ دیکھنے میں آیا کہ بوڑھے' بچے' جواں و ناتواں' غرباء و مساکین محض جذباتی لگاؤ اور مسلک سے مخلص ہونے کی وجہ سے اپنی دھڑکنوں کے سہارے چلے آئے تھے۔ کسی مالدار سے مال کا لالچ' کسی چودھری کی چودھراہٹ کا رعب' کسی حکمران کی حکومت کا خوف' کوئی کھیل تماشہ اس کا باعث نہ تھا۔

اس دن اظہار تھا اس بات کا کہ اہل توحید ابھی زندہ و تابندہ ہیں۔ ظلمت کی گھٹا ٹوپ آندھیاں ان کے قدموں کو لرزا نہیں سکتیں' کفرو شرک کی طاقتیں انہیں خوفزدہ نہیں کر سکتیں۔ وہ خود ایک عظیم قوت ہیں اور سب سے بڑھ کر سب سے بڑے قوتوں کے نوازنے والے کے ماننے والے ہیں۔ ان کا تمام تر دارومدار اسی ایک مالک و مختار پر ہے۔

توکل علی اللہ کے مجسموں کا یہ عظیم اجتماع جماعت اہل حدیث کی تاریخ کی تابندگی کا مظہر تھا۔ یہ اجتماع ان تاریخ ساز شخصیت کے اخلاف کا تھا جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر دور ظلم و جبر میں، ہر عہد ظلمت و گمراہی میں اعلائے کلمتہ اللہ کے لیے متحرک رہے۔ یہ اجتماع ان افراد کا تھا جو ایمان و توحید کی قوت سے لبریز ہیں۔ یہ اجتماع ان جانثاران نبوت کا تھا جو ہر دم "فداہ ابی و امی" کے پیکر ہیں۔ یہ اجتماع تھا ان بے باکان کار کا جو بلاخوف لومتہ لائم و جور جائر میدان عمل میں مصروف ہیں۔

موچی دروازہ میں بہت سے اجتماع ہوئے ہیں اور ہوتے رہیں گے مگر شاید بلکہ یقیناً" اس کی نظیر نہ ملے گی کہ ہونٹ پانی کی نایابی پر خشک، چہرے پھر بھی تابناک، پسینہ بہہ بہہ کر ختم، آنکھیں پھر بھی روشن کہ دلوں کو دوا اور دھڑکنوں کو جلا مل رہی تھی آسمان پر از تپش اپنی حدت کو فروغ دے رہا تھا اور ایمان والے زبان سے اقبال کے الفاظ میں کہہ رہے تھے۔

تپش می کند زندہ تر زندگی را
تپش می دہد بال و پر زندگی را

یعنی۔

تپش نے کیا زندہ تر زندگی کو
تپش نے دیئے بال و پر زندگی کو

کثرت افراد اتنی کہ بقول حضرت علامہ "موچی دروازہ" پہلی دفعہ اپنی کوتاہ دامنی پر شرمندہ تھا۔ "موچی دروازے" سے بھائی تک ایک جل تھل تھا، مقررین اپنے منہ سے سامعین کے دلوں کی آواز نکال رہے تھے۔ ہر ہر کلمہ پر واہ واہ تھی۔ وقت کی نبض کی تشخیص اور عہد کی بیماریوں کا علاج الفاظ کی صورت جلوہ گر تھا۔ اہل اسلام فخر و انبساط سے پھولے نہیں سماتے تھے کہ ابھی تاسف و یاس کا سایہ نہیں چھایا بلکہ ایمان کی نورانی شعاعیں جلوہ افروز ہیں۔

کچھ عرصے سے معلوم ہو رہا تھا کہ جماعت اہل حدیث میں دراڑیں پڑ گئی ہیں مگر حضرت علامہ اور ان کے احباب نے اسے روح تازہ سے نوازا اور اس عظیم الشان مظاہرہ سے ثابت کر دیا کہ حق والوں کی جماعت کو کبھی زوال نہیں۔ کچھ لوگ سوچتے نہیں کہ۔

فطرت افراد سے اغماض کر لیتی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف

بھلا ملت کس طرح فطرت کا نشانہ بنے کہ حق اس میں' حق اسی کا وہ خود حق اور اہل حق۔

حضرت علامہ نے جماعت اہل حدیث کو ایک تازہ سوچ دی ہے کہ تم اتنے قلیل نہیں کہ احساس کمتری میں مبتلا رہو' تمہاری اک کثرت ہے۔ (یہ اجتماع اس کی زندہ مثال ہے۔) اور پھر حق والے اکیلے بھی ہوں تو کثرت سے نہیں گھبراتے۔ وہ ہر دم تندرست و توانا رہتے ہیں' جس کا نظریہ سچا ہو اس سے بڑھ کر کوئی اہل ارض میں طاقتور نہیں ہوتا۔ اہل حق' اہل حدیث ایک طاقت ہیں۔ انہیں کونوں کھدروں میں منہ نہیں چھپانا چاہیے۔ انہیں سربلند ہونا چاہیے' سینے تان کر باطلیت کا مقابلہ کرنا چاہیے' اپنی قوت و ہمت کا مظاہرہ کرنا چاہیے کہ۔

اگر تن میں ہے جاں' زندہ رہو گے

18 اپریل 1986ء کا یہ عظیم القدر والجلال اجتماع پرشکوہ مظاہرہ تھا اہل حق کا' یہ مظہر تھا سوچوں کی سچائی کا' ذہنوں کی صفائی کا' یہ اعلان تھا کتاب و سنت کی اطلاق کا' اہل حدیث کی بڑائی کا' یہ اعلام تھا پاکستان کے قلعہ اسلام بنانے کا' صرف اسلامی نظام چلوانے کا' یہ اظہار تھا لادینیت کے اختتام کا' محض "اسوہ حسنہ" کے التزام کا۔

اس تاریخ ساز اجتماع کے حوالے سے جماعت اہل حدیث نے دنیا کی فانی "طاقتوں" کو خبردار کیا ہے کہ۔

ہم خاک ہیں پہ تیز مثال ستارہ ہیں
بحر فلک میں ہم ہہ تلاش کنارہ ہیں
کہہ دو نوریوں سے کہ عقل رسا سے ہم
خاکی سہی مگر بہ ثریا سوارہ ہیں
ہیں عشق میں صبا سے بھی لرزاں مثال گل
اور زندگی میں ہم صفت سنگ خارہ ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ہم سے ٹکرائے گا پاش پاش ہو جائے گا کہ
ہمیں پالا ہے اس قوم نے آغوش محبت میں
روند ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاج سردارا

ہفت روزہ "الاسلام" 9 مئی 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رنگیلی ساقی

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

نوائے وقت' لاہور کے 9 مئی والے جمعہ میگزین کے صفحہ نمبر 9 پر "لاہور سے اجمیر تک" کے عنوان سے حسنین جاوید صاحب کا ایک سفرنامہ شائع ہوا ہے۔ اس سفرنامے کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

"نماز سے فارغ ہوئے تو سٹیج پر "پروین رنگیلی" اور اس کے ہم نواؤں کا مکمل قبضہ ہو چکا تھا۔ ادھر ساز درست ہو رہے تھے اور ادھر یہ پچیس سالہ قوالہ پروین اپنے چمکیلے اور بھڑکیلے لباس کی شکنیں دور کرنے اور دوپٹے کا پلو سنبھالنے میں ہمہ تن مصروف تھی۔ زائرین میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں کہ شرعی طور پر عورت کی قوالی سننا جائز ہے یا ناجائز' قبل اس کے کہ جائز و ناجائز کی بحث طول پکڑتی اور واک آؤٹ کا سلسلہ جاری ہوتا۔ سٹیج سے ہارمونیم کی آواز ابھری اور پروین رنگیلی نے تیری جوگن آئی _____ تیری جوگن آئی والی قوالی اتنے پرسوز طریقے سے شروع کی کہ بحث چھوڑ چھاڑ سب زائرین ہمہ تن گوش ہو گئے۔ پروین نے ہاتھ میں ڈھول نما جنجری تھام رکھی تھی جس کی آواز سے بہت سے زائرین اتنے مست ہوئے کہ ان میں سے اسی نوے سال کے متعدد بزرگ جھومتے ہوئے اٹھے اور پروین پر نوٹوں کی بارش ہونے لگی۔

کراچی کے ایک بزرگ ٹرانسپورٹر سعید اللہ خاں نیازی پچھلی صفوں سے ہاتھ اوپر اٹھائے رقص کرتے ہوئے آگے بڑھے اور سٹیج پر اپنے ایک ہم عمر بزرگ کے ساتھ دیر تک محو رقص رہے۔ وفد کے قائد فدا محمد خاں' پیر صاحب ویول شریف کے صاحبزادے روح الحسنین معین اور ملک اکبر ساقی سٹیج

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک نوٹ پہنچاتے پہنچاتے تھک کر بے حال ہو چکے تھے۔ پروین رنگیلی نے جب "رام تیری گنگا میلی" فلم کے مشہور گانے کی قوالی "سن بابا سن' مستوں کی دھن" شروع کی تو پروین رنگیلی نوٹ نچھاور کرنے والوں کے ہجوم میں گر گئی۔ لوگوں کو اپنی خبر ہی نہ رہی جیبوں کی۔ رات بارہ بجے تک جذب و مستی کا یہی عالم رہا اور پھر بسوں میں روانگی کے وقت زائرین میں دوبارہ عورت کے قوالی کے جائز یا ناجائز ہونے کی بحث چھڑ گئی جو بعد میں کئی روز تک ہمارے اوپن ایئر غسل خانے میں جاری رہی۔

یہ تو ہے سفرنامے کی تحریر جو میں نے بلاکم و کاست اور تبدیلی کے حرف بحرف آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ اس سفرنامے میں دو تصاویر بھی اسی عبارت سے متعلق تھیں جن میں سے ایک قوالی کے سامعین پچیس سالہ نشیلی جوانی پروین رنگیلی کے روئے نگار پر بہار پر غض بصر کے تمام تقاضوں کو بالائے طاق رکھ کر ٹکٹکی لگائے تک رہے ہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے اس واقعہ میں بتائی گئی "جذب و مستی" میں قوالی سے زیادہ "بے نقاب دیدار" کارفرما ہے اور دوسری تصویر میں جمعیت علمائے پاکستان' پنجاب کے جنرل سیکرٹری اور بریلوی خطیب جناب اکبر ساقی پچیس سالہ جواتی پر نوٹ نچھاور کر رہے ہیں اور واقعہ نگار کے مطابق بے حال ہو رہے ہیں۔ جناب ساقی کے چہرے پر وہی تبسم کھل رہا ہے جو ایسی حالت میں کھلتا ہے۔ اللہ اللہ! کیا منظر ہو گا جب بڑا ساقی ایک پچیس سالہ رنگیلے ساقی کی سقاءِ سے جذب و مستی سے معمور ہو کر اس پر نوٹ نچھاور کرتے کرتے بے حال ہو رہا ہو گا۔

شاید ساقی صاحب کے اس مذہبی رنگیلے پن پر ہم کوئی تبصرہ نہ کرتے بلکہ اور رنگیلے لمحات کی طرح نظرانداز کر دیتے (ویسے بھی خبر اتنی واضح ہے کہ تبصرہ کی ضرورت نہیں رہتی) لیکن گذشتہ شب میں اجمیر کی رنگیلی شب زیر بحث آ گئی اور دوستوں نے یہاں بیٹھ کر جو تبصرہ کیا وہی ہم آپ کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔

میرے کمرے میں مذکورہ میگزین میز پر پڑا دیکھ کر اٹھالیا گیا اور ورق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

39

"ہائے ممبری"

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے منتخب ممبران اسمبلی کے بارے میں ہر کوئی جانتا ہے کہ کس طرح کے ہیں۔ مختلف علاقوں کے رنگا رنگ کی طبیعتوں کے مالک یکجا ہو کر اسمبلی کو "خیراتی ادارہ" بنا چکے ہیں۔ ان کی باتیں اور سیاسی گھاتیں عوام کو پریشان اور حیران کر رہی ہیں۔ میری اپنی یہ حالت ہے کہ جب اسمبلی اجلاس ہوتے ہیں۔ اخباری کالم پڑھنے کی بجائے اجلاس کی کاروائی پڑھتا ہوں اور بھولی عوام کے چناؤ کو داد دیتا ہوں۔

اس مرتبہ اجلاس رمضان المبارک میں ہوا تھا اور روزوں کی جو درگت اسمبلی ہال میں ہوئی۔ اس سے "اسلامی نظام حکومت" اسلامی جمہوری اداروں کی عزت سبھ چند ہو گئی۔ قائدین اپنے حواریوں کو کیفے ٹیریا میں عین دوپہر کو دعوت دیتے اور ٹوکنے پر ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے تھے۔ صدر نشینوں کے پینل کے رکن تابش الوری کی بیوی نے قائم مقام سپیکر بن کر "مڈٹرم افطاری" کے لیے 10 کے وقفے کا اعلان کر کے اسلامی اصطلاحات اور شرعی احکامات کا مذاق اڑایا۔ ایک رکن کے احتجاج پر اس "مڈٹرم افطاری" کے وقفے کو عین دوپہر میں نماز چاشت کا وقفہ کہہ کر اسلام سے تمسخر کرتی رہی۔ اسی طرح سر پر دوپٹہ کی بات ہوئی تو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قائد حزب اختلاف مع اپنے حواریوں کے واک آؤٹ کر گئے۔ ایک طرف تو یہ حالت ہے اور دوسری طرف یہ معزز ارکان جس قسم کی زبان باہمی بحثوں میں استعمال کرتے ہیں۔ وہ کوئی کسی چوک اور بازار میں بھی نہیں سن سکتا اور کس طرح سن سکتا ہے کہ یہ "زیدۃ العوام" ہیں۔ عوام کے نمائندے تمام تر برائیوں اور جہالت سے بھرپور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھائیوں کی کمی اور نیکیوں کی قلت والے عوام کے نمائندے گلی و بازار سے منتخب چوک وڈیروں کے سیاسی _____ سوسائٹی اور ماحول کے نمائندے _____!

ہم اپنے کالم میں اس ممبری کے ایک خواہش مند اور منتخب اسمبلی ممبر کے بتائے گئے اسلامی ذہن کے مالک نمائندے اور ایک مذہبی جماعت سے وابستہ مولانا کی اسمبلی میں بنائی گئی حالت قارئین کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں _____ 19 رمضان المبارک' 29 مئی 1986ء کے تمام اخبارات میں مولانا کے بارے میں موٹی موٹی سرخیاں لگا کر اسمبلی ممبران کے ریمارکس لکھے گئے تھے۔ چند آپ بھی ملاحظہ فرمائیے۔

مولانا کے خلاف مناسب کاروائی کی جائے۔ مولانا کو اپنی کم علمی سپیکر پر نہیں تھوپنا چاہیے۔ مولانا اسمبلی کے قواعد کا مطالعہ کریں۔ مولانا کے خلاف عبوری کاروائی کے طور پر مولانا کو ایوان سے بقیہ اجلاس تک نکال دیا جائے۔ مولانا کو عالم دین نہ کہا جائے۔ مولانا کا نکاح ٹوٹ گیا کہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر کہا ہے۔ ہم لاعلمی میں انہیں مولانا سمجھتے رہے۔ انہوں نے ہمارے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ مولانا کا بیان شرم ناک حرکت ہے' مولانا نے کچھ لے دے کر تحریک واپس لے لی ہے۔ بلیک میل کرنے والوں کا یہی وطیرہ ہوتا ہے۔ پہلے تحریک پیش کرتے ہیں پھر رات کو تحریک واپس لے لیتے ہیں۔ اب معمولی سی ناراضگی پر کسی تاجر کی طرح بقایا طلب کر رہے ہیں۔ مولانا کے ایمان کی کمزوری درست کی جائے۔ مولانا کا نکاح ٹوٹ گیا۔ اب ان کی اولاد کو کیا کہا جائے؟۔ مولانا کو آخری دن ایوان سے باہر نکالا جائے۔ ہمیں خدشہ ہے کہ لوگ مولانا کو فتوی فروش ملا کا نام نہ دیں۔ مولانا کو ایسی سزا دی جائے جو دوسرے کے لیے باعث عبرت ہو' مولانا کی زبان پر کنٹرول کیا جائے ورنہ ہم تدارک کر سکتے ہیں۔ مولانا کا اجلاس میں داخلہ روک دیا جائے _____ مولانا سے کہا گیا کہ وہ ایوان سے معافی مانگیں اور مولانا نے معافی مانگ لی۔ مقررین نے کہا کہ ہم انہیں مولانا تسلیم نہیں کرتے تو سر پر دوپٹہ لینے کی بات کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے مولانا منظور احمد چنیوٹی (جن کے خلاف یہ سب کاروائی ہوئی تھی۔) نے کہا کہ ــــــ "اپنی حکومت سے پوچھیں کہ وہ مجھے مولانا سمجھتی ہے یا نہیں ــــــ اور میں سوچنے لگا۔ مولانا کہلوانے کے لیے بھی اس "اسلامی جمہوریہ پاکستان" کی حکومت کی منظوری اور "اسلامی جمہوری ادارے" کی توثیق درکار ہوگی؟۔ نیز کیا مولانا مذکور کی جماعت کے مولانا حضرات حکومت کے منظور شدہ ہیں؟۔

ہفت روزہ "الاسلام"، جون 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ــــــ جگ بیتی

جہان فانی کے پراگندہ ماحول میں بسنے والے انسان خاکی نے عالم تخیل میں مجھے اپنا تعارف کروایا کہ میں "اشرف المخلوقات" ہوں۔ ظلم و تعدی کے مظاہرے سے' غرور و تکبر کے اظہار سے' غصب و غضب سے' چوری و سینہ زوری سے' اکڑفوں سے میں جو چاہوں سو کروں کہ میں اشرف خلق ہوں۔ چوری کروں' ڈاکہ ماروں' حق چھینوں' جھوٹ بولوں' میں نشہ کرتا ہوں' جواء کھیلتا ہوں' زانی بھی ہوں فریبی بھی' ملاوٹ بھی کرتا ہوں' دھوکہ بھی دیتا ہوں' زمانہ بھر کی برائیاں مجھ میں ہیں ـــــ میرا دعویٰ ہے میں مسجود ملائک ہوں۔

میں سب سے اعلیٰ ہوں' ساری کائنات میرے لیے ہے اور میں ـــــ کس لیے؟

دوست و احباب کے لیے' رسوم و رواج کے لیے ـــــ کمانے اور سوسائٹی میں عزت بنانے کے لیے' ایسے میں جو چاہے کروں کہ میں سب سے ارفع و اولیٰ ہوں۔

میری تخلیق کا مقصد عبادت ہے ـــــ کس کی؟۔

اپنے آباؤاجداد کی' امیر وزیر کی' اپنے مولوی و پیر کی' افسر و باس کی' آس پاس کی' رشتہ داروں کی' مالداروں کی' ہر چڑھتے سورج کی' ووٹ کی' لال نوٹ کی۔

میں بہت سخی ہوں' بہت خرچ کرتا ہوں ـــــ نجی تقریبات میں' شادی و برات میں' عقیقہ پر' ولیمہ پر' فیشن کے لیے' میک اپ کے لیے' دوسروں پر رعب ڈالنے کے لیے یا نیچا دکھانے کے لیے' شان و شوکت کے مظاہرے کے لیے' احسان جتلانے کے لیے ـــــ!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بہت سیانا ہوں _____! نماز نہیں پڑھتا' کھیل تماشہ دیکھتا ہوں' روزہ نہیں رکھتا' لوگوں کا حق کھاتا اور خون پیتا ہوں' حق نہیں رشوت دیتا ہوں' صدقہ و زکوۃ نہیں ٹیکس ادا کرتا ہوں' حج کے لیے نہیں جاتا ہوں' کرسمس کے لیے لندن جاتا ہوں یا عیاشی کے لیے پیرس و سنگاپور' یتیم کا حق مارتا ہوں' حکمرانوں کو نذر کرتا ہوں' بیواؤں کا مال سنبھالتا ہوں' بڑوں کو ہدیہ دیتا ہوں _____ اسی لیے اسلام نہیں چاہتا احتساب نہ ہو۔

میں بہت بہادر ہوں _____! جائیداد کی خاطر بھائی کو قتل کر دیتا ہوں' مال کے لیے ماں باپ کی جان لے لیتا ہوں' غریبوں کا خون کر سکتا ہوں' میں بے غیرت ہوں _____! میری ماں' بہن' بیٹی' بیوی جس طرح چاہے گھومے پھرے پرواہ نہیں' ذاتی اغراض کے لیے میں انہیں استعمال کرتا ہوں' لوگ جب ان کے جسم کے حصوں کی تعریف کرتے ہیں' میں بہت خوش ہوتا ہوں' ان کی وجہ سے میری بہت واقفیت اور تعلقات ہیں۔ میرے گھر میں چہل پہل رہتی ہے' محبت کے دور چلتے ہیں' میرے بھائی اور بیٹے دنیا جہان کی برائیوں میں مبتلا ہیں۔ ہر روز شکایتیں آتی ہیں' شکایتیں ہوتی ہیں۔

آپ مجھے بخوبی جان گئے ہوں گے کہ میں کیا ہوں؟۔ اور کون ہوں؟۔

(شیطان کا چیلہ _____ جہنم کا ایندھن)

ہفت روزہ "الاسلام" 23 مئی 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کان گریس پوری"

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

22 مئی کے نوائے وقت کی خصوصی اشاعت میں جمیعتہ علمائے اسلام' پاکستان کے سابق امیر اور مولانا عبیداللہ سندھی کے نواسے جناب مولانا سراج دین پوری صاحب کا انٹرویو شائع ہوا ہے' جس کا ایک اقتباس ہے۔

"میں اور میرا خاندان مذہبی بنیادوں پر سیاست کرنے کا قائل نہیں' میری مراد فرقہ وارانہ سیاست سے ہے۔ ہمارے اکابر نے کانگریس کے پلیٹ فارم پر کام کیا جو خالص آریہ سماجیوں اور مہابھائیوں کی جماعت تھی۔"

مولانا دین پوری صاحب کا بیان گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے کے مصداق ہے اور حقیقت حال کا مظہر بھی۔ موجودہ جمیعت علمائے اسلام اور سابقہ جمیعت علمائے ہند (علمائے دیوبند) نے آریہ سماجیوں اور مہابھائیوں کی جماعت کانگریس کی حمایت کی تھی اور وجہ یہ تھی کہ وہ مذہبی بنیادوں پر سیاست کے قائل نہیں تھے جب کہ پاکستان کا نعرہ مذہبی بنیادوں پر لگا تھا یعنی پاکستان کا مطلب کیا؟۔

"لا الہ الا اللہ"

دین پوری صاحب سے پہلے مولانا مفتی محمود نے تو واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شامل نہیں۔ اب دین پوری صاحب نے صراحت سے کہا ہے کہ ہمارے اکابر نے کانگریس کے پلیٹ فارم پر کام کیا اور کانگریس کے پلیٹ فارم پر کام کرنے کا پس منظر ایک محترمہ کے "جمیعت علمائے ہند" پر ڈاکٹریٹ کے مقالے سے معلوم ہوتا ہے۔ (یاد رہے کہ اس مقالے کی تیاری میں مدد کرنے پر محترمہ نے علمائے دیوبند کے کئی ایک زعماء کا شکریہ بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادا کیا ہے۔) اس میں لکھا ہے کہ علمائے دیوبند کے اکابر نے قائداعظم سے پروپیگنڈے کے لیے رقم طلب کی تھی اور قائداعظم نے معذرت کی تھی۔ چنانچہ انہوں نے کانگریس کی حمایت شروع کر دی۔

بہرحال ان باتوں سے ہمارا مقصد علمائے دیوبند کو مشتعل کرنا نہیں (وہ تو ویسے بھی ان باتوں کی کھل کر تردید کریں گے اسی طرح جس طرح ان گنت تاریخی شواہد کی کر رہے ہیں۔) ہم صرف ان کے ایک راہنما کی بات کو قارئین کے سامنے رکھ رہے ہیں کہ کس طرح جرات سے کام لے کر انہوں نے حقیقت حال کو واضح کر دیا ہے۔ یہاں یہ امر بھی یاد رہے کہ دین پوری صاحب جمعیت علمائے اسلام سے الگ ہو کر پیپلز پارٹی میں شامل ہو چکے ہیں۔ ان کی شمولیت پر ان کے خلاف جمعیت علمائے اسلام کی طرف سے کوئی بیان ابھی تک ہماری نظر سے نہیں گزرا۔ اس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ جمعیت کے تمام راہنما و افراد مذہبی بنیادوں پر سیاست کے قائل نہیں یا شاید کوئی اور وجہ بھی ہو جو ہمارے علم میں نہیں۔ ویسے بھی ہم اس سے لاعلم ہی رہنا چاہتے ہیں کہ کہیں ہمیں بھی کہنا پڑے "ایں چہ بوالعجبی است؟۔"

ہفت روزہ "الاسلام" 6 جون 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جذبوں کی شدت ـــــــ ایمان کی حدت

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

پروگرام کے مطابق اسمبلی ہال میں منتخب نمائندوں کے طرز زندگی پر لکھنا تھا' عنوان بھی ذہن میں تھا "ہائے ممبری" مگر جس طرح عوامی نمائندے وہ نہیں رہے اسی طرح ہمارا پروگرام بھی اک خبر نے بدل دیا۔

خبر کیا ہے ـــــــ!

جذبوں کا اظہار ہے' الفت و محبت کا اعلان ہے' وارفتگی و شیفتگی کا مظاہرہ ہے۔ آج کے مادی دور میں نظریہ سے وابستگی' عقیدہ کی پختگی کی ایسی مثال ـــــــ! باید و شاید! خبر کی چند سطریں کتنے مرحلوں کا پتہ دیتی ہیں' کتنی منزلوں سے آگاہ کرتی ہیں' اخلاص کی عظمت اور اولوالعزمی کی انتہاء سے آشنا کرتی ہیں۔

روزنامہ جنگ' لاہور نے پہلے صفحے پر اس خبر کو لگایا ـــــــ اور لکھا ہے۔

سخت گرمی اور رش کے باعث جمعیت اہل حدیث کے جلسے میں 8 افراد بے ہوش

"شیخوپورہ (نمائندہ جنگ) یہاں جمعیت اہل حدیث کے جلسے میں سخت گرمی اور رش کی بناء پر 8 افراد بے ہوش ہو گئے۔ جلسہ عام کی حاضری کو امیر جماعت اہل حدیث مولانا محمد عبداللہ نے اسلام کے حامیوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر قرار دیا اور کہا کہ ہم نے دوستوں کو منع کرنے کے باوجود شدید گرمی میں یہ اجتماع اس لیے منعقد کروایا تاکہ عوام کو پتہ چل سکے کہ اگر سوشلسٹوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مقابلہ کرنا پڑے گا تو ہم مردانہ وار مقابلہ کریں گے۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر نے کہا کہ چلچلاتی دھوپ اور گرم لو میں اس بے مثال اجتماع کو دیکھ کر میری آنکھوں میں خوشی سے آنسو ٹپک رہے ہیں اور میری آواز میں تھرتھراہٹ آگئی ہے۔ انہوں نے اخبار نویسوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ ہم نے بے نظیر کا مقابلہ کرنے کے لیے بے نظیر اجتماعات منعقد کیے ہیں۔"

اگرچہ مذکورہ چند سطریں اہل حدیث کے جذبوں کی شدت اور ایمان کی حدت کی گواہ بن گئی ہیں پھر بھی زیادہ حظ اٹھانے کے لیے اس روز گرمی اور حبس کے ساتھ ساتھ شیخوپورہ شہر کے حالات پر بھی نگاہ کی جائے تو کیا کہنے ـــــ شیخوپورہ شہر اگرچہ نام میں اونچا ہے مگر آبادی کے لحاظ سے بہت چھوٹا۔ بڑی بڑی پارٹیاں بھی وہاں جلسہ عام منعقد کرنے سے گھبراتی ہیں پھر اس قیامت خیز اور صحرا کی گرمی کی یاد دلانے والے گرم دنوں میں۔ (الامان والحفیظ) اخبارات نے لکھا ہے کہ یہ دن ریکارڈ گرمی اور لو کا دن تھا۔ اتنی تپش اور لو تھی کہ "اہل حدیث دھوپ میں" لکھنے والے مجیب الرحمٰن شامی بھی باوجود وعدے کے نہ جا سکے' ایئر کنڈیشنڈ سے محظوظ ہونے والے لیڈر بھی بلبلا رہے ہوں گے۔ سڑکیں خالی اور بازار ویران ہو چکے تھے۔

ذرا غور فرمائیں کہ گوجرانوالہ میں جمعیت اہل حدیث کا جلسہ وہاں کے تمام سیاسی جلسوں میں بقول اخبارات بڑا جلسہ تھا اور شیخوپورہ کا مذکورہ جلسہ عام گوجرانوالہ کے جلسہ عام سے بھی بڑا تھا۔ گوجرانوالہ کے جلسہ عام میں موسم معتدل تھا' شیخوپورہ میں دن امتحان لینے والا' گوجرانوالہ شہر جلسوں کا عادی شہر' وہاں جلسے بھرپور' شیخوپورہ میں باید و شاید ـــــ شیخوپورہ میں لوگ زیادہ آئے' اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اہل حدیث حالات کے ساتھ ساتھ جرات مند ہوتے ہیں۔ حالات کٹھن ہوں تو ان کی اولوالعزمی بڑھتی ہے۔ مشکلات ان کے حوصلے بڑھاتی ہیں' یہ امتحانات آلام و مصائب کے مقابل خوش رہتے ہیں۔ یہ اہل جنوں ہیں جو گرتے سنبھلتے' جھومتے دار و رسن کو چومتے تیز تر گامزن رہتے ہیں' آندھیوں پر مسکراتے' طوفانوں پر تبسم فرماتے' دریاؤں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمندروں کو دو نیم کرتے' پہاڑوں کو روندتے بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔
دیگر پارٹیاں جلسے کروا کر تھک گئی ہیں اور اہل حدیثوں کے جذبے جوان ہو رہے ہیں' مردگی مٹ رہی ہے' غنودگی چھٹ رہی ہے اور قرون اولی کی دھائی انہیں جگا رہی ہے۔ اس موقع پر مجھے ایک شعر یاد آ رہا ہے جو مناسب حال سمجھتا ہوں۔

تائب تھے' محتسب سے جیسے سارہ بادہ کش
مجھ کو یہ افتخار' کہ میں میکدے میں تھا

تائب تھے' محتسب سے جیسے سارہ بادہ کش مجھ کو یہ افتخار' کہ میں میکدے میں تھا اہل حدیث صبر آزما' جرات مند' باہمت' مستقل مزاج' ثابت قدم' اولوالعزم' حق گو' (پاک گو' پاک دل و پاکباز) ہوتا ہے۔ تاریخ اس کو نہیں بناتی' یہ تاریخ ساز ہوتا ہے۔ تاریخ کو بتاتا ہوں ماضی گواہ ہے حالات کی ستم ظریفی اس کے قدموں کو لغزیدہ نہ کر سکیں۔ بڑے بڑے جغادری اور بلند باغ داعی اس کے مقابل نہ ٹھہر سکے۔ انگریز اور اس کی روحانی اولاد آج تک اپنے زخم چاٹ رہی ہے کہ فوج ابھی تک (وہابی) سے خوفزدہ ہے۔ (وہابی) کو اپنے اوپر نہیں دیکھنا چاہتی مگر (وہابی) کا مقام تو اعلیٰ علیین ہے بلندیاں اس کا مقدر اعلایاں اس کے نصیب' تبھی تو شیخوپورہ میں آوازہ تھا' صدائے جنوں تھی' بانگ ہوش تھی کہ آج تو ہو گئی (وہابی' وہابی) دنیا دیکھے (وہابی' وہابی) دائیں بائیں (وہابی' وہابی) اگے پیچھے (وہابی' وہابی) اوپر نیچے (وہابی' وہابی) آج تو ہو گئی (وہابی' وہابی)

ہفت روزہ "الاسلام" 27 جون 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اسم بامسمی"

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

جماعت اہل حدیث کی نشاۃ ثانیہ میں ضلع سیالکوٹ کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ مولانا ابوالحسن سیالکوٹی' مولائے میر سیالکوٹی یہی دو نام دلیل کے طور پر پیش کر دیئے جائیں تو کافی ہیں لیکن ان کے ساتھ ساتھ چند نام اور بھی ہیں جو فخر و عزت کا باعث ہیں۔

علمی دنیا درس و تدریس کے میدان اور تبلیغ و اشاعت کے معرکوں میں امام العصر مولانا الحافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ کی ذات بے مثال و بے نظیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ آپ حقیقتاً" ملا کمال سیالکوٹی اور ملا عبدالحکیم سیالکوٹی کے علمی وارث تھے۔ مولائے میر کے علاوہ ماضی قریب میں تحریری خدمات میں وو علماء کا بہت بڑا کام ہے۔ ایک حکیم محمد صادق سیالکوٹی دسرے مولانا محمد رفیق خاں پسروری" تبلیغی میدان میں مولانا پسروری" کے ساتھ حافظ محمد شریف" کا اسم گرامی ہے جب کہ آج کا سیالکوٹ حکیم محمد صادق سیالکوٹی کے ساتھ مولانا محمد علی جانباز کے باعث قلمی طور پر متحرک و سرگرم تھا۔

ان تمام مندرجہ بالا بزرگوں کو ہر ایک پر اپنے اپنے طور پر فضیلت حاصل ہے لیکن قلمی اور تحریری دنیا میں توحید و سنت کی ترویج اور تشریح کے لیے عوام میں جو مقام حکیم محمد صادق سیالکوٹی کو حاصل ہوا یا قبولیت ان کا حصہ ہوئی وہ دیگر بزرگوں کے لیے نظر نہیں آتی۔ حکیم صاحب ایک دور میں برصغیر پاک و ہند میں سب سے زیادہ لکھا کرتے تھے۔ جماعت کا کوئی پرچہ خواہ پاکستان سے نکلتا ہو یا بھارت سے آپ کے مضامین سے خالی نہیں ہوتا تھا' تحریر سادہ مگر شعر سے مرصع محاورات و تشبیہات سے لبریز' حکایات واقعات سے معمور' آپ نے مذہبی موضوعات پر مضامین کی ایک نئی ڈھب اختیار کی تھی جو آپ کا ہی حصہ ہے۔ مضامین مختصر مگر مدلل ہوتے۔ آپ اپنی طرز نگارش میں اول و آخر ہیں۔ آپ نے تقریباً" 50 عدد چھوٹی بڑی کتب تصنیف فرمائیں جو برصغیر میں قبولیت عام حاصل کر چکی ہیں بلکہ آپ کی کتب کی وجہ سے تنشیر کے اداروں کی حالت مستحکم ہوئی ہے۔

سیالکوٹ کے لوگوں کو معلوم ہے کہ جب وہ بیرونی مقامات پر اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہتے کہ ہم سیالکوٹ سے آئے ہیں تو لوگ اس طرح حکیم صاحب کا پوچھتے کہ سیالکوٹ کے رہنے والوں کو اپنے سیالکوٹ میں رہنے پر حکیم صاحب کی وجہ سے فخر ہوتا۔ حکیم صاحب نے اپنی مالی کمزوری کے باوجود جماعتی نظریات کا وہ تحفظ کیا کہ وہ ایک محسن جماعت کی اعلیٰ حیثیت رکھتے ہیں' وہ اپنی ذات کے حوالے سے ایک سبق ہیں کہ کس طرح حالات کی ستم ظریفی کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے اور کس طرح ذرائع کے فقدان کے علی الرغم کام کیا جاتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

حکیم صاحب کے گھریلو حالات سے واقف لوگ جانتے ہیں کہ اتنے بڑے نام کا مالک کس طرح زندگی گزارتا رہا اور کن حالات میں رات دن بسر کرتا رہا۔ آج ان حالات کو لکھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ جماعت کے اتنے بڑے محسن سے چشم پوشی _____ میں بھی شاید حکیم صاحب پر کچھ نہ لکھتا کہ اخبار میں اک خبر نظر سے گزری جو مجھے لرزا گئی۔ آپ بھی پڑھ لیں۔

سیالکوٹ (نمائندہ جنگ) جمعیت اہل حدیث کے نائب امیر معروف عالم دین اور 50 دینی کتب کے مصنف مولانا محمد صادق سیالکوٹی کو پیر کی شام کو یہاں ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ وہ گذشتہ شب مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے تھے۔ مرحوم برصغیر پاک و ہند کے مایہ ناز خطیب' عالم دین مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی کے شاگرد تھے۔ ان کی نماز جنازہ مرے کالج گراؤنڈ میں ادا کی گئی اور امامت کے فرائض (مرحوم کی خواہش پر) علامہ احسان الٰہی ظہیر نے ادا کیے۔ نماز جنازہ سے قبل مولانا عبداللہ اور پروفیسر ساجد میر نے مرحوم کی علمی اور دینی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

یہ خبر پڑھ کر مجھے واقعتاً" احساس ہوا کہ حکیم صاحب جماعت کے لیے کتنے سودمند تھے۔ وہ اس وقت سب سے بڑے اہل حدیث گر تھے۔

تیری یاد آئی تیرے جانے کے بعد

اب پتہ چلے گا کہ سیالکوٹ کی تنگ و تاریک گلیوں میں رہنے والا کتنا بڑا اور کتنی وسیع مقبولیت کا مالک انسان تھا۔

مگر اے صاحبان فکر و نظر! جماعت کے اتنے بڑے محسن کو جماعت کی بیسیوں سال قیادت کرنے والوں نے کیا دیا _____!

کچھ ہم بھی سنیں' کچھ ہم کو بھی بتا _____!

ہفت روزہ "الاسلام" 18 جولائی 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"صاحب اسرار"

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

ہمارے ہاں لاہور میں ایک صاحب ہیں جن کی میں ان کی اپنی حیثیت کے مطابق کاوشوں بلکہ حیثیت سے بڑھی ہوئی کوششوں کی وجہ سے قدر کرتا ہوں۔ لوگ انہیں ٹی وی کا پیدا کردہ اور عورت زدہ کہتے ہیں مگر میں ایسا نہیں کہتا۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ کایا پلٹ نہیں اور نہ ہی بازی پلٹ ہیں۔ بس صرف نظریہ پلٹ اور رخ پلٹ ہیں یعنی گھڑی میں ماشہ گھڑی میں تولہ' کبھی یہاں کبھی وہاں _____ میری نظر میں وہ تھالی کا بینگن نہیں بلکہ سیماب فطرت ہیں حالانکہ نظریاتی طور پر "سیمابی" فطرتی اچھی نگاہ سے نہیں دیکھی جاتی ہیں پھر بھی ان کی قدر کرتا ہوں۔ محض ان کی کوششوں کی وجہ سے۔ اگرچہ ان سے ایک بدظن صاحب ان کی "کوششوں" کو محض ناموری اور شہرت کی خواہشیں قرار دیتے ہیں' ان کی محنت خواہ کیسی ہو' میری نظر میں قابل قدر ہے کہ میں محنت کشوں کا حمایتی ہوں' باقی میری نظر اور فکر میں فرق بھی ہو سکتا ہے اور یہ غلط بھی۔

وہ صاحب ہیں ہی ایسے کہ لوگ ان کے متعلق مختلف الرائے رہتے ہیں۔ محض ان کے نظریات اور خیالات کی وجہ سے ان کی اپنی کوئی خاص پہچان نہیں سوائے ان کے نام اور شکل و صورت کے۔ نہیں نہیں! ان کی ایک خاص پہچان بلکہ ایک نہیں دو (یک نہ شد دو شد) ایک عورت دشمنی دوسرے بیعت شدہ "امیری" باقی تمام معاملات میں وہ سیماب فطرت واقع ہوئے ہیں۔ مشرب کی تبدیلی جماعتوں اور تنظیموں کے متعلق آزاد خیالی اور موقع ملنے پر ہر جگہ' ہر سوسائٹی کی دعوت قبولی میں وہ اپنی مثال آپ سمجھے جاتے ہیں۔ پہلے وہ ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنظیم میں تھے تو اس کے بانی بھائی کو سب کچھ سمجھتے تھے پھر ایک حدیث رسول ﷺ سے آزاد فرد کے شاگرد ہوئے تو اسی کے مشرب کو سبھی کچھ جانا۔ وہاں سے رخ بدلا تو اپنی ایک تنظیم بنا ڈالی جسے "جماعت" کہتے ہیں اور اس کے خود ساختہ یعنی اپنے آپ امیر بن گئے اور بیعت لینی شروع کر دی اور دعوی یہ کیا کہ اگر اسلام اس ملک میں آیا تو صرف ہم ہی انقلاب کے ذریعے لائیں گے جب کہ حالت یہ ہے کہ خود مزارات پر حاضری دے چکے ہیں اور محفل میلاد میں شرکت فرما کر تصوف کی تائید کر چکے ہیں۔ سونے پر سہاگہ گیارہ جولائی کے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ فقہ حنفی کو پاکستان میں نافذ کر دیا جائے۔ اب بھلا کوئی پوچھے اس بھلے مانس سے یہ کہاں کا اسلام ہے؟۔ یہ کیسا انقلاب ہے؟۔ مزے کی بات یہ ہے کہ یہ صاحب شروع شروع میں اہل حدیث مسلک کو اچھا کہتے تھے بلکہ اس مسلک حقہ سے متاثر ہونے کا اعلان بھی کیا پھر کچھ لوگوں کی ناراضگی کی وجہ سے دیوبندیت سے متاثر کہلائے بعدہ قبروں پر حاضری دی' محافل میلاد میں شرکت کی۔ تصوف کو اچھا کہا اور مجاوروں سے خصوصی ملاقاتیں کیں۔ بی بی بے نظیر کے بیانات کو قابل تحسین قرار دیا کہ ان کا بہت اچھا استقبال ہوا تھا۔ جماعت اسلامی کے جلسہ لاہور کے بعد اس کی تحسین کی' مسلم لیگ کو سراہا۔ غرضیکہ ہر اس جماعت کی تحسین کی جس کی طرف کچھ لوگ دیکھے لیکن نظروں میں نہ اٹھے کہ نام کی طرح شخصیت بھی "اسرار" میں پوشیدہ ہے۔

اب اس صاحب اسرار نے فقہ حنفی کے نفاذ کی بات کر کے مجھ جیسے قدردان کو بھی حیران و ششدر کر دیا ہے کہ صاحب موصوف تو بہت بڑے اور غیر جانبدار دانشور کہلاتے ہیں۔ یہ کیا کہہ گئے؟۔ کیا فقہ حنفی کی بوالعجبیاں ان کی نظر میں نہیں یا بے علمی کی وجہ سے محض اکثریت کو دیکھ کر اور اکثریت میں مقبولیت کو مد نظر رکھ کر ایسا بیان دے گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے ایک مجھ جیسا قدردان بھی خفا ہو گیا ہے یا واقعتاً" جناب اول و آخر متعصب، اور کٹر حنفی ہیں؟۔ آپ کیا ہیں؟۔ سمجھ میں نہیں آتا ان اسرار کی تہہ میں کیا پوشیدہ ہے؟۔ کوئی کاشف اسرار ہی بتا سکتا ہے میں تو ان اسرار کو نہیں سمجھ سکا۔ خود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب ہی اپنے اسرار کے پردے چاک کریں لیکن پیاز کے چھلکوں کی طرح نہیں کہ ایک کے بعد ایک پردہ کھولا جائے تو نیچے سے کچھ نہیں نکلتا یعنی پیاز میں سوائے پردوں کے کچھ نہیں ہوتا۔

ویسے ناراض نہ ہوں تو صاحب کے ایک مخالف کی ایک بات نقل کر دوں جو مجھے اب رہ رہ کر یاد آ رہی ہے اور بالکل صحیح دکھائی دے رہی ہے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ آدمی تعلیم تو حاصل کرتا رہا ہو دوائیوں کی اور سپیشلسٹ بن جائے دین کا' اتنا ہی لائق و فائق ہے تو اس شعبے میں نام پیدا کرے جس کی تعلیم حاصل کی اور جس پر ماں باپ کی رقم صرف کی' یہ تو محض عوام کی نفسیات سے کھیل کر اسلام کے نام پر سستی شہرت اور مقبولیت کا گورکھ دھندہ ہے۔ مخالف کی بات کہاں تک صحیح ہے؟۔ صحیح ہے بھی یا نہیں میں کیا کہہ سکتا ہوں؟۔ میں تو انتہائی پریشان ہوں۔ ایک طرف عقل ہے اور دوسری طرف میرے لیے "قابل قدر" صاحب اسرار _____!

ہفت روزہ "الاسلام" یکم اگست 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلی تھیلے سے باہر آ گئی

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

برصغیر پاک و ہند میں مختلف فقہی گروہ اہل حدیث کے مخالف متحرک ہیں۔ کچھ کھل کر' کچھ رازدارانہ انداز سے' اکثر اپنی تمام تر مخالفت کے باوجود ناکام و نامراد ہیں کہ مسلک "اہل حدیث" حق ہے اور حق کے نصیب میں چھانا ہی چھانا ہے' کروڑوں کی مخالفت کے باوجود مسلک "اہل حدیث" چھا رہا ہے اور انشاء اللہ چھاتا رہے گا۔

مسلک حق کی تیزی سے اشاعت اور تیز تر گامزن' جدوجہد کو دیکھ کر کچھ لوگوں نے خفیہ طور پر نقصان پہنچانے کی کوششیں کیں اور وہ اپنی ان سرگرمیوں میں اہل حدیث افراد کے بھولپن کی وجہ سے کامیاب بھی ہوئے' کسی نے شرک کے خلاف محض نعرہ لگایا اور اہل حدیث کی نگاہ التفات ادھر اٹھ گئی' کوئی احادیث کی تفہیم کی آڑ لے کر ان کی گود میں آ بیٹھا' خصوصاً" ایک تنظیم (جو کہ درحقیقت جماعت مجاہدین کے خاتمے اور مسلک اہل حدیث کے مٹانے کا عزم لے کر محض فقہ حنفیہ کے نفوذ کے لیے معرض وجود میں آئی تھی۔) نے حکومت الٰہیہ کا نعرہ لگایا۔ فرقہ بندی کی مخالفت کا اعلان کیا اور اتحاد اسلامی کے علمبردار کے طور پر نمایاں ہوئی۔ اہل حدیث احباب اپنے روایتی اور فطری بھولپن کی وجہ سے (مومن ہوتا بھی بہت بھولا ہے) اس کی طرف کھنچنے لگے۔ ماہر نباضوں نے بہت پہلے جب کہ یہ تنظیم بنی تھی' کہہ دیا تھا کہ یہ جدید فرقہ ہے اور محض حدیث دشمنی کے لیے معرض وجود میں آیا ہے مگر یہ تنظیم اپنے حسین چہرے کی وجہ سے عوام کو راغب کرتی رہی۔ (حالانکہ اس کے ایک چہرے کے کئی روپ تھے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب جب کہ ملک میں "شرعی بل" کا مسئلہ اٹھا ہے تو یہ تنظیم کھل کر سامنے آگئی ہے۔ اس کی فطرت و نفسیات کے پردے چاک ہونے لگے ہیں کہ یہ بل اسی تنظیم کے افراد نے پیش کیا ہے۔ اس بل کے متعلق ہر کوئی جانتا ہے کہ اس کی عبارت اختلافی اور کاملا" فقہی نقطہ نظر لیے ہوئے ہے جس کا تمام کا تمام فائدہ حنفی حضرات کو پہنچے گا اور جو مسلک "اہل حدیث" کے لیے زہر قاتل کے مترادف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل حدیث دانشور اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ (اگر کچھ ناعاقبت اندیش اس جماعت کے "حسین چہرے" کی لپیٹ میں آکر اس جماعت کے باطن کا شکار ہو رہے ہیں۔) یہ بل ہمارے لیے اختلافی ہونے کے باوجود رحمت ثابت ہوا ہے کہ اس کی وجہ سے تنظیموں کے چہرے پر بڑے نقاب ہٹ گئے ہیں اور ہمیں پتہ چل گیا ہے کہ کون کون پوشیدہ طور پر فقہ حنفیہ کے بلیے اور مسلک اہل حدیث کے خلاف مصروف کار ہے۔ آج مؤرخہ 27 جولائی کے جنگ' لاہور کے آخری صفحہ پر کالم نمبر ا میں ایک خبر ہے' پڑھیے اور ملاحظہ فرمائیں۔

"سکھر (نمائندہ جنگ) متحدہ شریعت محاذ کے مرکزی قائدین سینیٹر قاضی حسین احمد اور قاضی عبداللطیف نے کہا ہے کہ لادین طاقتیں بیرونی سرمائے کی مدد سے متحد ہو رہی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اسلام آباد میں پیر پگاڑہ کے پتلے تخریب کاروں نے جلائے تھے' ہم ایسی حرکات کے خلاف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پیر پگاڑہ شریعت کے مخالف نہیں بلکہ ان کے بیانات سیاسی ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مولانا نورانی نے شریعت بل کی حمایت سے انکار کیا ہے مگر وہ فقہ حنفیہ کا نفاذ چاہتے ہیں اور ہم ان کی تائید کرتے ہیں۔

یہ خبر پڑھیے اور سر دھنیے بلکہ اہل حدیث اپنے آپ کو خوش قسمت تصور کریں کہ اس تنظیم کا باطن ظاہر ہو گیا ہے اس سے قبل اس تنظیم کے بانی اپنی موت سے کچھ عرصہ قبل ملک کی اکثریت کو دیکھتے ہوئے فقہ حنفی کے نفاذ کا مطالبہ کر چکے ہیں اور اب یہ تنظیم کھل کر فقہ حنفی کے لیے متحرک ہو چکی ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ کچھ بھولے اور ناعاقبت اندیش اہل حدیث بھی ان کی تحریک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شامل ہو کر اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہیں۔ اللہ کرے! وہ افراد جو اہل حدیث ہیں اور اہل حدیث کہلاتے ہیں' اس فتنہ حنفی کی تحریک سے ہٹ جائیں ورنہ داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں۔

ہفت روزہ "الاسلام" 8 اگست 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سادگی و پرکاری

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

www.KitaboSunnat.com

وارے وارے جایئے اپنے ملک کی سیاست کے' اس کے صاحبان وروبست کے اور مالکان قیادت و سیادت کے _____۔

اور صدقے جایئے عوام پر اخلاص کے' ان کی بے لوث قربانیوں کے اور بلا سوچے سمجھے ہر ایک کی واہ واہ کرنے کرانے کے _____۔

آج تک اس ملک میں سیاست کے نام پر فن کاری بجنی اداکاری و صداکاری وغیرہ کے جوہر دکھائے جاتے رہے ہیں۔ سب سے اچھا مداری اور بازی گر یہاں بازی لے جاتا رہا ہے۔ جس کے ہاتھ میں جتنی صفائی ہوگی وہ اتنا ہی کامیاب و کامران ہوگا جو جتنا بڑا رخ پلٹ ہوگا' اتنا ہی مقبول سمجھا جائے گا۔

ہر سیاست دان عوام کو "جیب" میں جانتا ہے۔ اپنے ذاتی مفادات کے لیے اپنے "مقتدیوں" یعنی اپنے کارکنان کا سودا کرتا ہے اور "کبھی ادھر کبھی ادھر" ہوتا رہتا ہے۔ سب کچھ عوام کے سامنے ہوتا ہے مگر عوام انہی "لیڈران کرام" کے پیچھے کبھی اس کے لیے کبھی اس کے لیے مرتے رہتے ہیں اور کچھ بھی عبرت و نصیحت حاصل نہیں کرتے کہ ان جادوگروں نے (جو کھلا دھوکہ دیتے ہیں۔) عوام کی "نظربندی" کر رکھی ہے۔

بلکہ حقیقت تو یہ ہے جو کھل کر ملک کے خلاف' اسلام کے خلاف وریدہ دھنی کرے وہ ایک دانشور گردانا جاتا ہے۔ جو قومی ہیروؤں پر گندگی اچھالے اس کی واہ واہ ہوتی ہے جو صاف صاف عوام کے حقوق غصب کرے' ان پر زندگی کا قافیہ تنگ کر دے' ملکی معیشت کی تباہی پر تلا ہو' وطن کی قیمتی املاک ذاتی مفاد کے لیے تباہ کروائے وہی رہبر ملک و قوم سمجھا جاتا ہے اور یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عوام کے بھول پن اور نرم دلی (جو کچھ اور ہی ہیں) کے باعث ہے۔

آج (31 اگست 1986ء) کے روزنامہ نوائے وقت' لاہور کے پہلے صفحے پر جناب ملک غلام مصطفےٰ کھر کا ایک بیان نمایاں سرخی کی حیثیت سے شائع ہوا ہے' فرماتے ہیں "عوام کے ساتھ کیا کچھ نہیں ہوا مگر آفرین ہے یہ پھر بھی ہم جیسے لوگوں کی بات سن لیتے ہیں۔"

ملک صاحب کا یہ بیان ایک آئینہ حقیقت نما ہے جو ہمارے ملک کے سیاسی شاطروں اور عوام کی آفرین زدہ طبیعتوں کی عکاسی کرتا ہے۔

آج عوام میں ہر فرد اپنے آپ کو صاحب شعور سمجھتا ہے' اپنے علاوہ کسی کو اہمیت ہی نہیں دیتا مگر حقیقت کیا ہے؟۔ وہی جو ملک صاحب نے فرمائی اور تو اور میں اپنی جماعت کے بارے میں سوچ رہا ہوں جو تقلید آئمہ سے انکاری ہے کہ یہ خلاف شرع ہے' اس سے جوہر انسانیت ختم ہو جاتا ہے اور اوصاف حیوانیت نمایاں ہو جاتے ہیں۔ انسان اس کے باعث سوچ بچار سے عاری رہتا ہے اور اس تقلید کے باعث قومیں ارتقاء کمال کی بجائے زوال پذیر ہو جاتی ہیں۔

اتنی اچھی سوچ کی حامل میری جماعت میں سے بعض افراد ملک صاحب کے مذکورہ بالا بیان میں بیان شدہ عوام میں شامل ہیں' جماعت کا جو حال کچھ "صاحب اقتدار پسندان" کے ہاتھوں ہوا' وہ محتاج بیان نہیں جس طرح ہماری جماعت کو ذاتی مفاد کے لیے سودے بازی میں لگایا گیا اور بازاری جنس بنایا گیا' وہ بھی سب کے سامنے ہے پھر بھی کچھ افراد اپنے بھولپن اور سادگی کی وجہ سے مفاد پرستوں کی پرکاری کے دام ہم رنگ زمین میں آجاتے ہیں۔ میں ان کی اس غفلت اور کمزور حافظہ پر کھر صاحب کی طرح "آفرین" نہیں کہوں گا کہ کھر صاحب سیاسی لیڈر ہیں اور میں جماعت کا درد دل میں بسائے ہوئے ایک ادنیٰ سا کارکن ــــــ!

ہفت روزہ "الاسلام" 5 ستمبر 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم جنس بہ ہم جنس پرواز

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

اللہ اور زیادہ عمر عطاء فرمائے ہمارے ملک میں بسنے والے سرحدی گاندھی کو اور ان کی آل اولاد کو کہ یہ پچھلے وقتوں کے لوگ استعارے اور نشانیاں ہیں۔ ان کی وجہ سے ہمیں بہت آسانیاں فراہم ہیں۔ ہم بچوں کو جب جعفر از بنگال و صادق از دکن کی تشریح سمجھاتے ہیں تو ان کو اس وقت تک سمجھ نہیں آتی۔ جب تک اس "خاندان امتحان" کی مثال نہیں دیتے۔ یہ خاندان ہمارے لیے ایک کسوٹی کی حیثیت رکھتا ہے کہ جس سے یہ ہنس ہنس کر بولیں بول بول کر ہنسیں۔ اس کی دال میں کچھ کالا ضرور ہوتا ہے۔ جس سے یہ گلے میں جس کی بانہوں میں بانہیں ڈال کر ٹہلیں اور پھلیں۔ وہ کالا ہوتا ہے (دل کا) جس کے یہ گیت گائیں، جس کی یہ ترجمانی کریں وہی ہوتا ہے جو اس کو ہونا چاہیے۔ یعنی مملکت خداداد پاکستان کا دشمن اور جس کا یہ نام لے لے کر جئیں، سوتے جاگتے جس کے نام کی مالا جپیں وہ دشمن نمبر دن، اس خاندان کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس کے سونگھنے کی حس بہت تیز ہے اسے سات سمندر پار بھی دشمن پاکستان محسوس ہو جاتا ہے۔ برطانیہ کی انڈیا آفس لائبریری میں پاکستان کے خلاف دستاویزات تک کا پتہ چل جاتا ہے۔

اللہ قائم و دائم رکھے سرحدی گاندھی کو (حالانکہ ایسا ہوگا نہیں، سو دن چور کا ایک دن صاد کا) یہ اپنی آخری عمر میں (جو صرف گناہوں کے بخشوانے کے لیے مشہور ہے۔) عمر کے اصل مصرف کی بجائے اپنے اصل کام میں لگے ہوئے ہیں، ہلنے جلنے سے معذور ہیں، پھر بھی ملک کی ایک طرف سے لے کر دوسری طرف (سرحد سے سندھ) تک اپنے بھائی بندوں سے مل کر اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگے ہوئے ہیں۔ نحف و نزاری کا یہ عالم ہے کہ کئی دفعہ کے بنے نقلی دانت لگانے میں "صرف پندرہ منٹ" لگاتے ہیں پھر بھی اس منہ سے و خوراک چبا نہیں سکتا' کھاتے پاکستان کا ہیں اور گاتے اپنی فطرت کا ہیں' جو ۔ دشمنی میں گندھی ہوئی ہے جب کہ ان کے فرزند ارجمند جن کی ایک رگ حکماء کے روایتی قول کے مطابق) زیادہ ہے۔ پاکستان کو ہمیشہ "ایک آنکھ" سے دیکھتے ہیں لیکن اس کا منصب (نصب العین) دشمنان پاکستان ہوتے ہیں یعنی ان کو صرف وہی نظر آتے ہیں کہ یہ سادن کے اندھے نہیں' اپنے خاندان کی روایات کے "بینا" ہیں۔

یہ خاندان انتہائی مستقل مزاج واقع ہوا ہے۔ کوئی دور ہو' کوئی موقع ہو (خواہ نازک' خواہ مستحکم) یہ اپنی راگنی الاپتا رہتا ہے' اس کے سفر ہمیشہ "بے سرے" ہی ہوتے ہیں' ان کا تمام دارومدار وطن دشمنی پر مبنی ہوتا ہے۔

3 ستمبر 1986ء کے تمام اخبارات نے ان کے بے سرے راگوں کا تذکرہ کیا ہے جو انہوں نے "رشتہ داروں" کی گود میں بیٹھ کر الاپے ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ان کے "رشتے دار" وہ ہیں جو ان کے آقائے ولی نعمت" روس کے سایہ میں سکڑ کر بیٹھتے ہیں۔ کبھی حفیظ اللہ امین سے رشتہ تھا' کبھی ترہ کئی سے رشتہ داری تھی' کبھی ببرک سے رشتہ کا دعوی تھا۔ اب نجیب اللہ رشتہ دار بنا ہے۔ معلوم نہیں پاکستان سے دشمنی کے علاوہ کیا رشتہ ہے؟۔ ان رشتہ داروں کی فہرست اور ان کے حالات سے تو ایک ہی بات کا پتہ چلتا ہے کہ ان کی رشتہ داری اسی افغان سربراہ سے ہو جاتی ہے جس سے ان کے "آقائے ولی نعمت" کی رشتہ داری بنتی ہے اور جب "آقائے ولی نعمت" گولی کی زبان سے رشتہ کا انکار کرتے ہیں۔ ان کا رشتہ بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ گویا اس خاندان کی رشتہ داری صرف "آقائے ولی نعمت" سے ہے۔ ولی راولی می شناسد۔ ماشاء اللہ جوڑ خوب ہے۔ اخبارات نے ان کے افغانستان میں استقبال' روس کی طرف سے پذیرائی اور جناب ولی خاں کے ہندوستانی حمایت اور پاکستان دشمنی پر مبنی بیانات کا رونا رویا ہے کہ اگر ان کو پاکستان پسند نہیں' اس کے نظریات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبوب نہیں' اس کی پالیسیوں سے اختلاف ہے تو یہ پاکستان چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں۔

اخبارات نے حکومت سے بھی مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان کے دورے میں ان کے بیانات اور پذیرائی کا سختی سے نوٹس لے اور انہیں قرار واقعی سزا وہے وغیرہ وغیرہ۔

ہمیں نہیں معلوم کہ ولی خاں کو تمام تر پاکستان دشمنی کے باوجود وی آئی پی کی حیثیت دینے والی حکومت پاکستان کیا قدم اٹھاتی ہے؟۔ اٹھاتی بھی ہے یا نہیں؟۔ لیکن ہم یہ ضرور کہیں گے کہ غنیمت ہیں یہ لوگ' ان کے دم قدم سے عوام کے حوصلوں کا امتحان لیا جا سکتا ہے اور ان کی گفتار اور کردار پر چپ رہ کر "بے غیرت" بنا جا سکتا ہے۔

ہفت روزہ "الاسلام" 12 ستمبر 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی بہشت کو سات سلام

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

بہت بہشت عرف عام و خاص میں اس جنت کو کہا جاتا ہے جو رضائے الٰہی کے حصول کے ساتھ حاصل ہوتی ہے جو بندگان الٰہی کی بندگی کا انعام ہے' جو اللہ کی محبت کی علامت ہے۔

اس بہشت کے دروازے ہر اس فرد پر کھلے ہیں جو احکامات الٰہیہ پر پورا پورا عمل کرتا ہے' بہشت کے ہر دروازے پر جو فرشتے دربان ہیں وہ ہر جنتی کی آمد پر "مرحبا' مرحبا" کی صدائیں بلند کریں گے اور انہیں آرام و سکون کی جگہوں کے حصول پر مبارک باد دیں گے۔

بہشت مقام تسکین و راحت کا نام ہے' وہاں سکون اطمینان اور فرحت و مسرت ہے۔ ذرا برابر تنگی' لمحہ بھر اضطراب نہیں' نہ تھکن' نہ تھکاوٹ' نہ ترشی نہ تلخی' نہ مشکل' نہ مصیبت' نہ بے اطمینانی' نہ بے کلی' نہ غصہ' نہ نفرت' نہ الم نہ غم' نہ دکھ نہ درد_____!

وہاں کا ہر فرد جنتی کا خادم ہوگا' کیا حور و علمان' کیا دربان جو جنتی کی خواہش ہوگی بر آئے جو آرزو ہوگی پوری ہوگی کہ اگر ایسا نہ ہو تو بہشت کیسی؟۔ وہ اللہ کا انعام و اکرام کیسا؟۔ وہ اعمال صالحہ کا بدل اور احکامات الٰہیہ کی تعمیل کی جزاء کیسی؟۔ وہ تو سزا ہی سزا ہوگی۔

یہ تو ہے اصل اور صحیح بہشت کا حال اور اس میں کوئی جھوٹ اور مبالغہ نہیں کہ اس بہشت کو اللہ تعالیٰ نے بنایا اور اس کا حال احوال بھی اللہ تعالیٰ نے بتلایا ہے۔ اس بہشت کی معروضیت و مقبولیت اور رحمت و مغفرت سے بھرپور راحت و سکینت کو دیکھتے ہوئے چند نابکار افراد نے اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابل بہشت بنانے کا تہیہ کیا۔ جن میں سے شداد اور حسن بن صباح معروف ہیں مگر ان کی بہشت خود بنانے والوں کو آرام و راحت اور سکون و اطمینان نہ دے سکی کہ یہ بہشتیں احکامات الہیہ نہ ماننے والوں' سستی چھوٹ حاصل کرنے والوں اور "خطوات الشیاطین کی پیروی کرنے والوں نے بنائی تھیں' ان میں بے کلی و بے اطمینانی اور دکھ درد کے علاہ کیا مل سکتا تھا؟۔

شداد اور حسن بن صباح کی طرح ہمارے ملک "پاکستان" میں بھی کچھ من چلوں نے احکامات الہیہ کی خلاف ورزی' اطاعت رسول ﷺ کے خلاف' قرآن و حدیث کی تعلیمات کے منافی اور اسلام کے متضاد گفتار و کردار اور شرک و بدعت میں ملوث اور غرق ہونے کے باوجود اپنے آپ کو اللہ کے محبوب بندوں (کہ جن کی حرکات و سکنات' لیل و نہار اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں بسر ہوتے ہیں۔) میں شامل کرنے اور بہشت کے حاصل کرنے کے لیے اپنے بنائے ہوئے لکڑی و دھات کے دروازوں اور مٹی و پتھر کے سوراخوں کو "بہشتی دروازے" کا نام دے رکھا ہے اور عقیدہ یہ ہے کہ جو اس میں سے گزرے گا وہ "جنتی" ہے اور حالت یہ ہے کہ تمام افراد جو اس عقیدے والے ہیں' شرک و بدعت اور غلط کاریوں میں ملوث ہیں۔ دن رات لوٹ کھسوٹ' جھوٹ و فریب انکار اسلام مخالفت دین میں غرق ہیں اور ایک بار اس دروازے سے (عورت و مرد کی تمیز کے بغیر) دھکم پیل میں ایک دوسرے سے جڑ کر گزرنے کو ذریعہ نجات اور خود کو جنت کا ٹھیکیدار سمجھتے ہیں۔

ان "بہشتی دروازوں" پر "بہشتیوں" کی جو آؤ بھگت ہوتی ہے وہ 14 ستمبر کے اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہو جائے گی' ملاحظہ فرمایئے۔

پاکپتن (نامہ نگار) بہشتی دروازہ سے گزرنے والے زائرین پر شدید لاٹھی چارج' سینکڑوں زخمی' مشتعل افراد کی فائرنگ سے چار رضاکار بھی زخمی' بہشتی دروازہ دو گھنٹہ قبل ہی بند کر دیا گیا۔ آج تیسری رات بہشتی دروازہ سرفراز حسین نے کھولا۔ اس وقت ان کے ہمراہ ڈویژنل اور ضلعی حکام تھے۔ گذشتہ رات ایک لاکھ کے قریب لوگ بہشتی دروازہ سے گزرے۔ دوسری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات لاٹھی چارج میں قومی رضاکار پولیس سے بھی سبقت لے گئے اور رضاکاروں کے لاٹھی چارج سے سینکڑوں زائرین لہولہان اور بے ہوش ہو گئے۔ گزشتہ رات بہشتی دروازے سے گزرنے کے دوران ایک افسوس ناک واقعہ پیش آیا۔ کچہری دیوان صاحب کی بالائی منزل سے بعض نامعلوم افراد نے بہشتی دروازے سے گزرنے والوں پر رضاکاروں کا تشدد دیکھ کر فائرنگ شروع کر دی۔ جس کے نتیجے میں چار رضاکار زخمی ہو گئے۔ اسی بناء پر دو گھنٹے قبل ہی بہشتی دروازہ بند کر دیا گیا۔

یہ کیسی بہشت کا دروزاہ ہے جس میں سے گزرنے کے لیے ہی بدنام زمانہ شعبہ کی لاٹھیاں اور گالیاں کھانی پڑتی ہیں؟۔ جس میں سے گزرنے کے لیے جیبوں کا صفایا کروانا پڑتا ہے؟۔ جس میں سے گزرنے کے لیے صبح اور بعض اوقات پچھلے دن سے ہی قطار میں کھڑے ہو کر تھکاوٹ' پریشانی' اضطراب اور دکھ درد برداشت کرنے پڑتے ہیں؟۔ جس کے محافظ اور کھولنے والے اس محکمے سے تعلق رکھتے ہیں جس میں "اندھیرا اجالا" برابر ہے؟۔ جس کے دربانوں پر فائرنگ بھی ہوتی ہے؟۔ (یہ سب گزرنے کے لیے ہے' گزرنے کے بعد بہشت میں کیا ہو گا؟۔)

ابتدائے عشق ہے' روتا ہے کیا؟
آگے آگے دیکھیے' ہوتا ہے کیا؟

اور کیسا بہشت کا دروازہ ہے جو صرف رات کو کھلتا ہے اور پھر بند بھی ہو جاتا ہے؟۔ جس کے کھولنے اور بند کرنے کا اختیار اس محکمے کو ہے اور جس میں گزرنے والے تنگی و تکلیف اور گالی و مار کو برداشت کرنے کے بعد بھی باہر آ جاتے ہیں یعنی پھر اسی "جہنم" میں۔

ہفت روزہ "الاسلام" 19 ستمبر 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مردہ زندہ ہو گیا"

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

زندگی حرکت کا نام ہے۔ تحریک نہ ہو تو زندگی موت ہے۔ ہلچل مچی رہے، گہما گہمی ہوتی رہے، چل چلو چلتا رہے تو سمجھیے زندگی زندگی ہے ورنہ زندگی موت ہے کہ سکون محال ہے قدرت کے کارخانے میں۔

جو انسان تحریک و متحرک سے الگ رہے وہ کالمعدوم و کالمفقود ہو کر رہ جاتا ہے۔ تاریخ میں کیا معاشرے میں بھی اسے کوئی لفظ قبول نہیں کرتا کہ ہر لفظ کی ابتداء متحرک ہوتی ہے۔

یہ دعویٰ نہیں مشاہدہ ہے کتنے نامی گرامی تحریکوں سے الگ ہوئے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجبوریوں کے باعث یا مفاد کے لیے' خوف کی وجہ سے یا لالچ کے باعث' حسد کرتے ہوئے یا مال داروں کی حاشیہ برداریاں کرتے ہوئے یا پھر اپنی بد فطرتی کے ہاتھوں مجبور ہو کر نہ ہونے کے برابر رہ گئے۔

کچھ ایسے لوگ بھی تھے جنہیں جاہ پرستوں اور اعتراض کے بندوں نے بد ظن کر کے تحریک سے الگ کر لیا۔ وہ بھی گمنام و گمشدہ ہو گئے۔ (ایسے ہی جیسے مردہ) پھر جن کو فریبیوں کے فریب کا پتہ چلتا گیا وہ سنبھلتے گئے' تحریک سے وابستہ ہوتے گئے۔ جوں مردہ زندہ ہو جائے پھر اپنے مقام علو پر فائز ہو کر تحریک میں بقدر ہمت بلکہ ہمت سے بڑھ کر اور اپنی گمشدگی کے وقت کا ازالہ کے لیے مصروف کار ہو گئے۔

ایسے ہی لوگوں میں ایک شخصیت حضرت حافظ کمیر پوری کی ہے جن کے علم و فضل' عمل و کمال میں کوئی شک نہیں' انہیں بھی بد ظن کر دیا گیا تھا اور چاہا گیا تھا کہ اپنی اغراض کے لیے استعمال کیا جائے۔ حافظ صاحب کی طبیعت ان سے میل نہ کھاتی تھی اس لیے ان کے کاموں میں نہ آئے اور بد ظن ہونے کی وجہ سے تحریک سے الگ رہے تو اصول فطرت کے مطابق گمنام ہو کر رہ گئے۔

تحریک تو تحریک تھی' تیز تر گامزن رہی خوب سے خوب تر کی طرف' عظمتوں کی منزلیں طے کرتی رہی' ہر لحظہ نیا طور' نئی برق تجلی تھی اور ہنوز مرحلہ شوق طے کرنے میں ہے۔

تحریکوں کی افادیت صاحبان شعور پر مخفی نہیں رہتی۔ بھلا حافظ صاحب پر کس طرح رہتی۔ پھر اپنی اعلیٰ تحریک سے کہ نظریاتی اور تنظیمی لحاظ سے بے مثال اور جھوٹ بھی تو بناوٹ کے اصولوں اور فریب کے پردہ ہا میں چھپا نہیں رہتا۔ چنانچہ حافظ صاحب پر بھی حقیقت اپنے تمام تر جلوؤں سے آشکار ہوئی اور خوب ہوئی کہ حافظ صاحب بے اختیار چلا اٹھے۔ واہ واہ! یہی تو وہ تنظیم ہے جس کا متمنی تھا' یہی تو وہ جماعت ہے جس کے لیے مضطرب تھا' یہی تو وہ تحریک ہے جو بے مثال بھی ہے اور لازوال بھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ صاحب کے رجحان کو دیکھتے ہوئے ان کی توجہ کی مبذولی کو سمجھتے ہوئے یاروں نے حافظ صاحب کی بیماری کی بے بنیاد خبریں چھاپنا شروع کر دیں۔ بیماری حافظ صاحب کو نہ تھی ان کو تھی جو حافظ صاحب سے مایوس ہو رہے۔ حافظ صاحب تحریک کو دیکھ دیکھ کر اور تحریک سے خوش ہو ہو کر صحت یاب ہو چکے تھے اور جب حافظ صاحب تحریک میں شمولیت کے بعد دوبارہ نمودار ہوئے تو عوام کو پتہ چل گیا کہ کون بیمار ہے اور کون صحت مند؟۔ حضرت میاں صاحب نے اپنی نزاری اور نحف کے باوجود پروگراموں میں شرکت کر کے واضح کر دیا کہ میں بیمار نہیں ہوں' بیمار تھا اور "بنایا گیا تھا۔"

حافظ صاحب کے اعلان کے بعد حسب سابق علماء خصوصاً" حافظ صاحب کے متعلق تہذیب سے گری ہوئی زبان استعمال کی گئی اور الزامات کی بھرمار کی گئی۔ اپنے اس رویہ میں اس بات کو یکسر فراموش کر دیا گیا کہ یہ وہی شخصیت ہے جو ذہنی قوت اور فکری طاقت تھی۔ جو بقول اپنے (اور اپنے حقیقی معنوں میں) ثالث ثلاثہ تھی جس نے انتہائی ناگوار حالات میں نہ صرف معاونت بلکہ کامل وکالت کی تھی۔ یہ شخصیت تو آخر بھولنی ہی تھی' تمام تر خدمات اور احسانات کے باوجود' اس لیے نہیں کہ اصول یہی ہے بلکہ اس لیے کہ بھولنے والوں کا اخلاق' عادت اور منشور و دستور ہی یہی ہے _____ وہ لوگ کسوٹی ہیں سونے کی نہیں۔ اپنی فطرت کی جس پر لکیریں ابھرتی نہیں بلکہ پڑ جاتی ہیں یعنی وہ حمام کا وہ تولیہ ہیں جو منہ پونچھنے والے کے چہرے پر اپنی "بڑ" چھوڑ جاتا ہے اور جس کو آئینہ دیکھنے کے بعد جھاڑ دیا جاتا ہے۔

ہفت روزہ "الاسلام" 17 اکتوبر 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"صبح کے بھولے ____!"

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

جمعیت اہل حدیث پاکستان نے اپنی بے مثال قیادت میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی حاصل کی ہے اور جس طرح سے تیز تر گامزن ہے اس سے اظہر من الشمس ہو گیا ہے کہ "ہم کسی سے کم نہیں" اللہ کی تائید و نصرت حق ہونے کی وجہ سے جمعیت کے شامل حال ہے۔

پاکستان کی تاریخ میں جمعیت اہل حدیث پاکستان کے جلسہ ہائے عام کی مثال نہیں ملتی کہ اس طرح تسلسل سے اپنی تعداد میں اور ایسی اکثریت کے ساتھ پھر اتنی واضح پالیسی، ایسے بہترین منظم اور نہایت تاثر انگیز ہونے کے لحاظ سے، بڑی کثرت کی دعوے دار اور انتہائی تنظیم کی داعی تنظیمیں بھی چند ایک جلسوں کے بعد تھک کر بیٹھ گئی ہیں اور اپنے لاتعداد وسائل اور ان گنت مال کے استعمال کے باوجود اپنے جلسوں کے مقابل "بوریا نشینوں اور فقیروں" کے جلسوں کی عظیم الشان کامیابی اور نظم و ضبط پر حیران و ششدر رہ گئی ہیں بلکہ اکثر تو اپنے دعوائے تنظیمی کے پول کھلنے پر بوکھلا گئی ہیں اور اپنے روایتی اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئی ہیں اور بعض جماعتیں اہل حدیث پاکستان کی مماثلت اور نقل پر آمادہ ہیں۔

جہاں جماعتوں کا یہ کردار ہے وہاں بعض افراد جو سوائے قائدین جمعیت کے حسد کے مارے ہونے کے کچھ حیثیت نہیں رکھتے، بھان متی کے کنبے کی طرح اپنی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجدوں کو لے کر الکفر ملة واحدہ کی مصداق یکجا ہوئے اور جمعیت اہل حدیث پاکستان کی سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے کی اپنی سی کوشش کرنے لگے اور سخت ناکامی پر اس کی نقل پر اتر آئے۔ یہ نہ سوچا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ نقل کے لیے عقل کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ ہی یہ وہم و خیال میں آیا کہ جب جماعتیں اس کی تندی و تیزی اور بے مثال قیادت کا مقابلہ نہیں کر سکتیں تو بے چارے اپنے ہی حسد کے مارے کیا کریں گے؟۔

یاروں نے ایک جگہ "عظیم الشان ـــــ کانفرنس" کے نام سے بڑے اہتمام اور محنت کے ساتھ ایک جلسہ منعقد کیا جو بے نظمی' اختلاف رائے' مقررین کی مختلف المشربی اور سامعین کی قلت کے باعث ناکامی میں اپنی مثال آپ تھا۔ ہم نے اس وقت بھی عرض کیا تھا کہ اسے "ریفرنڈم" سمجھتے ہوئے اپنی ان طفلانہ کاروائیوں سے باز آ جائیں اور عظیم قیادت کو مان لیں تاکہ مسلک کا کام اور زیادہ تیز ہو سکے مگر موتوابفیظکم کے مصداقیوں کو کہاں سمجھ آتی؟۔ ضدی بچے کی طرح پھر مقابلے کا اعلان کیا اور کئی ماہ کے وقفے کے ساتھ کیا' لاکھوں کا خرچ کیا' دن رات محنت کی' قریہ قریہ بستی بستی دھائی دی' مال تقسیم کیا' آہ واہ کی پکار دی' در در کی خاک چھانی' سر بخاک ہوئے اور بزعم خود کئی دن پہلے ہی اپنی کامیابی پر بغلیں بجانے لگے۔ جب وقت آیا تو حیرانی و پریشانی دیدنی تھی۔ اپنے تصور و خواب پر ماتم کناں تھے کہ وقت ایک بار پھر ثابت کر گیا تھا کہ عظمت کہاں ہے اور عظیم کون ہیں؟۔

اشتہارات میں جمعیت اہل حدیث پاکستان کی نقل' جھنڈے میں نقل' اسٹیج کی تیاری میں نقل' تنظیم و تربیت میں نقل' الف میں نقل' بے میں نقل' ایک میں نقل' دو میں نقل' بس نقل ہی نقل عقل نہ تھی۔ عقل ہوتی تو مقابلہ ہی کیوں کرتے؟۔ خود اپنی اپنی گھریلو تنظیموں کے ساتھ شامل ہوئے' باہر سے امدادی بلائے' پہلے ایک مطرود فرد کے خطبے کا اعلان کیا پھر خود ہی اعتراف شکست کر لیا کہ ان تلوں میں تیل نہیں' ان کے نام پر کون آئے گا؟۔ پھر ایک ایسے فرد کا اعلان کیا جو کھل کر اس کے مؤقف کے خلاف ہے اور جس نے اپنے خطبہ میں بھی ان کے مؤقف کے خلاف بات کی اور کہہ دیا کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ اس فرد کے خطبے کے اعلان کے باوجود وہ بات پیدا نہ کر سکے جس کے کم از کم متمنی تھے بلکہ ہوا یہ کہ ان کی بسوں پر آئے ہوئے اور اس خاص

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرد کی دعوت پر بلائے گئے افراد بھی خطیب ملت کے پیچھے جمعہ کے خطبے اور نماز کے لیے چلے آئے۔

یہ دوسرا اور بڑا ریفرنڈم تھا جس میں بقول ان کے پورے پاکستان سے ان کے حمایتی آئے ہوئے تھے اور پورے پورے آئے تھے۔ ان کی آمد اس بات کو واضح کر گئی کہ یہ کتنے پانی میں ہیں اور ان کی حیثیت کیا ہے؟۔ پدی کیا ہے اور پدی کا شوربہ کیا ہے؟۔

ہم آج پھر یہی گزارش کریں گے کہ اس تابناک صبح میں اندھے نہ بنئے، حقیقت کو قبول کر لیجئے، مزید اپنا نقصان نہ کیجئے۔ جمعیت اہل حدیث پاکستان آج بھی آپ کے لیے درد دل واہ کیے ہوئے ہے۔ آیئے اور اپنے قافلہ کے ہمرکاب ہو کر خالصتاً "کتاب و سنت کے ذریعے اپنا کردار ادا کیجئے _____!

حالے ڈھلے بیراں دا "کجھ نئیں وگڑیا"

ہفت روزہ "الاسلام" 24 اکتوبر 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعتی افیون

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

اس ملک میں دنیا بھر کے عجوبے افراد کی صورت ملتے ہیں۔ جتنا بڑا کوئی "عجیب القول" ہو گا۔ اتنا ہی "مرغوب" ہو گا۔ جتنا کوئی "عجیب الخلقت" ہو گا اتنا ہی محبوب ہو گا' جتنا "عجیب الحرکات" ہو گا اتنا ہی "مجذوب" ہو گا۔

یہاں راہنمائی کے لیے دانش نورانی اور فکر برھانی کی ضرورت نہیں یہاں "بونگے" چلتے ہیں۔ دلائل و شواہد پیش کرنے والے بے ایمان اور کافر قرار دیئے جاتے ہیں اور ملک و ملت کے مفاد میں کام کرنے والے "غدار اور ملک دشمن" شمار ہوتے ہیں۔ صحیح اسلام کی بات کرنے والے "پیدائشی مسلمان اور حق گو" فرقہ پرست کہلاتے ہیں۔

یہاں "معیار انسانیت" پارٹی کی ممبری اور "مقام آدمیت" جماعتی رکنیت ہے۔ یہاں جو ہمارا وہ ستارہ! جو غیر اس سے بیر کی سیاست چلتی ہے۔ حق وہی سمجھا جاتا ہے جو جماعتی امیر کہے وگرنہ حق بھی ناحق ہے' جو جماعتی راہنما نے کہہ دیا وہی ٹھیک باقی غلط _____!

اور تو اور شریعت بھی وہی شریعت ہے جو جماعتی آگو کہے خواہ ذاتی مفاد کے لیے خواہ حسد و رقابت سے' دوسرا لاکھ دلائل و شواہد پیش کرے' براہین کا انبار لگائے' ملک و ملت کا مفاد بتلائے جو "جماعتی امیر" نے کہہ دیا سو کہہ دیا' لاکھ دہائی ایک طرف "امیر" کی فرمائی ایک طرف _____ اگرچہ "جماعتی امیر" کی فکر و نظر کام نہیں کرتی اور علم و عقل ساتھ نہیں یا وہ اپنے بھانجے' بھتیجے اور بھائی بہن کے لیے ہی کچھ فرمائیں' بس جو "فرما دیا اب عقل و ادراک اور فہم و فراست کچھ کہے' حالات و واقعات کچھ بھی پیش کرو' ملکی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالات اور ملکی مسائل کچھ ہوں ماننا وہی ہے جو جماعتی امیر نے کہا۔

نہیں یقین تو گذشتہ دنوں کے اخبارات ملاحظہ فرمائیں کہ چند افراد کی طرف سے شریعت بل کے نام سے ایک بل پیش کیا گیا۔ ہر صاحب شعور نے کہا کہ یہ ملک و ملت کے حق میں ضرر رساں اور اسلامی تعلیمات کے حق میں زہر قاتل ہے۔ دلیلیں دیں' شواہد پیش کیے مگر بل پیش کرنے والوں کے کان پر جوں تک نہ رینگی بس اپنی دھن میں مست رہے بلکہ انہی میں سے ایک جماعت کے امیر اتنے بوکھلائے کہ انہوں نے نام لے لے کر بے ایمانی اور کفر کے فتوے لگانے شروع کر دیئے محض اس لیے کہ "بھانجے بھتیجے" کسی طرح نقصان سے بچ جائیں۔ جب اس پر لعن طعن ہوئی تو فرمانے لگے میں نے کسی کا نام نہیں لیا۔ (نام سے تو چند ایک کافر بنتے ہیں نام نہیں لیا تاکہ سارے بل نہ ماننے والے فتوے کی زد میں آ جائیں۔ ان امیر صاحب کے "جماعتیوں" نے اپنے امیر کی وکالت اس طرح کی کہ امیر صاحب نے تو کافر اور بے ایمان ہی کہا تھا' انہوں نے تمام بازاری اصطلاحات لاگو کر دیں۔

میں بے چارہ نافہم اس صورت حال سے بہت پریشان تھا کہ آخر بل پر اتنی ذرا کاری کیوں ہو رہی ہے؟۔ کہ اسے اسلام و کفر کی جنگ بنا کر رکھ دیا گیا ہے اور اس کی وجہ سے منافرت پھیلائی جا رہی ہے۔ اللہ بھلا کرے اسی جماعت کے ایک راہنما کا' ان کا ایک بیان کچھ روز پرانے اخبارات میں ملا ہے جس سے وضاحت ہو گئی ہے کہ یہ فنڈ کے استحکام کے لیے ہے یعنی افغان مجاہدین و مہاجرین اب ذریعہ آمدن نہیں رہے' اب افیون کی کاشت سے فنڈ حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ اس کی وجہ سے آمدن کا ہیرو بنا جا سکتا ہے اس کی ہیروئین کی وجہ سے' چنانچہ ارشاد فرمایا (20 ستمبر 1986ء' جنگ' لاہور۔ صفحہ آخر کے مطابق) اس جماعت کے سرحد کے راہنما اور رکن صوبائی اسمبلی ڈاکٹر محمد یعقوب نے فرمایا۔

"میں حکومت کے اس خیال سے اتفاق نہیں کرتا کہ افیون کی کاشت غیر اسلامی اقدام ہے۔ انہوں نے کہا کہ افیون کی کاشت پیشہ ہے اور شہریوں کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے پیشہ سے باز نہیں رکھنا چاہیے۔"

ڈاکٹر صاحب نے ایک راہنما ہونے کی حیثیت سے اپنی "جماعت" کی پالیسیوں کی وضاحت فرماکر مجھ پر احسان کیا ہے؟۔ کہ یہ "جماعت" سب اچھے ہیں' کا نعرہ بڑی سچائی سے بلند کرتی ہے اور "پیشہ وروں" کی معاون بھی ہے' کسی بھی "پیشہ" کی مخالفت نہیں کرتی بلکہ دفاع چاہتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے اس بیان نے جہاں مجھ پر ایک احسان کیا ہے وہاں مجھے ایک الجھن میں بھی پھنسا دیا ہے کہ معلوم نہیں افیون سے کیا مراد ہے؟۔ واقعتاً" ہیروئین اور ہیرو بنانے والے افیون یا وہ فکری افیون جو یہ جماعت مدت سے عوام کو دے رہی ہے _____!

ہفت روزہ "الاسلام" 31 اکتوبر 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میری مثال دے _____ میرا جواب لا"

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

جماعتیں بہت ہیں، تنظیمیں بے شمار، قیادتیں رنگا رنگ، لیڈر نامدار، مگر اپنا سا نصیبہ کس کا؟۔ اپنی سی قسمت کس کی _____□۔ جماعت عظیم الشان نظریہ رفعت و حق کا مرکب و محقاق اور ما انا علیہ و اصحابی کا پورا پورا مصداق تنظیم اعلیٰ و افضل، قیادت ارفع اکمل، قائد عظیم المرتبت، دلیر، جرات مند، محقق، نرم دم گفتگو گرم دم جستجو، رزم ہو یا بزم، پاک دل و پاک باز میر کارواں کا رخت سفر، نگاہ بلند، سخن دلنواز، جان پرسوز _____ سارے کے سارے اشد علی الکفار و رحماء بینھم غرضیکہ ہر لحاظ سے عدیم النظیر _____ (باید و شاید) اس عظمت و رفعت، شان و شوکت سے اپنے آگاہ اور غیر معترف ہیں جو نہیں جانتے تھے وہ جلسہ ہائے عام کے پروقار، پراز اژدہام، پرشکوہ، منظم انعقاد اور عظیم کامیابی سے جان گئے اور پہچان گئے کہ فتح و نصرت اتری ہے تو اسی گروہ سرفروشاں اور جیش جانثاراں کے لیے تائید و حمایت الٰہی کا حکم ہے تو اسی جماعت حقہ کے لیے مژدہ نجات اخروی ہے تو انہی علم و عمل کے پیکروں، حق آگاہ روحوں کے لیے۔

پاکستان کی تاریخی جلسہ گاہ باغ موچی دروازہ کے جلسہ عام نے جس طرح سکوت توڑ کر ہلچل مچائی تھی اور جس طرح جمعیت اہل حدیث پاکستان نے اپنا سفر نقطہ انجماد سے نقطہ ارتقاء کی طرف کیا تھا؟۔ وہ اپنی مثال آپ تھا۔ اس کے بعد تو ہر لحظہ نیا طور نئی برق تجلی تھی۔ تیز تر گامزن اس قافلہ حق بازاں و جانثاراں کی راہ میں کوئی قوت رکاوٹ نہ بن سکی اور کس طرح بنتی کہ ان مجاہدوں کا تو شیوہ ہی اپنے راستے کے پتھروں کو ٹھوکریں مار مار کر پاؤں کی خاک بنانا ہے۔ یہ قدم تسخیر، اللہ کی [redacted] کے سارے ملک کے بڑے بڑے اور بین الاقوامی حیثیت کے شہروں سے ہوتا ہوا فیصل آباد کے فیصلہ کن مقام تک جا پہنچا اور فیصلہ کن ہو گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصل آباد کا یہ جلسہ عام اپنی عظمت' اپنی افرادی تعداد' اپنے انتظامات و خطابات اور اثر انگیزی کے لحاظ سے واقعتاً" فیصلہ کن تھا۔ اپنے خوش و خرم' شاداں و فرحاں تھے اور غیر ششدر و حیراں' رونقیں تھیں کہ روح افزاء اور دلربا کثرت توحید یاں تھی کہ خوش کن و جانفزا انتظام ایسا کہ شرف آموز و فخر بیز تقاریر ایسی کہ مسرت لبریز و فرحت انگیز_____ میں مستقبل بین نہیں لیکن پھر بھی صاف معلوم ہوتا ہے۔ شب کا حصار مل کر آفتاب طلوع ہو رہا ہے۔ تابندہ ماضی کے مالک' سحر خیز جیالے آتی صبح کے مالک ہیں۔ ان کی عظمت کا سورج ان افق پر ابھر رہا ہے کہ طلوع شمس کی رہبر شفق تو ان کے سروں پر لگے عظمت کے تاج کی زینت بن چکے۔ اب شوکت لازوال کا سورج کے تاج میں جاگزیں اور رونق افروز ہوگا اور کیوں نہ ہو کہ نظریہ حق ہے۔ تنظیم بے مثال' جماعت ارفع' قیادت اعلیٰ' قائد بہترین' حرکت تیز ترین اور تائید ربانی شامل حال _____ یعنی عدیم النظیر' بے مثال' لاریب لازوال۔

ہفت روزہ "الاسلام" 14 نومبر 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق پرستی کا نشان ___ اب قبر ہے یا صبر ہے

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

شکر بجا لائیں (یا جو جی چاہے بجا لائیں) اپنے ملک خداداد پر' اس کے "اسلامی جمہوریہ" ہونے پر' اس کی "اسلامی حکومت" پر' اس "اسلامی حکومت" کے "احکامات شرعیہ" ان احکامات کی بجاآوری پر _____ بیانگ دہل ان کی تضحیک پر' ہر ہر امر شرعی کے مذاق اڑانے پر _____ حکمرانوں کے کھل کھیلنے پر' قرآن و سنت کے پرے دھکیلنے پر' ان کی ہستی و مستی پر' حصول عزت سستی پر' واہ واہ پر' عوام کی آہ آہ پر' بڑھتے ہوئے دکھوں پر' کرب زدہ مکھوں پر' بڑھتی ہوئی ابتلاؤں پر' سایہ فگن بلاؤں پر _____!

ہر روز آوازہ شاہی بلند ہوتا ہے۔ یہ ملک اللہ تعالیٰ کا ہے یہاں حکمرانی اللہ کی ہوگی۔ اس ملک کو اسلام کے نام پر حاصل کیا ہے یہاں نظام بھی اسلامی رائج ہوگا _____ اور ہر روز مشاہدہ عامی ہوتا ہے یہ طغیانی ظلمت زوروں پر ہے جبر و ستم دجل و فریب ہر گام' قتل و فسق ہر سو' زنا اور جوا کو بکو _____

سایہ شاہی میں اسلامی ثقافت کے نام پر فحاشی و عریانی' آواز اسلام پر پابندی شکواہ سلطانی' شاہ ملتفت ہے صرف نام کے شریفوں پر (فلم میں ناچنے والی _____ شریف ہو یا اشاروں پہ ناچنے والا _____ شریف _____ اور قائدین اسلام (بزعم خود) "چوگے" پر لگا رکھے ہیں وہ قائدین اسلام "کہ بس دیدار رخ روشن و نگاہ مست" کو ہی سب کچھ جانتے ہیں۔

ان کو بسکٹ کے لیے سوجی کی تھیلی مل گئی
کیمپ میں غل مچ گیا' مجنوں کو لیلیٰ مل گئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ "مجنوں لیلی التفات شاہاں" اسی پر قناعت کر کے لگے ناچنے اور دہائی دینے کہ اب تب ہماری خواہشات "حکم شاہی" بن جائیں گی۔ کتنے بھولے ہیں یہ "دانشواران چاہ" فریب شاہی کے کنویں سے نکلیں تو انہیں پتہ چلے کہ ہلدی کی اک گھتلی پر پرچون کی دکانیں کھولنا عبث جہالت ہے اور پھر ہلدی کی گانٹھ بھی وہ جو ملی نہیں دکھائی گئی ہے۔

اس اندھے سے سخاوت کی توقع رکھے ہوئے ہیں جو ہیرپھیر ریوڑیاں صرف اپنوں میں بانٹ رہا ہے۔ (دوسروں کو تسلی بھی نہیں دے سکتا۔) جو ہر دم اسلامی احکامات کا مذاق اڑانے میں لگا رہتا ہے کہ شراب' زنا' چوری' ڈکیتی اور اغواء کی افزودگی سے' کبھی جوا اور رشوت کی افزائش سے کبھی زکوۃ میں معافی کا اعلان کر کے اور کبھی فحاشی و عریانی کے اڈوں اور ذرائع کی حوصلہ افزائی کر کے _____ آج کا تازہ "شاہی شاہکار" ملاحظہ فرمائیں۔ (روزنامہ پکار' اسلام آباد۔ مؤرخہ 22 نومبر 1986ء' ص 4' کالم 4 کی مندرجہ ذیل خبر میں)

بازار حسن کے کاروبار میں مداخلت نہ کی جائے

ساہیوال (نمائندہ پکار) لاہور ہائی کورٹ ملتان بنچ کے جج نے پولیس غلہ منڈی اور بازار حسن چوکی پولیس کے انچارج افسروں کو ہدایت کی ہے کہ بازار حسن کی ناچ گانے والی عورتوں کو ہراساں نہ کیا جائے اور ان کے ناچ گانے کے کاروبار میں کسی قسم کی مداخلت نہ کی جائے۔ ان کے رشتہ داروں اور ملازموں کو نہ تنگ کیا جائے اور نہ ہی تشدد کا نشانہ بنایا جائے۔ عدالت عالیہ میں مقامی بازار حسن کی طوائفوں نے رٹ دائر کی تھی کہ پولیس نے بازار حسن میں چوکی قائم کر دی ہے اور گانے اور ناچنے والی طوائفوں کا کاروبار متاثر ہو رہا ہے جس پر عدالت نے مذکورہ فیصلہ کیا ہے۔

کیا یہ بطلیت پرستی نہیں؟۔ کیا یہ دین سے مذاق نہیں؟۔ کیا یہ برائی کا پرچار نہیں؟۔ کیا یہ بے ہودگی کی افزودگی نہیں؟۔ کیا یہ فحاشی کی حوصلہ افزائی نہیں؟۔ کہ برائی کے اڈوں کی برائیوں میں ملوث برائی کا استعارہ اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بری بات منوالیں اور اسلام کی دھائی دینے والے نصف صدی سے دھائی دے رہے ہوں اور ان کی ایک نہ سنی جائے آہ!

گم کی تھی میں نے راہ، مصیبت یہی تھی سخت
اس پر ہوا یہ قہر، تم ایسے خضر ملے
باتیں مجھ سے کیں، میری خاطر بھی کی بہت
لیکن مجال کیا جو نظر سے نظر ملے
کس سے میں پوچھتا گل و بلبل کی سرگزشت
دو چار برگ خشک تو دو چار پر ملے

ہفت روزہ "الاسلام" 28 نومبر 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دروغ گورا حافظہ نباشد

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

بچوں کے بارے میں مشہور ہے کہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ بازی ان کے خلاف پلٹ گئی ہے تو وہ رونا شروع کر دیتے ہیں اور ڈھیٹ بڑوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ "نالے چور نالے چتر" یعنی الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ اپنی شکست پر لڑائی کے لیے آستینیں چڑھانا نامناسب ہی نہیں غیراخلاقی اور غیرانسانی بھی ہے۔

ہمارے ہاں مشہور ہے کہ ایک جاٹ نے میراثی کو اس کی کسی غلط بات پر ڈانٹا اور اس کے چھوڑنے کا کہا تو میراثی نے کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق کہا۔ تم نے اپنے لڑکے کی شادی نہیں کی تھی یعنی سوال گندم جواب چنے' یہی حال الاسلام کے ساتھ ہوا کہ اسی کے صفحات پر صحافت کے معیار کی عظمت کے باوصف چند افراد کے غلط پروپیگنڈے پر حقیقی اور صحیح روشنی ڈالی گئی تو ان افراد کے ہفت روزی پرچے نے واویلا شروع کر دیا۔ ہائے دائے کی دہائی دی' لگا مغلظات بکنے' اس ہفتے کا پورے کا پورا پرچہ "اسلام نمبر" ہو کر رہ گیا ہے۔

ع ذکر میرا _____ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے

ہم اس پر کوئی حرف شکایت بلند نہ کریں گے کہ یہ ان کی فطرت ہے جو برتن میں ہو وہی باہر گرتا ہے' گندگی ہوگی تو ظاہر ہے گندگی ہی گرے گی' جھوٹ کے پلندے سے سوائے جھوٹ کے کیا ظاہر ہوگا؟۔ ہم اپنے دامن کو چھینٹوں سے محفوظ ہی رکھنا چاہتے ہیں۔ بس اس میں "اسلام نمبر" سے چند تضادات اور مبالغات "نمونہ از خروارے" قارئین کے سامنے رکھتے ہیں' وہ ملاحظہ فرمائیں اور وہ بھی سبھی (پڑھتا جا شرماتا جا) دیکھیں اور اپنی حرکتوں پر ذرا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور فرمائیں۔ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔ اسی پرچے کے اداریئے میں (غیر صحافی و غیر انشاء نگار مدیر صاحب لکھتے ہیں۔) ملک کے کروڑ اہل حدیث _____ (ص 2) جب کہ تمہیدی پیغامات میں ص 16' کالم 2 میں ہے کہ ہزاروں افراد لاہور جانے کے لیے تیار تھے مگر ہم نے پانچ پانچ چھ چھ کو کہا' اسی طرح پرچے میں بار بار کانفرنس کے شرکاء کی تعداد لاکھوں لکھی گئی ہے۔ ہم جب تجزیہ کرنے بیٹھے تو اداریہ کی یہ عبارت کہ کروڑ اہل حدیث نہایت مشکوک ٹھہری اور تینوں پیغامات متضاد' وہ اس طرح کہ ظاہری بات ہے کہ کانفرنس میں شرکت کے متمنی صرف مرد ذات والے تھے' وہ بھی بچے نہ تھے' جب کہ مردم شماری میں بچے اور عورتیں بھی ہوتی ہیں۔ اسی طرح لازمی نہیں کہ شرکت کے لیے سب مرد تیار ہو جائیں۔ گویا جب شرکت کے لیے ہزاروں افراد تیار تھے تو کل افراد لاکھوں اور وہ بھی بڑی تعداد میں لاکھوں ہوں گے۔ ہر جگہ یہ حساب کیا جائے اور سوچا جائے کہ جب لاکھوں میں سے چند افراد کے باہمی اجتماع کی وجہ سے لاکھوں افراد یکجا ہو جائیں تو پورے ملک میں اعداد و شمار کہاں پہنچ جائے گا؟۔ اور پھر دوسرے گروہ کی غالب اکثریت کو بھی دیکھا جائے تو اہل حدیث کروڑ نہیں رہتے۔ کروڑوں بنتے ہیں۔ بفرض محال اگر کروڑ بھی مان لیا جائے تو ہم اس دعوے کی دلیل پوچھنے کا حق رکھتے ہیں! (یہ تو معیار صحافت کے خلاف نہیں۔)

ص 6 پر ایک مطرود فرد کی طرف سے تشکر کے کلمات میں جن میں کہا گیا ہے کہ عوام نے رضاکارانہ شرکت کی جب کہ ص 23 پر ایک اخبار کا تراشہ ہے جس کے کالم نمبر2 میں لکھا ہے۔ "اس کانفرنس میں صوبے کے مختلف مقامات سے لوگوں کو بسوں میں بھر کر لایا گیا تھا۔"

ہم یہاں حقیقت بیانی کر سکتے تھے کہ جگہ جگہ بسوں کا خرچہ دیا گیا' لوگوں کو قسمیں کھا کھا کر واپس پہنچانے کا وعدہ کیا گیا۔ راستے میں قیمہ والے نان اور چائے پلانے اور کھانا کھلانے کا بھی لالچ دیا گیا _____ مختلف مخالفین کی کانفرنس میں آمد کا بتلایا گیا وغیرہ _____ لیکن ہم نے تو صرف انہی کے پرچے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا حوالہ دیا ہے' زبان میری ہے بات ان کی' چراغ میرا ہے اور رات ان کی' انہیں کا گال ہے اور انہیں کی چپت' کیا صحیح ہے اور کیا غلط؟۔ خود ہی سوچیں ہم کیا کہہ سکتے ہیں؟۔

ص 6 پر اسی مطرود فرد کا کہنا ہے لوگوں کی شرکت نے مجھ ناتواں کو نیا حوصلہ اور ولولہ عطاء کیا ہے۔ (یعنی اسی طرح ضد کیے جانے کا غلط بات پر اڑے رہنے کا' صحیح بات نہ ماننے کا' علماء کی تضحیک اور بے عزتی کرنے کا' جماعت اور مسلک کو داؤ پر لگانے کا' حکمرانوں کی چوکھٹ پر سجدے کرنے کا' ہر چڑھتے سورج کی پوجا کرنے وغیرہ کا) گویا یہ احتجاج صرف اسی ایک فرد کے حوصلے اور ولولے کے لیے تھا جب کہ ص 47 پر ایک تراشے کے کالم نمبر3 میں ہے کہ یہ' اجتماع اہل حدیث حضرات کے مختلف گروہوں کا تھا۔ اب ان خانہ ساز گروہوں کا اس ایک فرد کے اس بیان پر کیا ردعمل ہوگا؟۔ کیا واقعتاً" وہ گروہ بھی اسی ایک فرد کے حوصلے کے لیے آئے تھے؟۔ یا ان میں سے بھی ہرایک اسی طرح کے دعوے کر رہا ہے؟۔ "ایس کھدو وچ کی اے' کچھ دسوں تے سئی۔"

ص 7 پر اداریئے میں اور دیگر مقامات پر اشارتاً" ہمیں ملزم قرار دیا گیا ہے کہ ہم نے اشتہارات پھاڑے' بینرز اتارے اور آنے والوں کو ہراساں کیا اور قتل و غارت کے ڈراوے دیئے' یہ بات ان کے ایک ذمہ دار نے اسی روز مجھ سے فون پر کی تھی تو میں نے کہا ہمارا کوئی فرد یہ سب کچھ نہیں کر رہا۔ انہوں نے کہا ہم اچھی طرح جانتے ہیں وہ آپ کے ہی افراد ہیں۔ میں نے کہا ان کی نشاندہی کریں تاکہ ہم بھی باخبر ہوں کہ کون ہمیں بحق بدنام کر رہا ہے؟۔ انہوں نے کہا بعد میں بتاؤں گا اور وہ بعد ابھی تک نہیں آیا۔ جب کہ باخبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ یہ سب کاروائی اس مطرود فرد اور کرتا دھرتا کے صاحبزادہ سے خود کرواتے رہے ہیں۔ خصوصاً" ان جگہوں پر جہاں مؤثر پروپیگنڈہ کیا جا سکے اور اس طرح اکابرین جمعیت اہل حدیث' پاکستان اور اہل حدیث یوتھ فورس' پاکستان کو بدنام کیا جا سکے مگر وہ اپنی اس مذموم خواہش میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناکام رہے وگرنہ اگر ہماری طرف سے ایسی کاروائیاں ہوتیں تو سمجھنا چاہیے ہم اللہ کی مدد سے کیا نہیں کر سکتے تھے؟۔

ص 8' پیرا نمبر3 میں ہے لاکھوں کا یہ اجتماع عظیم دوسری جگہوں پر بھی لاکھوں کی تعداد لکھی گئی ہے۔ ص 13 پر ایک صاحب نے دعوی کیا ہے کہ تین لاکھ کا مجمع تھا۔ (معلوم نہیں تعین اور شمار کا کیا طریقہ اختیار کیا گیا ہے اور اس دعوے کی دلیل کیا ہے؟۔) جب کہ ص 8 پر ہی پیرا نمبر2 میں ہزاروں افراد کے الفاظ ہیں۔ اسی طرح تمہیدی پیغامات میں ص 17' کالم نمبر2 میں ہے۔ لوگ ہزاروں کی تعداد میں خطبہ سن رہے تھے اور یہ ہر واقف جانتا ہے کہ جمعہ کے خطبے میں مجمع کانفرنس کے دوسرے پروگرام سے بڑا تھا۔ اب خود ہی اندازہ لگائیں اور اپنے سر پر خود ہی چپت رسید کریں کہ بوالعجبیاں کیا ہیں؟۔ ان کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؟۔ اور پھر خود ہی ص 9 پر اس مجمع کو سائبانوں' قناتوں اور کرسیوں کی قطاروں میں محدود کر دیا گیا ہے اور تمام پنڈال کے دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ اس جگہ کتنے لوگ آ سکتے ہیں؟۔ اور یہ دعوی بڑا بول اور " دیوانے کی بڑ" سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔

اس بات کو مزید سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔ ص 6 پر جھلکیاں کے زیر عنوان ایک جھلکی ہے کہ پینے کے لیے ٹھنڈے پانی اور وضو کے لیے لوٹوں کا اہتمام تھا اور وسیع و عریض پنڈال کو سائبانوں سے ڈھانپ کر لاکھوں عوام کے بیٹھنے کے لیے شاندار انتظامات کیے گئے تھے۔ قناتوں کی قطاریں اور کرسیوں کی لائنیں جلسہ گاہ کے حسن انتظام کا منظر پیش کر رہی تھیں۔

اس عبارت میں ان کے لوٹے' ان کے سائبان' ان کی قناتیں اور ان کی کرسیاں ہماری تائید کر رہی ہیں۔ لوٹوں کی جو تصویر 10 اکتوبر کے نوائے وقت' لاہور میں آئی تھی۔ اس کو دیکھا جائے تو بقول ان کے لاکھوں کے مجمع کے لیے صرف چودہ تھے اور وہ بھی "ہجر زدہ" کیا لوٹوں کی اس تعداد ان کی (اس افراد سے علیحدگی) کی حالت اور لاکھوں کے دعوے پر باشعور افراد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسکراتے نہ ہوں گے کہ جب چودہ لوٹے بھی خالی ہیں تو مجمع کتنا ہوگا؟۔ اسی طرح سائبانوں کو مجمع پر محیط بتلایا گیا ہے جب کہ ان کی تعداد دو سو کے قریب تھی اور ہر فرد جانتا ہے کہ ایک سائبان کے نیچے کتنے افراد بیٹھتے ہیں۔ اس طرح حساب لگایا جائے تو تعداد افراد دس گیارہ ہزار کے قریب پہنچتی ہے۔ جب کہ دعوی ہے کہ لاکھوں کا تفاوت بین السماء والارض سونے پر سہاگہ اس تعداد کو (ان کے قول کے مطابق) کرسیوں کی لائنوں نے اور کم کر دیا ہے کہ کرسیاں جگہ زیادہ گھیرتی ہیں اور اس طرح افراد کم آتے ہیں اور پھر بے حساب مجمع میں کرسیاں کس لیے تھیں؟۔

روزنامہ نوائے وقت کی عبارت بھی معنی خیز ہے۔ (اس کا تراشہ "الاسلام نمبر" کے ص 33 پر دیا گیا ہے۔) لکھا ہے "یہ اجتماع نفاذ اسلام کانفرنس کے نام سے منعقد ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام حوالوں سے زیادہ ان کے سائبان' ان کی قناتیں' ان کی کرسیاں اور ان کے لوٹے ان کے لیے مہنگے پڑے ہیں۔ شھد شاھد من اھلھا ان کی اپنی اشیاء ان کے دعوے کی قلعی کھول گئی ہیں۔ خصوصاً" ان کے لوٹے' ان کے انہی لوٹوں کے متعلق 14 اکتوبر کے روزنامہ نوائے وقت' لاہور کے ادارتی صفحہ پر مشہور کالم سرراہے میں ممتاز ادیب جناب وقار انبالوی نے خوب لکھا ہے' بعینہ نقل کیا جا رہا ہے' ملاحظہ فرمائیں (یاد رہے ہم اس کے لیے اپنے قلم کو زحمت نہیں دے رہے کہ کہیں ہم پر ناراضگی کا اظہار نہ کیا جائے۔)

"سرراہے"

11 اکتوبر کی اشاعت میں نوائے وقت کے صفحہ اول پر لوٹوں کی ایک نمایاں تصویر دیکھ کر چودہ طبق روشن ہو گئے کیوں کہ تصویر میں لوٹوں کی تعداد بھی اللہ کے فضل سے چودہ ہی تھی اور پھر خیال ماضی کے دھندلکوں کی طرف چلا گیا کہ اور کچھ ہو یا نہ ہماری سیاسیات میں "لوٹا" کئی مرتبہ ہنسی مذاق کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع رہا ہے۔ مثلاً" ایک لوٹا وہ تھا جسے ایک دیہاتی مسجد کے نابینا امام نماز نے لوگوں کو تاریخ بتانے کے لیے رکھ چھوڑا تھا۔ ترکیب یہ تھی جب گاؤں میں نئے چاند کا چرچا ہوتا تو امام صاحب نے اس لوٹے میں اپنی پالتو بکری کی ایک مینگن ڈال دیتے اور ہر روز اس پر مینگن بڑھاتے رہتے۔ جب کوئی دیہاتی تاریخ پوچھنے آتا تو امام صاحب لوٹا اوندھا کر مینگنیاں کرتے کے دامن میں الٹ لیتے اور انہیں گن کر تاریخ بتا دیتے۔ ایک دن بکری حجرے سے نکل کر صحن مسجد میں آگئی اور مسجد کے اس کونے میں مینگنیاں کر گئی جہاں لوٹا رکھا تھا۔ پانچ سات دن بعد ایک شخص مسجد میں تاریخ پوچھنے آیا۔ مولانا موصوف کو مینگنیں گنتے گنتے دیر ہوگئی تو مسجد کے دروازے پر سائل چلایا کہ مولوی جی! تاریخ بتانے میں اتنی دیر' مولوی صاحب گھبرا کر لوٹے سمیت صحن میں آگئے اور کہنے لگے میرے حساب میں تو آج تاریخ ساٹھ پینسٹھ سے کیا کم ہے؟۔ لیکن لوٹے کی طرف دیکھو تو قہر خدا نازل ہے۔

زمانے بھر میں ہیں مشہور مسلم لیگ کے لوٹے
پہنچتے ہیں قریب و دور مسلم لیگ کے لوٹے
یہ بے پیندہ نہیں ہیں ان کے پیندے گول ہوتے ہیں
لڑھک جانے پر ہیں مجبور' مسلم لیگ کے لوٹے

ص 25 پر "الاسلام کا سفید جھوٹ" کے زیر عنوان مضمون میں ہے۔ "بس" سات سو سے کم نہ تھیں۔ ص 26 تا ص 28 پر رواں دواں قافلے کے زیر عنوان جو بسوں' ویگنوں اور کاروں کا شمار قطار دیا گیا ہے کل میزان 485 بنتا ہے جب کہ 31 پر تقریباً" ڈیڑھ سو ویگنیں کاریں لکھا ہے۔ اب خود ہی بتائیں کون بڑا جھوٹا ہے؟۔ ان تینوں اقوال میں سے کیا سفید جھوٹ ہے؟۔ اور یہ سفید جھوٹ کس کا ہے؟۔ یہاں یہ بھی بتا دیا جائے ص 18 پر تمہیدی پیغامات میں سے ایک میں لکھا ہے ہماری بسیں شاہی مسجد کے محراب کے پاس کھڑی ہوئیں۔ اس بات کی روشنی میں بسوں کی اصل تعداد ملاحظہ فرمائیں کہ ٹریفک بدستور جاری تھی اور بسیں کھڑی تھیں بلکہ پارک بھی کی جا رہی تھیں۔ ان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطاروں کی لمبائی بھی ذہن میں رکھیں' ہم تجزیہ نہیں کرتے خود ہی کریں۔ ہمارا تجزیہ تو ان کی راتوں کی نیند اڑا دے گا اور پھر بے چاروں کے غلط سلط مضامین بمصداق کھسیانی بلی کھمبا نوچے آنے شروع ہو جائیں گے۔

یہاں ہم ان کی بسوں کی انہیں کی مبالغہ آمیز تعداد نقل کر رہے ہیں تاکہ آنے والے باضمیر مسلمان ملاحظہ فرمائیں کہ کون جھوٹا اور کون سچا ہے؟۔ اور کیا جھوٹے کا ساتھ دینا چاہیے یا سچے کا۔ اس "اسلام نمبر" میں مختلف مقامات سے بسوں کی آمد کے اعداد و شمار یہ بتلائے گئے ہیں۔

راولپنڈی' ہزارہ وغیرہ 30 بسیں' 4 ویگنیں' دو کاریں (ص 26)

پشاور سے (غیر محدود) بسوں کا قافلہ (ص 26)

پنڈی گھیب سے (غیر محدود) ویگنیں (ص 26)

فیصل آباد شہر: 41 بسیں' 5 ویگنیں' 18 کاریں (ص 26)

گوجرانوالہ شہر: 27 بسیں (ص 26)

ضلع گوجرانوالہ: 30 بسیں (ص 26)

ضلع قصور: 80 سے زائد بسیں' ویگنیں (ص 27)

(یاد رہے ضلع قصور سے دو سے بسوں کی آمد کی خبریں روزناموں میں لگوائی گئی تھیں۔)

ملتان خانیوال: 40 سے زائد بسیں' ویگنیں (ص 27)

اوکاڑہ ساہیوال: 4 بسیں' ویگنیں (ص 27)

ڈیرہ غازی خاں: مظفر گڑھ وغیرہ' 40 بسیں ویگنیں اور کاریں (ص 27)

ضلع شیخوپورہ: 33 سے زائد بسیں اور ویگنیں (ص 27)

میانوالی سرگودھا: 50 بسیں' ویگنیں اور کاریں (ص 27)

شہر اور ضلع سیالکوٹ: 20 سے زائد بسیں اور ویگنیں (ص 28)

گجرات اور لالہ موسیٰ: 15 سے زائد بسیں' ویگنیں (ص 28)

ہفت روزہ "اہل حدیث" 7 نومبر 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا پدی' کیا پدی کا شوربہ؟

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

خبردار! ہوشیار! باب "تجدویت" میں اک اور سر ابھرا چاہتا ہے' ایک اور فرد کم از کم "مجدد" بننا چاہتا ہے' اس کا آغاز خودنمائی پہلے تجددد پسندوں سے مختلف نہیں' اس کا طرز نوآگری وہی ہے جو اس "کوچہ دلبراں" کے پہلے آوارگی مندوں کی روش رہی ہے' اس کا انداز مقربی وہی ہے جو پہلے متکلف متجددین اور متنبیوں کا رہا ہے یعنی پہلے عالم اور اسکالر بنے' پھر ریفارمر و مصلح مشہور ہوئے اور پھر مجدد کہلوائے یا نبی بن بیٹھے اور ہوا یہ کہ خواہشات کا فرشتہ کسی نہ کسی حکومت کی طرف سے ضلالت و بدعت یا افتراق و انتشار امت کی وحی و الہام ان پر لاتا رہا۔

تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ واقعتاً" یونہی ہے' بہاء اللہ' محمد علی الباب' مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہ تمام متبنی اور "متکلف متجددین" اسی منزل پر انہی مراحل سے گزر کر پہنچے ہیں۔ اس راہ ضلالت کے ہر راہی نے اول اول بشارتوں سے جسارتیں شروع کیں جو الہام سے ہوتی ہوئی "وحی خفی و جلی" تک جا پہنچیں۔

اپنے برصغیر میں اک فرد کہ "یک چشم نیم گل" تھا۔ اس نے بھی اپنا سفر خواب میں بشارتوں اور ہلکے پھلکے الہاموں کے اعلان سے کیا تھا اور آخرش اپنے وقت کے حکمرانوں کے اشارے پر "نبی" بن بیٹھا اور حالت یہ ہوئی کہ اپنی کتاب کے "لعنت" سے بھرے ہوئے صفحات "اپنے جوتے اپنے سر" ہو گئے۔ انجام وہ ہوا کہ الامان والحفیظ (دشمن کو بھی نہ ایسی سزا "پیار" کی ملے) اور اب اپنے ملک کے ایک فرد نے (جو کہ مشہور ہے کہ حکمرانوں کا خانہ زاد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تشہیر کردہ ہے۔) اپنا سفر اسی منزل بے تایاں کی طرف کر دیا ہے' 14 نومبر 1986ء کے اخبارات کے مطابق ٹی وی کے پیدا کردہ اس عمر ناداں نے اپنے ایک انٹرویو میں یوں "گلفشانی" سخن ارزانی فرمائی ہے کہ (جو ہم قومی ڈائجسٹ نومبر 86 کے ص 24 سے نقل کر رہے ہیں)

"جب میرے ادارے کے دفتر کی تعمیر کا کام شروع ہونے والا تھا' میں اسی جگہ بیٹھا تھا' اس منصوبے کی تکمیل کے سلسلے میں منصوبہ بندی میں مصروف تھا۔ (یعنی عالم بیداری میں) کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بشارت دی اور فرمایا " تم اللہ کے دین کا' میری امت کی نصرت اور میری سنت کی خدمت کا اور میرے دین کی سربلندی کا کام کرو' میں یہ کام تمہارے سپرد کرتا ہوں۔" میں نے عرض کیا حضور میں تو ایک ناکارہ' نا اہل' کمزور اور ناتواں انسان ہوں' خطاکار ہوں اور اس لائق نہیں ہوں کہ یہ کام کر سکوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم شروع کرو' اللہ تمہیں توفیق اور وسائل دے گا' میں وعدہ کرتا ہوں' منہاج القرآن کا ادارہ بناؤ' میں تمہارے ادارہ منہاج القرآن میں خود آؤں گا۔ میرا وعدہ ہے کہ میں لاہور میں تمہارے ادارہ منہاج القرآن میں آؤں گا۔" (یعنی عقیدہ حاضر ناظر غلط ہے کہ اب نہیں ہیں' ادارہ بنانے کے بعد آئیں گے۔)

اس مضمون کو بغور پڑھا جائے اور مرزا قادیانی کی سوانح عمری کا مطالعہ کیا جائے تو اظہر من الشمس ہو جائے گا۔ "جناب مدیر ادارہ مذکورہ" کس گڑھے میں ڈبکیاں لگا رہے ہیں۔ اس انٹرویو میں مندرجہ بالا عبارت سے قبل (قومی ڈائجسٹ کے کئی صفحات میں) اپنی ذات "عجیب الصفات" کے متعلق اس وضاحت اور اس انداز سے بات کرتے ہیں کہ جیسے آپ "عجیب الخلقت" اور محیر العقول شخصیت ہیں' فرماتے ہیں میری پیدائش نبی کریم ﷺ کی بشارت سے ہوئی' میری تعلیم و تربیت آپ ﷺ کی نگرانی اور بشارت کے مطابق دین کی سربلندی اور امت کی نصرت کی توفیق رسول اللہ ﷺ نے اللہ سے لے کر دی ــــــ جناب مجدد مائۃ حاضرہ لب کشا ہوتے ہیں۔

"میں روضہ رسول ﷺ کے سامنے کھڑا حضور پاک ﷺ سے مخاطب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا۔ مجھ پر رقت کی کیفیت طاری تھی _____ یہ نیند کی حالت نہیں تھی' مجھ پر حال طاری تھا اور اسی کیفیت میں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے سامنے دیکھا' رسول اللہ ﷺ نے مجھے دودھ کا (یعنی فطرت کا) ایک مٹکا دے کر حکم دیا' جاؤ یہ دودھ دوسروں میں تقسیم کر دو۔ میں وہ دودھ لے کر تقسیم کرنے لگا۔ اتنے میں مجھے پیشانی پر بوسے کا احساس ہوا۔ رسول پاک ﷺ نے میری پیشانی پر بوسہ دے کر مجھ پر اپنا کرم فرمایا۔

یہ دونوں واقعات کہ جن میں دعوائے ملاقات سید الرسل ﷺ ہے' نیند و خواب کے نہیں ہیں' اور یہ متفقہ بات ہے کہ جس فرد نے حالت ایمان میں رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا وہ درجہ صحابیت پر فائز ہو گیا۔ پھر ایسا فرد کہ جسے (نعوذباللہ) خود رسول اللہ ﷺ امت کی نصرت اور دین کی سربلندی کا کام سپرد کریں اور اللہ سے توفیق لے کر دیں اور جس کی خود خواہش کریں اور جس کے پاس خود چل کر آئیں' اس کے لیے کیا حکم ہے؟۔ _____ (میرے خیال میں تو 16 نومبر کے جنگ لاہور کے ص 2 پر اس فرد کے اس انٹرویو کے خلاف احتجاجی بیانات کے مطابق' اسی فرد کے ہم مشرب مولویوں کے بقول اس کے لیے حکم ہے تو سر عام پھانسی کا) ایک گروہ میں سے کہا گیا کہ آپ ﷺ نے دارالعلوم دیوبند کا سنگ بنیاد رکھا ہے اور ان حضرت نے فرمایا میرا ادارہ انہی کے حکم پر بنا اور میری نگرانی میں بنا جب کہ میں وہ ہوں جو آپ ﷺ کا چیتا' آپ کی بشارت کا پیدائشی' آپ کی مراد دین کا کام اور امت کی نصرت مجھے آپ کی طرف سے تفویض اور میرے ادارے میں سید الرسل' امام الانبیاء خود آئیں گے۔ (نعوذباللہ)

ہفت روزہ "الاسلام" 21 نومبر 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے لخت دل ہیں' آپ کا مال تجارت ہے

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

کتنی ایسی اشیاء ہیں جو ہمارے ملک کی شہرت کا باعث ہیں۔ کتنے ایسے "مرحلے" ہیں جو یادگاری" ہیں' کتنے محکموں کے احکامات اور اداروں کی روایتیں خوش کن ہیں' کتنی حرکتیں جو ذکر خاص کے لیے برکتیں ہیں' کتنی دھونسیں جو عوام کی چیخوں کے باوجود "لاگو" ہیں' کتنے دھڑلے ہیں جو " آہوں" پر لازم ہیں کتنی پالیسیاں جو "احتجاجوں" پر حاوی ہیں' کتنی باتیں ہیں کہ بداخلاقی کا "شعار" ہیں _____ اور کتنی حرکتیں ہیں کہ بے غیرتی کا شاہکار ہیں۔ سوچنے لگیں' شمار کرنے لگیں تو۔

عارف کو بے ہوشی زیبا
عاقل کو خاموشی زیبا

کہ آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ تند نہیں تانی بگڑی ہے بلکہ "جولاہا" بگڑا ہوا ہے جو سب کچھ ایک آنکھ سے دیکھتا ہے۔ کیا برائی ہو' کیا بھلائی' کیا دکھ' کیا سکھ سب پر "مساواتی" نظر_____!

21 ستمبر روزنامہ جنگ' لاہور کی خبر ملاحظہ فرمایئے۔ ہو سکے تو ہاتھ بھی سر تک اٹھایئے۔ (سر پیٹنے کے لیے)

حیدر آباد اوپن جیل میں شراب نوشی' عریاں فلمیں اور وی سی آر برآمد ہونے پر جیلر کو شوکاز نوٹس

لاہور (نیوز ڈسک) نارا اوپن جیل' حیدر آباد کے سپرنٹنڈنٹ کو جیل رولز کی خلاف ورزی کرنے پر شوکاز نوٹس دیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گذشتہ روز مجسٹریٹ نے پولیس پارٹی کے ہمراہ جیل کا معائنہ کیا تو جیل میں کئی قیدی شراب میں دھت تھے' شراب کی خالی بوتلیں پڑی تھیں۔ علاوہ ازیں ٹی وی سیٹ' وی سی آر اور عریاں فلموں کے ویڈیو کیسٹ بھی برآمد ہوئے۔

یہ جرائم پیشہ افراد کو سدھارنے کے لیے حکومت کی طرف سے " اقدامات" تھے اور یہ خاص اقدامات وہی ہیں جو وزراء اور سرکاری عہدیداران و اسمبلی ممبران کا وصف ہیں۔ گویا ملک کی باگ دوڑ سنبھالنے کی ٹریننگ دی جا رہی تھی۔ اتنے کام کرنے سے یہی کچھ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر منشیات کا کاروبار سنبھالنے کی اور کرنے کی سکت ہو تو "گورنر" بنانے کے لیے سوچا جا سکتا ہے۔

جب کہ صدر پاکستان اور وزیراعظم بننے کے لیے دشمنوں کی چاپلوسی' غداروں کی عزت' ملک دشمنوں کی واہ واہ کرنے کی صلاحیت اور کمال درجہ کی بزدلی کی صفت لازمی ہے وگرنہ نہیں _____

اور اگر سیاست دان بننا ہے تو ملک و ملت کے مطالبات کے علی الرغم اسلام' نظریہ پاکستان اور ملک و ملت کے خلاف نام پیدا کرنے اور آواز بلند کرنے کی ضرورت ہے _____ الحمدللہ! ہمارا پاکستان اس معاملے میں بہت " خود کفیل" واقع ہوا ہے' اتنا خود کفیل کہ ہر اینٹ کے نیچے سے دو چار ایسے سیاست دان ملنا کوئی بڑی بات نہیں _____ اب تو وطن دوست سیاست دان گنے جاتے ہیں کہ فلاں وفاق کی علامت ہے' فلاں اتحاد کا خواہش مند _____ اور جو اس کے برعکس ہیں' وہ لاتعداد بے شمار اور ہنوز "افزائش" ہو رہی ہے' بطور تمثیل کہا جاتا ہے کہ کسی چڑیا گھر سے دو شیر نکل بھاگے۔ کچھ عرصہ بعد ملے تو ایک نہایت لاغر تھا اور دوسرا فربہ لاغر نے خوراک نہ ملنے کا رونا رویا اور واپس چڑیا گھر جانے کے ارادے کا اظہار کیا۔ فربہ نے کہا چڑیا گھر کا کیا فائدہ؟۔ میرے ساتھ چلو' میں اسمبلی ہال کے قریب چھپ کر رہتا ہوں' ابھی تک پچیس تیس سیاست دان کھا چکا ہوں۔ بجائے کمی کے اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے _____ جی ہاں! اضافہ اسی طرح جس طرح کوئی شعبدہ باز مداری ایک روپے

14283

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کئی روپے بنا دکھاتا ہے ـــــــ ہم ملک و ملت کی قیادت کے لیے سیاست دان تیار کرنے والے "خبری ادارے" کو جی بھر کر داد دیتے ہیں اور ان کے مقتداء کو "شہہ داد" بلکہ صحیح تو یہ ہے کہ ؎

بوز نہ کر رقص پر کس بات کی میں
داد دوں ہاں یہ جائز ہے مداری

کو مبارک باد دوں۔

ہفت روزہ "الاسلام" 5 دسمبر 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمہیں تو ہو

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

پرانے خبری تراشے دیکھ رہا تھا کہ اک خبر نظر میں آئی اور دل میں سما گئی۔ آج کا کالم اسی خبر کار میں سے ہے۔ خبر کیا ہے؟۔ اک مرحلہ وار فتگی اور موقعہ شیفتگی ہے۔ اپنے ملک کی قسمت پر رشک آتا ہے جس میں ایسے ایسے لوگ بھی ہیں جو پیدائشی جیالے ہیں۔ آپ خبر پڑھ لیجیے' ایسے آپ کو سمجھ نہیں آئے گی۔

فراڈ کا کم سن ملزم

پولیس نے 8 ماہ کے بچے کے خلاف اسلحہ سے لیس ہو کر اراضی کا قبضہ حاصل کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کرلیا۔

سیالکوٹ (نامہ نگار) پولیس تھانہ حاجی پورہ' سیالکوٹ کی اعلیٰ کارکردگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے 8 ماہ کے بچے "عارتین امجد" کے خلاف اس ضمن میں مقدمہ درج کیا ہے کہ اس نے فراڈ کرتے ہوئے موضع دوبرجی ملہیاں میں 4 کنال اراضی اپنے نام رجسٹر کرالی اور بعد ازاں آتشیں اسلحہ سے لیس ہو کر اس کا زبردستی قبضہ حاصل کرلیا۔ اسی مقدمے میں دیگر ملزمان 12 سالہ آصف اور 14 سالہ انصر بھی شامل ہیں۔

(20 نومبر 1986ء' جنگ' لاہور)

اس خبر کو بار بار پڑھیے اور فخر کیجیے اپنے ملک کے ان جیالوں پر جو "پیدائشی جیالے" ہیں۔ جو اپنی کم عمری کے باوجود بڑے بڑوں کے چھکے چھڑا دینے والے کام کرتے ہیں۔

خبر پڑھیے! اور سمجھ لیجیے اب ملک پاکستان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے "شیر خوار" بھی اسلحہ باز ہو چکے ہیں۔

خبر پڑھیے! اور جان لیجیے کہ ہمارے ملک کی ماؤں کی گودوں میں پلنے والے اب آتشیں کھلونوں سے کھیلتے ہیں۔

خبر پڑھیے! اور اپنے ملک کے ان "معجزہ نما" بچوں پر غور کیجیے کہ گودوں میں کلام کرنے والے بچے ہی نہیں ہوتے' اسلحہ چلانے والے اور دھونس سے قبضہ حاصل کرنے والے بچے بھی ہوتے ہیں جو صرف پاکستان کی قسمت ہیں۔

پھر خبر پڑھیے! اور جان لیجیے ہمارے ملک کا ایک محکمہ ایسا بھی ہے جو "اجالے" کو "اندھیرا" کر سکتا ہے' جو چڑھے سورج سے انکار کروانے کی صلاحیت رکھتا ہے' جو سچ کو جھوٹ بنانے کی طاقت رکھتا ہے' جو ذلیل کو "عزیز" اور شریف کو "رذیل" کرنے کی استعداد رکھتا ہے۔

خبر پڑھیے اور جان جایئے ایسے کئی جیالے بنانے والا محکمہ ایسی ہاتھ کی صفائی میں انتہائی مہارت رکھتا ہے۔ اڑتی چڑیا کے پر کترنا اس کے بائیں ہاتھ کا کام ہے۔

خبر پڑھیے! اور خوبیٔ قسمت پر نازاں ہوئیے کہ ملک میں افراتفری عام ہے' سینہ زوری زوروں پر ہے' قتل و غارت کی بہتات' منشیات کی شدت' جبر و فسق ہر سو ہے۔ ان پر کنٹرول کرنے والا محکمہ خود ان میں ملوث ہے۔ برائیوں سے آنکھیں بند کیے ہوئے ہے اور دن رات صرف ایک ہی کام میں مصروف ہے کہ ایک کے کئی کر سکے' اپنی جیب بھر سکے اور جلد از جلد اپنے بنگلے کی پیشانی پر "ھذا من فضل ربی" لکھوا سکے۔

ہفت روزہ "الاسلام" 26 دسمبر 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کاغذی انقلابی"

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

جب بھی "دعوت و عزیمت" کے الفاظ سنیں یا پڑھیں' بے ساختہ باعزم' جرات مند' باحوصلہ' نڈر' مستقل مزاج' بے خوف داعیان حق کے واقعات بقدر مطالعہ و علم ذہن میں در آتے ہیں کہ کس کس طرح کس کس مصلح نے تکالیف اٹھا اٹھا کر' کس کس طرح الائم و مصائب کا نشانہ بننے کے باوجود کیسے کیسے حالات کی چکی میں پسنے کے باوصف ادائے حق کی خاطر' باطل کے مخالف صدائے کلمتہ اللہ بلند کی دھرتی سوئے چند کی' ہر سمت' ہر طرف لڑتے مرتے سر بکف' شاہوں کے درباروں میں' ننگی تلواروں میں شعلوں پر شراروں پر' خنجروں کی دھاروں پر' اونچے دیوانوں میں' جنگی میدانوں میں' گلی و بازار میں' خون میں لت پت ملبوس تار تار میں ـــــــــ۔

حکمرانوں کی حکمرانی' ہر قوت شاہانی' غیروں کی بھرپور مخالفت' دشمنوں کی عداوت' حاسدین کے حسد' رقیبوں کی رقابت کے باوجود اعلائے کلمتہ اللہ حقائق حق' اشاعت منزل من اللہ کے لیے متحرک رہے' گردش زمانہ اور حالات کی وہشت انہیں دہلا نہ سکی ان کے قدم لرزا نہ سکی ـــــــــ کہ وہ صرف حق کے داعی اور رضائے الہی کے متلاشی تھے' نہایت مخلص اور واقعتاً" دیندار بلالومتہ لائم و جور جائز حق کی خاطر جینے اور حق کی خاطر مرنے والے' پاک دل و پاک باز خصوصاً" برصغیر پاک و ہند میں جب بھی صاحبان دعوت و عزیمت کا ذکر ہوتا ہے تو چند اسمائے گرامی ذہن میں ابھرتے ہیں اور ہونٹوں پر مچلنے لگتے ہیں۔ تحریک دعوت و عزیمت تو کہا ہی تحریک مجاہدین کو جاتا ہے جو تحریک سیدین شہیدین کے نام سے بھی معروف ہے اور اصحاب دعوت و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزیمت اسی تحریک سے وابستہ ان افراد کو کہا اور سمجھا جاتا ہے۔ جنہوں نے حق بات کے لیے نہ صرف حکمرانوں کی مخالفت مول لی بلکہ اکثریت کو بھی اپنا دشمن بنالیا کہ ساری دنیا ناراض ہو جائے اور دشمن بن جائے' پرواہ نہیں صرف اللہ راضی رہنا چاہیے اور وہ صرف حق بات سے راضی ہوتا ہے۔ چنانچہ ان صاحب دعوت و عزیمت نے مال و متاع لٹا دیا۔ رشتہ داروں اور پیاروں کو قربان کروالیا' گردنیں کٹوا دیں' قیدیں اور مشقتیں برداشت کرلیں مگر حق بات سے باز نہ آئے۔ (یہ تھے اصحاب دعوت و عزیمت) اللہ والے مخلص اور دردمند اسلام)

جب کہ آج کے دور کا ایک خودساختہ مصلح اور ریفارمر جس کی جماعت کا ماٹو ہی انقلاب ہے اور وہ بھی اسلامی جو انقلاب اور جہاد کے لیے اپنے ہاتھ پر بیعت لیتا ہے' مزے کی بات تاریخ کی شہادت والے اصحاب دعوت و عزیمت کی تحریک کو ناکام بھی کہتا ہے اور بزعم خود اپنی تحریک کی کامیابی کی توقع رکھتا ہے' گاہے گاہے من گھڑت افکار پر مورچے بھی لگا لیتا ہے' اپنے اجتہاد کا ڈنکا بھی بجاتا ہے' اپنے کو اور اپنے بیعت کنندگان کو سب سے اچھا اور اعلیٰ بھی سمجھتا اور لکھتا ہے۔ حق کا داعی اور قومی مصلح بنا پھرتا ہے ـــــ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ محض اکثریت میں عزت و توقیر اور واہ واہ کا متلاشی ہے ذرا ذرا سی نارا نگیوں سے گھبرا اٹھتا ہے اور سب کو خواہ وہ کوئی نظریہ اور عقیدہ رکھتے ہوں' صحیح سمجھتا ہے کوشش بہرحال اکثریت کی تائید اور عوام میں سے کسی سے بھی نفرت کا خواہش مند ہے۔

اس جدید انقلابی اور بزعم خود اسلامی انقلابی نے پچھلے دنوں ایک معروف واقعہ پر اپنے اجتہاد سے بھرپور خیالات کا اظہار کیا۔ تاثر یہ تھا کہ "انا ولا غیری" کوئی ہم سا ہو تو سامنے آئے۔ مستند ہے میرا فرمایا ہوا اور میں ہوں سارے عالم پہ چھایا ہوا بات حق تھی یا ناحق قطع نظر اس سے اگر اس جدید انقلابی نے کہی تھی تو ظاہر ہے حق سمجھ کر کہی تھی۔ اگلے روز مخالفین میں سے چند افراد نے اک سڑک کنارے موصوف کے بیان کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان کے "بے روح پتلے" کو سرعام نذر آتش کیا۔ اس ذرا سی مخالفت پر انقلاب اور جہاد پر بیعت لینے والے یہ خودساختہ امیر اور بزعم خود اسلامی انقلابیوں کے قائد و امام ایسے گھبرائے ایسے گھبرائے کہ اپنے تمام دعوے' دعوت و عزیمت کے بیان کردہ ولولے' اصلاح کا تمام تر جوش و خروش' انقلاب و جہاد کے نعرے سب بھول گئے _____ اخبارات میں چھپا' سب نے پڑھا۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون) اس خبر کی سرخی تھی کہ

"امیر تنظیم اسلامی آئندہ کبھی سانحہ کربلا پر تقریر نہیں کریں گے"

ہفت روزہ "الاسلام" 26 دسمبر 1986ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمٹ گئی ہے حیرت تیری اداؤں میں

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

ارادہ تھا کسی اور موضوع پر "خامہ فرسائی" کا مگر 23 دسمبر 1986ء کے اخبارات میں ایک خبر نے ذہن اپنی طرف مبذول کروالیا۔ شاید ہم اسے اہمیت نہ دیتے مگر اس میں ایک نہایت "کرم فرما" کا ذکر تھا اور انہی کا ذکر ہمارے ذہن پر تاثر انگیز ہوا تھا۔ یہ خبر کسی ڈاکے یا چوری کی خبر نہ تھی کہ ڈاکے اور چوریاں تو اب اتنی کثرت سے ہونے لگی ہیں کہ اب ان کی خبروں میں تاثر بھی نہیں رہا' نہ ہی خبر کسی قتل سے متعلق تھی کہ قتل و غارت گری بھی اپنی شدت و کثرت کے باعث توجہ مبذول نہیں کرا سکتی۔ یہ خبر روایتی خبروں میں سے ہی ایک خبر تھی۔ ایک خبر ہونے کی حیثیت سے ہمارے لیے کچھ حیثیت نہ رکھتی تھی اور پھر جس گروہ کی تھی' ہم اسے بھی چنداں اہمیت نہ دیتے۔ ہمارے لیے اگر کوئی حیثیت کی حامل چیز تھی تو خبر میں مذکور ہمارے "نہایت کرم فرما" کا نام نامی اسم گرامی! مذکورہ خبر ایک ایسی تنظیم کے انتخابات کی خبر ہے جو حقیقتاً" تنظیم بھی نہیں اور اگر متعلقین ناراض نہ ہوں تو فی الواقعہ وہ چوں چوں کا مربہ ہے اور اہمیت اس کی اس قدر ہے کہ جن جن کا نام "کل" اس میں شامل سنایا پڑھا ہوتا ہے۔ آج ان میں سے کئی حضرات کی علیحدگی کا پڑھ یا سن لیتے ہیں اور یہ وہ "گھونسلہ" ہے جس میں ہر کوئی اپنی بولی بولتا ہے۔ مذکورہ خبر اس غیر منظم گروہ کے مرکز سے متعلق نہیں۔ محض ایک صوبائی ڈھانچہ کے متعلق ہے اور ہمارے محترم "کرم فرما" کا نام نامی اسم گرامی نائب صدر کی حیثیت سے درج ہے۔ ہم نے جب یہ صورت حال دیکھی کہ کہاں ایک بین الاقوامی تنظیم کی نظامت علیا پر فائز رہنے والا اور دلوں میں عزت کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک شخص عظیم اور کہاں ایک غیر اہم و غیر منظم گروہ کی صوبائی صدارت کی نیابت! (اور وہ بھی برائے نام) شاید نظریاتی اختلاف کے باعث ہم کچھ نہ لکھتے مگر دل میں جو قدر اور ہمدردی ہے۔ "محترم مذکور" سے اس نے بے کل کر دیا اور پھر یقین بھی اس خبر پر آ رہا تھا کہ "حضرت" فاروق آباد میں حضرت علامہ صاحب کی اور مولانا یزدانی کی اس گروہ کی کاوشوں پر سخت تنقید کی توثیق کر چکے ہیں اور سخت الفاظ میں مذکورہ گروہ پر خود بھی تنقید کر چکے ہیں' بھلا جانتے بوجھتے زہر قاتل کس طرح کھا سکتے ہیں۔ (لیکن پھر مسابقہ ذہنی تبدیلیاں اور ماضی قریب میں مختلف الخیالی کے باعث وابستگیوں کو بھی دیکھ چکے ہیں' یہ خیال کرتے ہوئے کہ کہیں محترم کو ان کے روایتی بھول پن کی وجہ سے فریب نہ دیا گیا ہو۔ اظہار رائے کر رہے ہیں اور سراپا احتجاج ہیں کہ خدارا آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور فرمائیں۔ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔ ان کی یہ مختلف الخیالی اور ذہنی و فکری تبدیلی خصوصا شخصیت کی اس انداز سے شکستگی اور اتنی پستی قطعی ناموزوں ہے۔ تاریخ ساز شخصیات تو خوب سے خوب تر میں رہتی ہیں مگر محترم ترقی سے تنزل کی طرف کیوں _____□-

ہفت روزہ "الاسلام" 2 جنوری 1987ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹا نکل سکتا نہیں کبھی چونے کی بوری سے

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

پچھلے سال کے آخری دنوں کی (مملکت خداداد کے صدر "گرامی قدر" سے متعلق" ایک خبر اس سال کے پہلے "بہ تبصرہ بلا تبصرہ" کالم کا سبب بنی ہے اور یوں اس سال کا آغاز "صدر گرامی قدر" کی ذات کے حوالے سے پاکستان اور پاکستانیوں سے ہو رہا ہے۔ (اللہ خیر کرے' آمین ثم آمین)

روزنامہ جنگ' لاہور نے 29 دسمبر 1986ء کو پہلے صفحے پر مذکورہ خبر شائع کی تھی کہ

لاہور (ا' پ' پ) صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے گزشتہ روز الحمراء ہال میں پاکستان اکیڈمی آف میڈیکل سائنسز کے زیر اہتمام منعقدہ کانووکیشن میں ایک چھوٹی بچی کے بارے میں جو خاموشی سے تقریر غور سے سن رہی تھی' کہا کہ یہ شاباش کی مستحق ہے کہ وہ اتنی طویل اور خشک تقریر غور سے سن رہی ہے۔ صدر نے کہا ہے کہ اس کے لیے اس کے والدین بھی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ انہوں نے چھوٹی بچی سے وعدہ کیا کہ میں تمہارے لیے چاکلیٹ بھیجوں گا۔

بچی واقعتاً" شاباش کے لائق ہے جو خاموشی سے (بقول جناب صدر) تقریر سنتی رہی' وگرنہ عوام تو اب سمجھتے ہیں کہ صدر کی تقریر سننے نہ سننے کا کیا فائدہ؟۔ ہو گا وہی جو "حضرت" کے مافی الصدور ہے۔ صدر صاحب کی نظر بھی بچی پر اس لیے ہو گی کہ بھرے مجمع میں وہی اک خاموش اور متوجہ سامعہ ہو گی۔ باقی سامعین حضرات اصطلاحی سامع ہوں اور بس' ویسے یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ بچی تقریر نہ سن رہی ہو۔ صدر صاحب کی حرکات دیکھ رہی ہو ورنہ ایک سال کی بچی کا سائنسی علوم سے کیا تعلق؟۔ بلکہ حقیقت یہی ہے کہ صدر صاحب کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاک کر سکتی ہے۔

10 جنوری 1987ء کے اخبارات کے مطابق کنجڑوں نے کہا تھا' ہم قانونی کام کرتے ہیں۔ ہم نے اس کا لائسنس حاصل کیا ہوا ہے۔ انکم ٹیکس ادا کرتے ہیں' ہم نے ثقافت کی بہت خدمت کی ہے' اتنی خدمت تو آرٹس کونسلیں بھی نہیں کر رہیں۔ اس بازار سے ریڈیو' ٹیلی ویژن اور فلموں کے معروف فن کاروں نے جنم لیا۔ جنہوں نے عزت اور شہرت دونوں حاصل کی ہیں۔ انتظامیہ نے کنجڑوں کے اس دعوائے خدمات کے جواب میں کہا تھا کہ "ہم آپ کو معاشرے میں باعزت شہری کا مقام دیتے ہیں۔"

"یہ گناہ کا بازار" اس دھوم سے کھولا گیا ہے کہ اس کا پورا پروگرام اخبارات میں آگیا ہے کہ کب کھلے گا' کب تک کھلے گا' کیا کیا ورائٹی پیش ہوگی اور کہاں ہوگی؟۔ اخبارات کے مطابق انتظامیہ نے کہا کہ اس کو پردے میں کرنا چاہیے' کوئی پوچھے ان "دغابازوں" سے جو پروگرام اخبارات میں آگیا' وہ پردے میں کس طرح رہے گا؟ _____ اور کیا گناہ پردے میں جاکر گناہ نہیں رہتا؟۔

لیکن اس میں مقامی پولیس والوں کا قصور بھی کیا ہے؟۔ حکومت تو کوشش کرتی ہے برائیاں پنپیں خواہ کسی ڈھنگ سے سرعام یا پردے میں۔ حکمرانوں کے اپنے کرتوتوں کی طرح جلوت میں بھی خلوت میں بھی' حکومت کی بزدلی اور بے غیرتی پر مبنی پالیسیوں کی طرح _____ حکومت کا ہر کام ہی برا ہے' ظاہر میں بد' پردے میں بدتر (اور جب پردہ اٹھتا ہے تو معلوم ہوتا ہے وہ "بدترین" تھا۔

ہفت روزہ "الاسلام" 30 جنوری 1987ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگ لگتے ہی نکل جاتا ہے موری سے

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

پچھلے دنوں ایک اداکار جوڑے کا ایک ڈرامائی واقعہ اخبارات میں "جنگ و جدل" کی سی خبروں والی اہمیت اور انقلابات جیسی خبروں کی اہمیت اختیار کیے ہوئے تھا۔ یہ اہمیت و حیثیت لاہور کے ایک مولوی صاحب (جو خیر سے برائے نام ایک متحدہ محاذ (چوں چوں کا مربہ) کے صدر گرامی قدر بھی ہیں۔) کے بیان سے ملی تھی اور آخرکار انہی کے ایک بیان پر یہ بحث ختم ہو گئی۔ اخبارات نے خوب لکھا' افراد نے خوب بیانات دیئے۔ یہ واقعہ سنجیدگی کی انتہاء اور غیر سنجیدہ محفلوں کا نقطہ ارتقاء بن گیا۔ اصحاب رمز و کنایہ نے اس سے خوب استفادہ کیا اور ارباب ادب و صحافت نے اسے بطور ضرب المثل اور تلمیح و استعارہ خوب استعمال کیا۔ کسی پر چوٹ کرنی ہوتی تو اس واقعہ سے منسوب فقروں سے کسی کی تعریف کرنی ہوتی تو بھی اس واقعہ کی مثال دے کر۔

بعض لکھنے والوں نے تو "مفتیان ذی وقار" کے متعلق لکھ دیا کہ "یہ جو محترمہ کو محترم سے الگ کرکے حلالہ کا فتوی دے رہے ہیں صرف محترمہ کے حسن لالہ فارم" کا کرشمہ ہے۔ لکھنے والوں کا یہ ارشاد ہمیں بھی صحیح معلوم ہوا کہ اکثر "حلالہ" کے حلالیوں نے باقاعدہ "حلالہ روم" بنا رکھے ہیں اور یوں اس خلاف اسلام بے غیرتی کو اپنی نفسانی خواہشات کے باعث رواج دے رہے ہیں۔ ہم نے اس واقعہ کو اس لیے اہمیت نہ دی کہ یہ جس طریقے کے افراد سے متعلق ہے اس کے لیے "نکاح و طلاق" کی چنداں اہمیت نہیں۔ وہاں صرف "ہاؤ ڈو یو ڈو" (How Do You dO) چلتا ہے پھر کیا کسی کی بیٹی' کسی کی بیوی' تعلقات استوار اور تعلقات میں نکھار۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں اگر افسوس ہوا ہے تو قومی و ملکی اخبارات کے انتہائی نیچ کردار پر، جس نے اس واقعے اور واقعے سے متعلق جوڑے کو اس قدر اہمیت و حیثیت دی۔

ہمارے کالم لکھنے کی وجہ صرف وہ مفتی صاحب بنے ہیں جنہوں نے اولاً "بیان دے کر یہ بحث شروع کی تھی اور جو انجاماً" بھی اختتام کا باعث بنے ہیں۔

"مفتیان ذی وقار" کے بیانات کے بعد مذکورہ جوڑے اور اس جوڑے کے ہمدردوں نے معاملہ شرعی عدالت تک پہنچانے کا اعلان کیا تھا جس کے بعد مفتی صاحب مذکور نے "ڈھول کا پول کھلنے" اور "نگڑی اسامیوں" کے دور ہو جانے کے خوف سے اپنے نظریئے اور مسلک کے خلاف فتوی دے دیا ہے کہ "واقعہ میں تین دفعہ دی گئی طلاق ایک ہی ہوگی اور یوں میاں بیوی رجوع کر سکتے ہیں۔"

ہم نے 7 اور 9 جنوری کے اخبارات خصوصاً" روزنامہ جنگ میں "مفتی صاحب" کا مذکورہ بالا (تین طلاق کے ایک واقع ہونے کا) فتوی دیکھا تو سوچنے لگے کہ مسلک "اہل حدیث" اپنی حقانیت کی وجہ سے ایک مرتبہ پھر "حلالیوں" کی روزی میں فراخی کا باعث بن گیا ہے۔

مفتی صاحب نے فتوی دے کر وقتی فائدہ تو حاصل کر لیا ہے۔ اللہ کرے وہ (اپنے مستقبل کی بہتری کے لیے بھی) مسلک اہل حدیث قبول کر لیں جو رحمت ہے، اذان سے نماز جنازہ حاضرہ و غائبانہ تک _____!

ہفت روزہ "الاسلام" 16 جنوری 1987ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سے کھیل باقی ہیں مداری کے پٹارے میں

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

سنئے _____ جان لیجئے! ایک شخص نابکار' تقدس دین کی چادر پر داغ لگانے کی تیاری کر رہا ہے _____ اپنے انداز نقش پا سے صراط مستقیم کی ہتک کر رہا ہے۔ اپنی لب کشائی کے ذریعے خدائی فرمان کی توہین کے درپے ہے۔ اپنی روش باغیانہ سے قانون قدرت کی دھجیاں اڑانے کے لیے پروبال کو حرکت دے رہا ہے _____ اور حقیقت یہ ہے کہ جہنم واصل ہونے کے لیے بے قرار و بے تاب ہے۔ ثلاثون دجالون کے زمرے میں شرکت کے لیے مضطرب ہے _____ جی ہاں یہ وہی فرد ناہنجار ہے جس نے رسول پاک ﷺ پر اپنے پاس آنے کا بہتان باندھا تھا۔ (نعوذباللہ) جس نے امت مسلمہ کے مددگار ہونے کا اور نصرت کرنے کا دعوی کیا تھا۔ (اور خود چالباز حکمرانوں کی مدد لے رہا ہے اور پلاٹ پر پلاٹ' نقد رقم اور بصیغہ تحائف مراعات حاصل کر رہا ہے۔) جی ہاں! وہی جو اپنے بقول (کذب) دین کی سربلندی کے لیے ظہور پذیر ہوا ہے۔ (اور خود منت سماجت' حکمرانوں کی سفارش اور لابی سے ٹی وی اور اخبار کے ذریعے "سربلند" ہونے میں لگا ہوا ہے۔ _____ آپ بجا سمجھے! میں اس فرد نامراد کی بات کر رہا ہوں جو حکمرانوں کا خانہ زاد' ٹی وی کا پیدا کردہ' ایک خاص لابی والے ناکام و نامراد اخبار کا موجودہ کالم نگار' ایک بدنام ادارے کا خود ساختہ کرتا دھرتا ہے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ ہم نے 21 نومبر 1986ء کے شمارے میں اس کے مذموم بیان پر کہا تھا کہ یہ آہستہ آہستہ اسی منزل کی طرف بڑھ رہا ہے جس کی جانب برصغیر کا بدنام متنبی بڑھا تھا' اس کا انداز ترقی بھی وہی ہے جو قادیانی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیگر کذابوں کا تھا۔ آج اگر اس نے بشارت کا تذکرہ کیا ہے' دین کی سربلندی اپنے نام خاص کروائی ہے' امت کی نصرت اپنا خاصہ ٹھہرایا ہے تو کل کلاں کو یہ اس "کوچہ دلبراں" کا ترقی یافتہ بھی ہو سکتا ہے۔ ہمارا یہ تجزیہ صحیح ثابت ہوا ہے اور روزنامہ جنگ' لاہور کا 24 جنوری 1987ء کا شمارہ ملاحظہ فرمالیں۔ صفحہ نمبر2 ہے۔ یہ فرد نابکار کہتا ہے۔

"غار حراء میں اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ ہمارے پاس بھیجا۔ انسانی شکل میں فرشتے نے کہا کہ میرا تعلق کشمیر سے ہے۔ آپ فرمائیں آپ کو کیا درکار ہے؟۔ تھوڑی دیر میں ضرورت کی ہر چیز ہمیں مہیا ہو گئی۔ ایسی ایسی نعمتیں میسر آئیں کہ جن کا تصور انسان عام حالات میں بھی نہیں کر سکتا۔"

یہ بدنام "شریفے" کے خطبہ جمعہ کا بیان ہے۔ اس بیان کو پڑھیے اور سوچیے کہ یہ فرد کتنی تیزی سے اپنی منزل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ پہلے (نعوذباللہ) صرف رسول اللہ ﷺ کو اپنے پاس بلاتا تھا' اب اللہ کی طرف سے فرشتے کا اپنے اوپر نزول بھی بتاتا ہے۔ نبوت کا اعلان اب تب کی بات ہے۔

اسی روز کے جنگ' لاہور میں مانچسٹر کے ایک سرکاری عہدے دار مسٹر جیمز اینڈرسن کا بھی ذکر ہے جو اپنے مذموم دعوے کے مطابق نبی ہے' یہ وہی مانچسٹر ہے جس کے بارے میں مرزا قادیانی کے دعوائے آمد فرشتہ پر مولانا ظفر علی خان نے کہا تھا۔

مانچسٹر کے کفن سازوں سے لایا تھا غلاف

یعنی مرزا کا تعلق بھی مانچسٹر سے تھا اور مذکورہ فرد نابکار کا تعلق مرزا سے کشمیر کے حوالے سے قائم ہو گیا ہے کہ اس پر کشمیر فرشتہ نازل ہوتا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے مذکور فرد نابکار اور مرتد قادیانی کا انداز و اطوار کا تعلق تھا۔ اب کشمیر وجہ تعلق ہوا ہے۔ جاننے والے جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے نظریات و تعلیمات میں کشمیر کا کیا کردار ہے۔

اس نابکار نے فرشتہ کی آمد کی غرض ضرورت کی چیزیں مہیا کرنا بتایا ہے اور یوں ماہر نفسیات اور گھاگ لوگ جان گئے ہیں کہ اس نابکار کا تمام کیا دھرا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مقصد حیات ضرورت کی چیزیں ہیں خواہ وہ راہ ارتداد کرنے سے ملیں یا حکمرانوں کی چاپلوسی اور _____ برادری سے' رسول اللہ ﷺ پر (نعوذباللہ) بہتان باندھنے سے حاصل ہوں یا کفر و الحاد کی ترویج سے سلف صالحین کے خلاف نظریات اپنانے سے میسر آئیں یا تعلیمات اسلام سے روگردانی سے۔

ضرورت کی اشیاء کی فراہمی کے بیان پر ہمیں ایک اسی طرح کا صاحب الہام و وحی یاد آگیا جس نے اسی طرح نفسانی خواہشات کی آواز پر نبوت کا اعلان کیا تھا' وقت کے حکمرانوں نے اس کے دعوے کو سنا' اس کے سابقہ حالات کو دیکھا اور اس کی نفسیات کو سمجھتے ہوئے اسے محل کی سیر کی دعوت دی۔ ورپردہ باورچی کو رنگا رنگ کھانوں کا آرڈر دیا اور اسے وہاں بھجوا دیا' اب جو اس متنبی نے قسما قسم کے پکوان دیکھے تو وہیں کا ہو کر رہ گیا' کئی دنوں کے بعد بادشاہ نے پوچھا سنایئے کوئی نئی وحی نازل ہوئی؟۔ اس نے جواب دیا کہ ایک ہی وحی تواتر سے آ رہی ہے کہ یا ایھالنبی! باورچی خانے میں رہیو بادشاہ اس کی وحی سن کر ہنس پڑا اور اس نے اس کی نفسیات کے مطابق سلوک کیا۔

ہمیں اس فرد کے متعلق صراحت سے معلوم نہیں کہ اس پر کیا وحی نازل ہوگی؟۔ باورچی خانے میں رہنے کی ہوگی یا اتفاق ملز میں رہنے کی۔ حکمرانوں کی جھولی میں بیٹھے رہنے کی یا ان کی چاپلوسی کو انتہائی تاخیر کرنے سے' لیکن ایک بات ضرور جانتے ہیں کہ اگر اس نے یہ روش ترک نہ کی' اللہ سے معافی نہ مانگی تو اس کا انجام بھی مرتد قادیانی کی طرح ہوگا سوچوں کی طرح غلیظ جگہ' دل کی طرح گندی جگہ۔

ہفت روزہ "الاسلام" 6 فروری 1987ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کیا ہو رہا ہے؟

کون نہیں جانتا کہ پاکستان کو اسلام کی خاطر اسلام کے نام پر بنایا گیا ہے۔ پاکستان بنانے کے لیے جو ان گنت قربانیاں دی گئی تھیں وہ صرف اسلام کے لیے تھیں' پاکستان بننے کے بعد جتنی تحریکیں چلیں اور ان تحریکوں میں جو قربانیاں دی گئیں' وہ بھی محض اسلام کے نام پر تھیں۔ غرض کہ پاکستان کی بنیاد' پاکستان کی تعمیر' پاکستان کی تکمیل یعنی مملکت پاکستان درحقیقت اسلام کے لیے اس کے نفاذ و اجراء' اس کی نشر و اشاعت اور فروغ کے لیے ہے۔ حتیٰ کہ پاکستان کو "اسلام کا قلعہ" کہا اور مانا گیا ہے۔

لیکن اسی اسلام کے قلعے کا "اسلامی جمہوریہ پاکستان" میں جس طرح اسلام سے مذاق کیا گیا ہے۔ جس طرح اسلام کی وجیاں بکھیرنے کی کوششیں کی گئیں اور جس طرح رسول اللہ ﷺ کی ذات کو نشانہ بنا کر (نعوذباللہ) اسلام کے خلاف باتیں کی گئیں' وہ بھی سب کے سامنے ہے۔

اس تمام تر معاملے میں میری فہم کے مطابق ان گستاخیوں کے مرتکب' عاقبت نااندیش ملعونوں سے بڑھ کر حکمران مجرم ہیں کہ جنہوں نے اسلام کے ٹھیکیدار بننے کے باوجود ان گستاخیوں کا کوئی نوٹس نہ لیا اور ایک کے بعد ایک ان گستاخیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ (اور جب تک حقیقتاً" اسلام اس ملک میں نافذ نہیں ہو جاتا ہوتا رہے گا۔)

(نعوذباللہ) یہاں اسلام کے خلاف کھل کر لکھا گیا اور لکھنے والے قوم کے "ہیرو" بنا دیئے گئے۔ (معاذاللہ) اللہ کے خلاف لکھا گیا لکھنے والے "دانشور" کہلائے (العیاذباللہ) رسول اللہ ﷺ کے خلاف زبان درازیاں کی گئیں اور زبان دراز "لیڈر" بن گئے۔ عوام سکتے میں آ گئے' علماء' خطباء کی زبانوں پر مہر لگ گئی' حکمران محض عیاشیوں میں مبتلا رہے اور گستاخ کھل کھیلنے لگے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسی اسلامی حکومت کے دور میں قرآن پاک کے خلاف جلوس نکلے بلکہ حکمرانوں کی "بیگمات" نے قیادت کی۔ اسلامی احکامات کے خلاف جلوس نکلے' بلند بانگ باتیں کی گئیں اور "اسلامی حکومت" کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔

اسی "اسلامی حکومت" کے دور میں شراب کی درآمد میں اضافہ ہوا۔ چوری و قتل اغواء اور ڈکیتیوں میں اضافہ ہوا اور حکومت ٹس سے مس نہ ہوئی۔

اسی "اسلامی حکومت" کے عہد زریں میں ہمارے پیارے رسول سید المرسل' امام الانبیاء ﷺ (فداہ ابی و امی) کی سرعام گستاخی کی گئی اور حکومت بے غیرت بنی رہی' عوام کے لاکھ احتجاج کے باوجود ابھی تک بنی ہوئی ہے بلکہ گستاخی کرنے والی بدفطرت کھلے عام گھوم رہی ہے۔ اسے یورپین ممالک کے دورے کی اجازت دے دی گئی اور وہ دورے پر روانہ بھی ہو چکی ہے۔

کیا حکمران مسلمانوں کی غیرت و حمیت کا امتحان لینا چاہتے ہیں؟۔ کیا وہ اپنے لیے غازی علم الدین شہید جیسے غیرت مند مسلمان کے منتظر ہیں؟۔ کیا وہ اپنے غیر ملکی غیر مسلم آقاؤں کی خوشنودی کے لیے چپ ہیں؟۔ کیا وہ پاکستان کا خاتمہ چاہتے ہیں؟۔ آخر چاہتے کیا ہیں' کچھ پتہ بھی تو چلے ــــــ!

ہمیں گلہ ہے علماء کے اس گروہ سے بھی جو ویسے تو مقام مصطفےٰ ﷺ کی دہائی دیتا ہے اور اصطلاح کی آڑ میں اہل توحید اہل حدیثوں کو برا بھلا کہتا ہے اور اسی طرح مسلمانوں میں منافرت پھیلانے کا باعث بنتا ہے لیکن جب وقت آتا ہے مقام مصطفےٰ ﷺ کے تحفظ کا تو بھیگی بلی بن جاتا ہے۔

ویسے تو غازی علم الدین شہید جیسے اہل حدیث کی قبر پر چادریں چڑھا کر شرک میں اضافے کا باعث بنتا ہے مگر غازی شہید کی راہ پر چل کر گستاخی کے مرتکبوں کے خلاف متحرک نہیں ہوتا اور متحرک ہو بھی کس طرح کہ صاف دکھائی دیتا ہے۔ یہ دودھ پینے والے مجنوں ہیں' خون دینے والے صرف اہل حدیث ہیں اور تاریخ اس کی گواہ ہے "رنگیلا رسول" لکھنے والے تاریخی گستاخ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف اگر لکھا تو شیخنا شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے لکھا اور اگر کسی نے اس گستاخ کو کیفر کردار تک پہنچایا تو وہ بھی چینیانوالی مسجد کا ایک نمازی' غازی علم الدین شہید تھا جس کے بھائی اور بھتیجے آج بھی اہل توحید کی اسی مسجد میں نظر آتے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز جب تک اہل حدیث موجود ہیں' گستاخیوں کا ناطقہ بند کیے رکھیں گے۔

اس اسلامی جمہوریہ پاکستان میں شان رسالتؐ میں گستاخی کے بعد اب کھلم کھلا دین ہدی کے خلاف باتیں کی جانے لگی ہیں۔ لاہور کے ایک فائیو سٹار ہوٹل میں ایک جلسے کے بارے میں مختلف اخبارات میں رپورٹ شائع ہوئی ہے جس کے مطابق "عالمی پنجابی کانفرنس" کے نام سے ایک تقریب منعقد ہوئی۔ اس میں جن مقررین نے تقاریر کیں وہ سب کے سب بائیں بازو سے تعلق رکھنے والے تھے۔ (حالانکہ ان لوگوں کو بائیں بازو جیسی بے خود سیاسی اصطلاح سے یاد کرنا ایک زیادتی ہے درحقیقت وہ صرف مخالف اسلام ہیں) مقررین میں ایک (عبداللہ ملک) نے کہا کہ آج سے چار سال قبل وارث میر شریعت کے خلاف بول بھی نہیں سکتے تھے مگر فضاء میں بڑی تبدیلی آگئی ہے۔ شریعت بل کے خلاف فضاء تیار کی جانی چاہیے ورنہ اس کا نتیجہ زبردست فاشزم کی صورت میں نکلے گا۔ یہ ایک گھناؤنا نعرہ ہے۔ اسلام حکمرانوں کے پاس آخری ہتھیار ہے جسے چھیننے میں وقت لگے گا۔ (بقول کسے) نقل کفر کفر نہ باشد کے تحت یہ لکھا گیا ہے۔

عبداللہ ملک نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی شریعت کو فاشزم کہا اور اسے نہایت گھناؤنا نعرہ قرار دیا۔ یہ گستاخ اگر ماسکو میں بیٹھ کر کمیونزم کے بارے میں یہ الفاظ کہتا تو اب تک سائبیریا کے زندانوں میں ہوتا اور دوسروں کی طرح اس کی لاش بھی برف کی تہوں میں دبی ہوئی ملتی مگر مملکت خداداد کی "اسلامی حکومت" بہت فراخ دل ہے۔ یہ اللہ' رسولؐ اور اسلام سب کے خلاف گستاخیاں برداشت کر لیتی ہے۔ (نعوذباللہ)

اس جلسہ کی صدارت نواب زادہ مظہر علی خان نے کی تھی جو ہے ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکہ بند' روسی کمیونسٹ اور یہ لوگ بقول عبداللہ ملک 47ء سے کہہ رہے ہیں کہ پاکستان کو ایک سیکولر ریاست بنایا جائے اور آج اس کے لیے فضا سازگار ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسے لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ ان کو پاکستان میں کھلے بندوں ایسی باتیں کرنے کی جرات کس طرح ہوئی؟۔ شریعت کے خلاف جو فضاء بدلی ہے اس کا ذمہ دار کون ہے؟۔ اس سوال کا جواب عبداللہ ملک نے بھی دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ پاکستان کے حکمرانوں نے فضاء بدلی ہے۔ (ہم کم از کم اس بات میں عبداللہ ملک کے ساتھ متفق ہیں۔) کہ ہمارے حکمران ان دنوں جمہوریت کے کچھ زیادہ ہی شوقین بن گئے ہیں اور اس شوق میں وہ جمہوریت سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔ دنیا کے کسی جمہوری ملک اور کسی بھی جمہوری تصور میں ملک کی بنیاد ڈھانے کی اجازت نہیں مگر پاکستان میں انوکھی جمہوریت آئی ہے کہ ملک ہی کو ختم کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں اور حکمران کشادہ دلی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

انگریز کے دور غلامی کے باوجود مسلمانوں کی ایمانی جرات اور غیرت کا یہ عالم تھا کہ اسلام کے خلاف کوئی بات برداشت نہ کر سکے۔ آج بھی ہندوستان کا مسلمان محکومی و مجبوری کے باوجود پاکستانیوں سے زیادہ ایمانی قوت کا مظاہرہ کر رہا ہے اور پاکستانی "اسلام کا قلعہ" بنا کر مست ہو گئے ہیں۔ اب اس کی حفاظت اور اسلام کی مدافعت سے یکسر عاری نظر آتے ہیں۔ حکمرانوں کی تو بات ہی چھوڑیئے' وہ تو ازل سے "خواص" میں شمار ہوتے ہیں یعنی عوام سے بڑھ کر عوام سے اونچے' ان کی اسلامی غیرت تو اتنی ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ کا بہانہ کرتے ہیں اور اپنی فانی حکومت کو خطرہ ہو تو دفعہ 144 کا نفاذ ہو جاتا ہے پھر کوئی دیواروں پر پوسٹر بھی نہیں لگا سکتا' اللہ بچائے۔ (آمین)

صحیفہ "اہل حدیث" یکم محرم الحرام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چمن پہ غارت گلچیں سے کیا کیا نہ گزری؟

یہ تبصرہ بلا تبصرہ

ملک پاکستان کے اندرونی حالات ابتر ہیں' سرحدوں پر حالات بدتر ہر روز نیا فتنہ' ہر دن نیا فساد' ہر سمت اندیشہ ہائے رنگا رنگ' ہر طرف خدشات قسما قسم' کہیں بموں کے دھماکے' کہیں ڈاکوؤں کے خاکے' کہیں انتظامیہ کا جبر د الم' کہیں نوکر شاہی کا ستم' کبھی بابا کی فوٹو غریب کا حال پتلا کرتی ہے اور کبھی رزق حلال عین عبادت کی غلط مار دی جاتی ہے۔ کوئی وردی کے رعب میں جان لیتا ہے کوئی مشیری کے زعم میں ایمان لیتا ہے۔ کسی کو اپنی "ممبری" پر گھمنڈ ہے تو کسی کو وزیری پر ناز ہے۔ ہر ہر ایک کا ظالموں کا سا انداز ہے۔

کراچی میں جو کچھ ہوا۔ وہ سب کے سامنے ہے۔ آنکھوں میں اب اشک بھی نہیں رہے کہ رو سکیں۔ گلے رندھ گئے ہیں' آہ بھی بلند نہیں ہوتی۔

شیرینی لب خوشبوئے دھن' اب شوق کا عنواں کوئی نہیں
شادابی دل' تفریح نظر' اب زیست کا درماں کوئی نہیں
جینے کے فسانے رہنے دو' اب ان میں الجھ کر کیا لیں گے
اک موت کا دھندا باقی ہے' جب چاہیں گے نپٹا لیں گے
یہ تیرا کفن' وہ میرا کفن' یہ میری لحد وہ تیری ہے

جو کچھ ہوا' مسلمان کہلوانے والوں کے ہاتھوں' مسلمان کہلانے والوں کی بے حسی سے ہوا۔ انتظامیہ کی مجرمانہ غفلت سے ہوا' حکمرانوں کی نااہلی سے ہوا _____ اس جرم میں کون کون مجرم ہے؟۔ _____ بلکہ _____ کون کون مجرم نہیں؟۔

ہر ادارے نے کہا (بالواسطہ یا بلا واسطہ) ہر جماعت نے کہا۔ غیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانبدارانہ افراد نے کہا۔ پوری قوم نے مطالبہ کیا کہ نااہل انتظامیہ مستعفی ہو جائے' خصوصاً" صوبائی حکومت کا سربراہ اپنے عہدے سے الگ ہو جائے مگر شنوائی نہ ہوئی۔ یہ نہیں کہ نقار خانے میں طوطی کی کسی نے نہ سنی۔ بلکہ " طوطی" کو اہمیت نہ دی۔ اپنے کان بند کر لیے' (حالات سے آنکھیں بند کر لیں۔)

انہی دنوں اخبارات میں ایک غیر مسلم ملک کی خبر آئی جس کو پڑھ کر میرا سر جھک گیا۔ 21 جنوری 1987ء کا جنگ ہے' آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

پولیس تشدد سے طالب علم کے مرنے پر وزیر داخلہ نے استعفیٰ دے دیا

جنوبی کوریا کے پولیس سربراہ بھی مستعفی ہو گئے

سیول (ریڈیو رپورٹ) جنوبی کوریا کے وزیر داخلہ مسٹر چن چانگ ہو اور نیشنل پولیس کے سربراہ نے پولیس تشدد سے ایک طالب علم کی ہلاکت کے بعد استعفیٰ دے دیا ہے۔ مسٹر چن نے بتایا کہ وہ اس کے لیے سیاسی اور اخلاقی ذمہ داری قبول کرتے ہیں۔"

مجھے یہ خبر پڑھ کر عمر فاروقؓ جیسے باجبروت حکمران یاد آ گئے جو فرات کے کنارے کتے کی موت سے بھی خوف زدہ رہتے تھے اور ایک یہ "اسلامی جمہوریہ پاکستان" اور اس کی "اسلامی حکومت" ہے جہاں ہر روز معلوم نہیں کتنے معصوموں کو جام موت پلایا جاتا ہے' کتنی پاک بازوں کی عصمت دری ہوتی ہے' کتنے گھروں کو اجاڑا جاتا ہے' کتنے محلوں کو تباہ کیا جاتا ہے' ہر چڑھتا سورج آگ برساتا ہے' ہر آتی رات بھیانک ہوتی ہے _____ اور حکمران ہیں کہ بے حس' بے پرواہ _____!

ع شرم "ان" کو مگر نہیں آتی

ہفت روزہ "الاسلام" 13 فروری 1987ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واہ کیا تہذیب ہے؟

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

شریعت بل پر اتنا کچھ لکھا اور کہا جا چکا ہے کہ اب اس پر مزید کچھ کہنے یا لکھنے کی شاید ہی ضرورت محسوس ہو۔ ملک پاکستان کی ہر جماعت اور گروہ (سوائے ایک جماعت اور چند افراد کے) اس کی ضرر رسانی سے آگاہ ہو چکے ہیں۔ حتیٰ کہ جس سینٹ میں یہ بل پیش ہوا تھا اس میں بھی رد کیا جا چکا ہے مگر "تہذیب نوی" کے چند شاہکار افراد نے اس کو بنیاد بنا کر امت مسلمہ میں تفریق اور فتنہ انگیزی شروع کر رکھی ہے اور اپنی پے در پے ناکامیوں کے باوجود' اپنا سا منہ لے کر بیٹھ نہیں رہے بلکہ الٹا کوتوال کو ڈانٹ رہے ہیں۔

ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ بل ابھی پاس نہیں ہوا اور فساد شروع ہو گیا ہے۔ کبھی نہ ماننے والوں کو کافر کہا جاتا ہے' کبھی حزب الشیطان' کبھی سامراج کے ایجنٹ اور کبھی اسلام دشمن۔ جب خدانخواستہ پاس ہو گیا پھر کیا عالم برپا ہو گا؟۔ (الامان و الحفیظ) ہم یہاں بل پر کچھ نہیں لکھیں گے کہ مردے اکھاڑنے سے کیا فائدہ؟۔ جس بل کو قوم رد کر چکی ہو اور خلاف شرع و ملک جان چکی ہو اس کے متعلق کچھ کہہ کر اس کو اہمیت دینے سے کیا حاصل؟۔ صرف ایک فرد کو آئینہ ایام میں صورت دکھانا چاہتے ہیں۔

7 فروری 1986ء کے اخبارات کے مطابق جناب فرماتے ہیں شریعت بل کی مخالفت کرنے والے منافق ہیں۔ اگرچہ بل کے مخالفین خود ہوتے ہیں مگر میں جناب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ تعریف آپ نے کس اصول کے تحت کی ہے۔ کیا اپنی بات پر پختگی سے قائم رہنے والا منافق ہوتا ہے یا وہ جو کہے کچھ اور کرے کچھ' وہ جو بل کو خلاف شرع جان کر سختی سے مخالفت کرے یا وہ جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالفت کرنے والوں کو ایک طرف کافر و منافق اور دوسری طرف مخالفوں کو عقیدہ میں بھائی کہے؟۔ وہ منافق ہوگا جس کا قول اور فعل ایک ہو یا وہ جس کا قول و فعل متضاد ہو؟۔ کیا اسے منافق کہا جائے گا جو شروع سے بل کا مخالف ہے یا اسے جس نے لوگوں کو متحدہ ترمیمی بل دکھایا ہو اور سینٹ میں پہلا بل ہی رکھا ہو اور اسی پر بحث کروائی ہو؟۔ وہ منافق ہوگا جس نے ساری کاروائی کو سیاسی چال کہا ہو یا وہ جس نے 25 اکتوبر کو ترمیمی بل پر اتفاق کیا ہو اور 14 نومبر کو ڈیڑھ سال پرانے (پہلے اور اصل) بل کی حمایت میں قرارداد پاس کروائی ہو؟۔

ذرا بتائیں تو سہی! اسے ہم کیا کہیں جو انتخابات کو شیطانی چرخہ کہتا ہو اور خود انتخابات میں حصہ لے۔ جو جماعتوں کو خلاف اسلام بتائے اور خود ایک جماعت کا امیر ہو۔ جمہوریت کو حرام کہے اور اپنے جماعتی منشور کے پہلے صفحہ پر انتخابات کے ذریعے جمہوری اقتدار کا فروغ چاہے۔ پارلیمانی نظام کے خلاف ہو اور خود پارلیمانی ادارے کا رکن ہو۔ ہر معاملے میں اکثریت کی مذمت کرے اور اپنے ساتھ اکثریت بتلائے اور اکثریت پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ ایک طرف حکومت کی اطاعت سے انکار کرے اور دوسری طرف حکمرانوں کے اشارے پر ناچے اور ان کی تقویت کا باعث ہو۔

چلتے چلتے یہ بتائیں کہ جو ایک طرف تو دلائل کے ساتھ بل کو خلاف اسلام و ملک و قوم جاننے والوں کو "حزب الشیطان" اور "منافق" سمجھتا ہو اور دوسری طرف اس کا خاندانی وطیرہ ہو کہ جس کو امت مسلمہ بالاتفاق کافر کہے اس "گروہ قادیان" کو کافر نہ کہے۔ اس کو کیا کہیں گے؟۔ کچھ ہم بھی سنیں، کچھ ہم کو بھی بتا_____!

ہفت روزہ "الاسلام" فروری 1987ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرے دیدۂ مست کی خیر_____!

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

اللہ محفوظ رکھے میرے پیارے ملک کو' نظر بد سے' دشمن کی دشمنی سے' شیطان کے مکر و فریب سے اور خود ساختہ "لیڈران کرام" سے۔

مجھے اس وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ کی سب سے زیادہ ضرورت انہی "لیڈران کرام" سے ہے جو اپنے آپ کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کا بلا شرکت غیرے مالک سمجھے ہوئے ہیں۔ غریبوں کی غربت کا مذاق اڑاتے ہیں پھر بھی اپنے آپ کو ان کا خادم بتاتے ہیں۔ محتاجوں کو دھتکارتے ہیں اور بے چاروں پر ظلم کرتے ہیں مگر "خادم عوام" مشہور ہیں۔ ملک و ملت کے خلاف اور ان کے مطالبوں کے علی الرغم' اسلام دشمنی' ملت فروشی اور مخالف سرگرمیوں میں مشغول ہیں لیکن "قوم کے نمائندے" بنے بیٹھے ہیں۔ انہی "نمائندگان قوم" کی سرمستیاں آئے دن اخبارات میں نظر آتی رہتی ہیں اور قوم کا سر "جھکاتی" رہتی ہیں۔

آج ہم "رجسٹرڈ نمائندگان قوم" کی سرمستیوں کی معمولی جھلکیاں دکھا رہے ہیں' ملاحظہ فرمائیں۔ 26 فروری کے جنگ میں قومی اسمبلی کی جھلکیاں چھپی تھیں۔ ایک یوں تھی۔ "ایک موقع پر بیگم قمر النساء قمر پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہوئیں تو ڈپٹی سپیکر نے ان کا نام بیگم نثار فاطمہ کہہ کر پکارا' بیگم قمر نے کہا جناب سپیکر! آپ نے میرا استحقاق مجروح کیا ہے' آپ سفید اور کالے کو نہیں پہچانتے۔ (آپا نثار فاطمہ سفید برقع پہنتی ہیں اور بیگم قمر سیاہ۔) ڈپٹی سپیکر نے جواب دیا "اگر آپ برقع اتار دیں تو ہم آپ کو پہچاننا شروع کر دیں گے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈپٹی سپیکر نے یہ بات کہہ کر اسمبلی ممبران کی ذہنیت کی نمایندگی کی ہے۔ آخر کو وہ دوسرے ارکان سے سینئر ہیں۔ وہ جنسی اضطراب اور بدباطنی کا مظاہرہ کرکے اسمبلی ممبران کی نمائندگی نہیں کریں گے تو اور کون کرے گا؟۔ محترم خواتین کو بے پردگی کا کہنے والے نے اپنی ذہنیت سے پردہ اٹھادیا ہے مگر وہ بے چارہ بھی کیا کرے۔ اس کے پیشوا جناب صدر پاکستان بی تو اسی طرح کی باتیں کر چکے ہیں۔

8 فروری کے جنگ میں لاہور کی ایک خبر ہے جو کچھ یوں ہے۔ "صدر پاکستان نے گذشتہ روز فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی سالانہ تقریبات میں اپنی مصروفیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ یہاں آنے سے پہلے ان کی چند وکلاء سے ملاقات ہوئی' یہ وکلاء وہ ہیں جن کا تعلق صنف نازک سے ہے۔ ایک وکیل ہو اور پھر وہ صنف نازک ہو تو ظاہر ہے ملاقات کس نوعیت کی ہوگی؟۔ (حاضرین ہنس پڑے۔) صدر نے مزید کہا کہ ان صنف نازک وکلاء سے ملنے کے بعد یہاں یہ دیکھا ہے کہ برآمدات میں صنف نازک نہیں۔ یہاں مجھے کوئی خاتون نظر نہیں آئیں۔"

جناب صدر نے صنف نازک وکلاء کا نام نہیں بتایا۔ اگر بتا دیتے تو لوگوں کو بھی پتہ چل جاتا کہ وہ وکلاء وہی تو نہیں جو صرف نام کی وکیل ہیں ورنہ "فن کارہ" ہیں ـــــ دوسرے "جناب صدر" کا اضطراب ملاحظہ فرمائیں جو خواتین نظر نہ آنے پر ظاہر کر رہے ہیں۔

ہمیں معلوم ہے جناب "خواتین" سے خاص انس رکھتے ہیں۔ فلمی فن کاروں کی ملاقات سے لے کر دو دو گھنٹے گولف کھیلنے تک۔

اس تمام معاملے میں وہ افراد بھی (ہمارے نزدیک) اس میں شامل ہیں جو بظاہر نیک نام رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ روزنامہ پکار 25 نومبر 1986ء میں ایک بحث ہے جو کچھ یوں ہے۔

"چار لڑکیوں کے ایشیائی گیمز میں بھیجنے پر ایک خاتون نے اعتراض کیا کہ ان کو کفار کے سامنے اچھل کود کے لیے کیوں بھیجا گیا ہے؟۔ وزیر سیاحت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا میں تو سمجھتا تھا کہ کھیلوں میں خواتین کی شرکت پر کریڈٹ دیں گی مگر یہاں تو الٹ ہو رہا ہے۔ ایک مولانا نے کہا اسلام میں تو حج کے لیے بھی محرم کی شرط ہے۔ مولانا کی اس بات پر ایک صاحب نے کہا اسمبلی میں بغیر محرم خواتین کیوں بیٹھتی ہیں؟۔ اس بات کا جواب وہ حضرات دیں جو خواتین کے اسمبلی و شوریٰ میں شمولیت کے حق میں ہیں۔ حالانکہ اسمبلی میں ایسی ایسی باتوں کا استعمال ہوتا ہے جو جدیدیت کی ماری "عورتیں بھی برداشت نہ کر سکیں۔" جیسا کہ ابھی چند روز قبل سندھ اسمبلی میں "انگلی" کا استعمال ہوا تھا کہ جس کی وجہ سے محترمائیں باہر چلی گئی تھیں۔

ہفت روزہ "الاسلام" 27 فروری 1987ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سرکشی کو پردہ شمشیر چاہیے

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

اللہ پاکستان کو محفوظ رکھے ہر بلا سے، خصوصاً بزعم خود قائدین ملک کے مکروریا سے جو "پدی" ہیں مگر اپنے "شوربے" سے زیادہ "ہوائیاں" چلاتے ہیں۔ ذات کی "چھپکلی" ہونے کے باوجود شہتیروں کو "جپھا" مارنے کی کوشش کرتے ہیں _____ جن کے گلے میں بلغم کی بناء پر خراش پڑتی ہے تو اسے "شعائر قائدانہ" جاننے لگتے ہیں۔ نزلہ و زکام سے ناک بند ہو جانے پر آواز میں "موٹاپا" آ جائے تو اسے جلال خسروانہ سمجھنے لگتے ہیں، پھر لگتے ہیں ڈینگیں مارنے اور اپنی ہانکنے _____ شروع ہوتے ہیں تو بس کون روکے؟۔ وہ وہ تعلیلیں کہ باید و شاید، وہ وہ تجلیاں کہ دید نہ شنید یا واں ایسی کہ دیکھنے والے حیران اور سمجھنے والے پریشان _____ اور آخر جب گرفت میں آتے ہیں تو ساری ہوا "خارج" ہو جاتی ہے پھر دہائی ہوتی ہے اور واہی تباہی ہوتی ہے۔ ایک ایسا ہی بے خود آج کل پنجاب میں آیا ہوا ہے جس کی ہر "فرمائی" ہوئی دیوانے کی بڑھ سے زیادہ کچھ نہیں۔ اس کی باتیں سن کر معلوم ہوا کہ اس کا دماغ بہت تیز ہے۔ اس سے بھی زیادہ تیز، ابھی وہ خود نہیں چلا تھا کہ اس کا دماغ چل گیا اور آج تک وہ اپنے اسی تیز رفتار دماغ کے پیچھے چل رہا ہے۔ دل شاید کبھی کبھی فکر کے کچوکے لگاتا ہو مگر یوں معلوم ہوتا ہے وہ "چلے ہوئے دماغ" کے پیچھے ہی چلتا رہے گا، تاآنکہ دل ہمیشہ کے لیے خاموش نہیں ہو جاتا اور یہ چلے ہوئے دماغ کے پیچھے پیچھے وہاں پہنچ جائے گا جہاں اس طرح کے دوسرے ہوں گے اور جس کو ہماری اصطلاح میں "جہنم" کہتے ہیں اور جو اعدت للکفرین ہے۔ کہا اس سیاہ دل بوتگے نے کہ نظریہ پاکستان کوئی چیز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ نظریئے طبقوں کے ہوتے ہیں ملکوں کے نہیں اور اگر پاکستان کا کوئی نظریہ ہے تو وہ کمیونزم ہے۔ کتنا عقلمند سمجھتا ہے خود کو ایک طرف نظریہ ملک کا نہیں جانتا اور دوسری طرف کمیونزم کو ملک کا نظریہ کہتا ہے۔ بے چارہ تضاد کی چوٹ کیا جانے کیا کہہ رہا ہے؟۔ منہ سے ٹپکتی رال کی وجہ سے کوئی بات سمجھ کے قابل ہی نہیں رہتی۔ یہ رال کیوں ٹپکتی ہے؟۔ کون نہیں جانتا اس رال نے بغیر ہاتھ پاؤں چلائے جہازوں میں اور "پجیرو" میں بٹھا دیا۔ آج تعیش زدہ زندگی بسر کرنے والا بھوکوں کی بات کر کے مرغن غذائیں کھا رہا ہے۔ غم ہے قوم کا مگر آرام کے ساتھ نظریہ پاکستان اسلام کا انکار تو اس لیے کرتا ہے کہ کہیں اس کی بولتی بند نہ ہو جائے اور اس سے موجودہ حالات کے متعلق پوچھ گچھ نہ کی جائے۔ اس کا آقائے ولی نعمت پاکستان کے ٹکڑے کرنا چاہتا ہے اور اس لیے اس کو ورت رہا ہے جب کہ نظریہ پاکستان اسلام' وفاق اور اتحاد کا ضامن ہے۔ یہ طبقاتی کشمکش چاہتے ہیں اور اسلام اونچ نیچ کے خلاف ہے۔ اسلام ان کی زندگی تلخ تو کرے گا ہی کہ اس کے لیے گردنیں کٹوانے والے بے قرار رہتے ہیں اور ان کے لیے سوائے جوتے ہلانے کے کچھ نہیں ہوتا_____

یہ سرخا سرخ ٹھکانے کے لیے بے قرار ہے اور مسلمانان پاکستان اسے اور ان کو جو اس کے ہم نوا بن رہے ہیں سرخ ٹھکانے پر بھیج کر رہیں گے۔ اس سرخ ٹھکانے پر جو آگ کے بڑے بڑے دہکتے الاؤں کی وجہ سے سرخ ہے۔

امھاویہ○ وماادراک ماھیہ○ نار حامیہ○

ہفت روزہ "الاسلام" 6 مارچ 1987ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بے غیرت ـــــــ بے ایمان"

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

آج کل اخبارات میں نوجوان لڑکیوں کی تصاویر کی بھرمار ہے۔ اخبار والوں نے ان کے سر سے چادریں کھینچ کر برہنہ سر کر دیا بلکہ صحیح بات تو یہ ہے کہ انہیں اخبار والوں نے نہیں ان کے ماں باپ نے یوں ننگا کیا کہ اخبار والے انہیں ان کی برہنگی کے ساتھ عوام کے سامنے لے آتے ہیں۔ سربازار' سرعام! چراغ خانہ کو شمع محفل بناتے ہیں۔ طاق عزت و احترام سے اٹھا کر ان گنت ہاتھوں میں پہنچا دیتے ہیں۔

یہ تصاویر انہی لڑکیوں کی ہیں کہ جن کے غیرت مند بھائی اور باعزت باپ کسی کو ان کی طرف دیکھتا ہوا دیکھ لیں تو سیخ پا ہو جائیں مگر اخبارات میں تصاویر آنے کے بعد کیا ان کی غیرت مرجاتی ہے اور عزت سو جاتی ہے کہ یہاں تو ہر کوئی ان کے "سراپا" کا بغور معائنہ کرتا ہے' ان کے جسم کے نشیب و فراز پر عجیب عجیب تبصرے ہوتے ہیں۔ رنگا رنگ کی تشبیہیں' قسما قسم کے استعارے چسپاں کیے جاتے ہیں ـــــــ اکثر لڑکیوں کی تصاویر میں ان کے کوائف بھی درج ہوتے ہیں اور اخبار میں پسند کرنے والے "جنسی لوگ" ان کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور پھر واقعات وہ رخ اختیار کرتے ہیں جنہیں بھیانک' تشدد آمیز اور وحشیانہ کہا جاتا ہے۔

آج یہ شہرہ ہے کہ عورت کی عزت نہیں کی جاتی۔ میں کہتا ہوں "عورت" کی آج بھی عزت ہے' بے پردہ کی عزت نہیں ہوتی۔ وہ اپنی عزت خود اتار پھینکتی ہے یا اس کے گھر والے اتار پھینکتے ہیں۔ جو چیز لوگوں کی جنسی برانگیختگی اور ذہنی آوارگی کا سبب بنے وہ جنسی جنونیوں اور جبلی حیوانوں کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشانہ تو بنے گی' یہ بدفطرت جہاں سخت سزا کے مستحق ہیں وہاں یہ "مغرب زدہ" لیڈیز بھی ذمہ دار ہیں۔ کیا ہر ایک کی نظروں کی بھوک دور کرنا' ذہنی آواروں کی آوارگی کو تسکین پہنچانا یعنی ٹی وی' فلم' اخبار کے ذریعے سے اس حالت میں لوگوں کے سامنے آنا کہ شاید "محرموں" کے سامنے بھی نہ آیا جا سکے اور یقیناً" اس بازار میں ناچنے والیاں بھی اپنے تماش بینوں کے سامنے نہ آتی ہوں۔ کیا یہی عزت ہے' کیا غیرت کا تقاضا یہی ہے۔

وائے قسمت! آج سے سو سال قبل عورت گھر سے کبھی نکلتی تھی تو پالکی میں اور کسی کو ساتھ لے کر' تقریباً" پچھتر سال قبل برقع میں' تقریباً" پچاس برس قبل برقع کی جگہ چادر اور گھونگھٹ نے لے لی پھر ایک کھلا اور لمبا دوپٹہ آیا جو مختصر ہوتا ہوا ایک معمولی پٹی رہ گیا یعنی عزت کے گلے میں پھانسی کا پھندہ بن کر رہ گیا۔ آج وہ بھی نظر نہیں آتی' آج سر ننگا ہو گیا ہے' دوپٹہ صرف جلانے کے کام آتا ہے کہ "عورت" مادر پدر آزاد ہو چکی ہے۔ لباس اتنا "کم ظرف" ہو گیا ہے کہ جسم بھی ڈھانپ نہیں سکتا' مال و دولت میں کھیلنے والے' کپڑا خریدنے سے معذور ہیں کہ مبادا ان کی بیٹی اپنے جسم کو لوگوں کی وحشی نظروں سے چھپا نہ لے ـــــ یہ حالت تو آج ہے' کل کیا ہو گا؟۔ ڈرتا ہوں کہ حیوان تو اپنے بالوں اور دم کی وجہ سے ستر چھپا لیتے ہیں مگر یہ بنت حوا کیا کرے گی؟۔

میرا خیال ہے کہ کچھ نہ کرے گی کہ یہ تو خود ننگی ہوئی ہے ـــــ ننگ ملک و قوم' ننگ اسلاف و اسلام۔ رہ گئے اخبار والے تو وہ تو اس وقت سب سے بڑے عزت و غیرت کے سوداگر ہیں۔ انہیں اخبار کی اشاعت بڑھانے کے لیے برہنہ سر اور برہنہ جسم جوانیوں کی ضرورت ہے تاکہ لوگ اپنی جنسی خواہشوں کی تسکین کا سامان کر سکیں۔ یہ بنت حوا کی عزت سے کھیل رہے ہیں اور غیرت مند بھائی اور عزت دار باپ خاموش بلکہ شاداں و فرحاں ہیں ـــــ کہ پردہ جسموں سے اٹھ کر عقلوں پر پڑ گیا ہے۔

ہفت روزہ "اہل حدیث" 13 مارچ 1987ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیکھی چتون' بانکی چھب والا

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

کبھی کبھی میں سوچنے لگتا ہوں' پنجاب میں مرزا قادیانی کیوں پیدا ہوا؟۔ ہر کوئی جب یہ کہتا ہے کہ پنجاب فتنوں کی آماجگاہ ہے تو غم و غصے سے میرا برا حال ہو جاتا ہے اور میں سوچنے لگتا ہوں اے کاش! میں پنجاب میں نہ ہوتا لیکن پھر ذہن میں آتا ہے' مرزا کے پنجاب میں جنم سے کیا ہوا؟۔ یہاں نہ ہوتا تو کہیں اور ہوتا؟۔ آخر کو رسول معظم ﷺ کی ثلاثون' کذابوں' دجالوں والی پیشگوئی بھی تو پوری ہونی تھی۔ یہ کیا کم ہے کہ پنجاب نے ہی مرزا کا ناطقہ بند کیے رکھا اور اس داغ کو دھونے لگا ہے۔

ویسے مرزا بھی اپنی طرح کی ایک شے اپنی مثال آپ' فطرتی مسخرہ' حالت و گرگوں' طبیعت وہ کہ بس؟۔ ذہنیت پراگندہ' بچپن خوچوں کی پھٹکار والا' جوانی اندھی دیوانی' بڑھاپا حریصوں کا' اوقات چرسیوں کی' انجام مفتری کذابوں والا' وفات گاہ جلابوں کا نتیجہ (پاخانہ) وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا' جیسی ذہنیت تھی' ویسی ہی جگہ موت آئی۔ لوگوں کی روحوں کو غلاظت میں لپیٹنے کی کوشش کرنے والا غلاظت پر جان دے گیا' غلاظت بھرے سانس لینے والے نے آخری سانس بھی غلاظت پر ہی لیا۔ کتنا بادفا تھا یہ دغا باز _____ جی ہاں " وفا" تو اس کے خمیر کا حصہ تھی۔ وہ الگ بات ہے کہ وہ وفا انگریز کی تھی' استعمار سے تھی' مسلمانوں کا تو ازلی دشمن تھا' یہ مرد رنگ باز _____ رنگ بازی کا تو پوچھیں نہیں۔ وہ وہ رنگ بازی کرتا کہ بنارسی ٹھگ بھی کان پکڑیں۔ چندے ہڑپ کر گیا اور ڈکار نہ لی۔ مریدوں کے عطیے عیاشیوں کی نظر کر دیئے اور اپنی نظر دوسروں کی بیویوں کی طرف لگائے رکھی _____ نظریں بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب کی غضب کی تھیں۔

آنکھیں غلط ہیں آپ کی اور ہونٹ ہیں خراب
پورے جہاں میں آپ کا کوئی نہیں جواب

نگاہ مست تھی اور آنکھیں عشق باز' ایک آنکھ سے ہی سب کو دیکھتے تھے یعنی گرگ باراں دیدہ' ہروقت لہر میں رہتے۔ محمدی بیگم بے چاری کے پیچھے ہاتھ دھوکر پڑ گئے تھے' ساری "نبوت کاذبہ" کا زور لگالیا' بددعائیں' التجائیں' الہام اور "احتلام" بھی کو تصرف میں لائے مگر "مھینگا" دیکھنا نصیب ہوا "ٹیچی" بھی کام نہ آیا۔

ٹیچی وہی فرشتہ ہے جو "جناب" پر استعماری وحی لاتا تھا۔ مرزا کو پیشاب کے بار بار آنے کا مرض تھا۔ (یہ مرض بھی اکثر "انہی" کو لگتا ہے۔) ایک روز ٹیچی کی آمد تھی اور ادھر پیشاب کی (دونوں کا تعلق اور جنس ایک جو تھی' دونوں گندگی اور غلاظت) مرزا کو ازار بند کھولنے کی جلدی تھی۔ ٹیچی کی "وحی" پیشاب کی تیزی' مرزا کی حالت خراب (صحیح کب ہوئی تھی؟۔) نتیجہ یہ نکلا کہ نہ ازار بند کھلا' نہ وحی کی سمجھ آئی۔ (دونوں کا اختلاط ہو گیا۔)

اتوں آیا ٹیچی تے گنڈ گئی چیچی

اور پیشاب شلوار میں ہی نکل گیا

مرزا اور غلاظت کا جنم جنم کا ساتھ تھا' گندگی اس کی قسمت تھی' ذہنیت گندی تھی' کپڑے گندے رہتے تھے اور خوراک بھی گندی تھی جو دھوکہ' فریب اور انگریز کی ایجنسی سے حاصل ہوتی تھی' گندگی تو مرزا کی خاص خوراک تھی کہ گڑ کے دھوکے میں "دٹوانی" والا ڈھیلا بڑے "چاؤ" سے کھاتے تھے اور آج کل فرشتوں کے جوتے کھا رہے ہیں مع جہنم کی آگ کے۔ خود مرزا نے بھی تو اپنی حالت کے بارے میں لکھا ہے۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار ہوں

(در ثمین از مرزا)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(شعر کی تشریح محفوظ رکھتا ہوں، صفحہ و قرطاس اس کا متحمل نہیں ہو سکتا)

مرزا کچھ بھی تھا انقلابی ضرور تھا، بعض چیزوں کے بارے میں اس نے کچھ لوگوں کے خیالات میں تبدیلی پیدا کر دی ہے مثلاً" پاخانے کی جگہ میں پہلے (اور اب بھی) لوگ جاتے گھبراتے تھے، کبھی بہ امر مجبوری جانا بھی پڑ جائے تو ناک منہ لپیٹ کر، مگر مرزا کے ماننے والے مرزا کے انجام کی وجہ سے اسے بڑی مقدس جگہ سمجھنے لگے ہیں اور "غلاظت" کو _____ شاید خصوصی دعاؤں کے لیے بھی اس کا استعمال ہوتا ہے نہیں اعتبار تو راے وغیرہ کے ہاں جاکر دیکھ لیں جن کے اذکار و خیالات تک میں اس کا استعمال عام ہے _____ باقی رہے ہم تو ہم نے بھی بیت الخلاء کو "قادیاں" کہنا شروع کر دیا ہے۔

ہفت روزہ "الاسلام" 20 مارچ 1987ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناک ڈبونے کو چلو کہ سمندر؟۔۔۔۔۔

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

گذشتہ دنوں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مزعوم صدر ملک کے ازلی و ابدی دشمن کی گود میں بیٹھنے اور دشمنی کے جھولے میں "جھولنے" گئے تھے۔ وہاں اپنی ایسی ایسی یادیں چھوڑ آئے کہ تاریخ مسکراتی رہے (بھارت کی) اور خون کے آنسو رلاتی رہے۔ (ہم کو' تمام مسلمانوں کو) جناب صدر جوانوں کے خون کے دریا میں ہمارے بوڑھوں کی ہڈیوں کی بنی کشتی پر بیٹھ کر ہماری ماؤں' بہنوں کی لٹی عصمتوں کے چپو ہلاتے' ہمارے بچوں کی لاشوں کے بادبانوں کے سہارے ظالم دشمن کے سنگدل بت کے چرنوں میں سیس نوائی کے لیے حاضر ہوئے تھے' ان کی جے جے پکار' ہر ہر مہادیو کے لیے وہ وہ حرکتیں کہ ہمارے ہاں وہ بھی نہ کر سکے جسے "بے زبان" کہا جاتا ہے اور جو "سب سے زیادہ صابر" کہلاتا ہے۔

روزنامہ جنگ' لاہور نے 25 فروری میں ایک تصویر شائع کی ہے جس میں یہ "گولف" کے کھلاڑی اور صنف نازک وکلاء سے ملاقات کرنے والے "شریف" فرد ذی قدر ہمارے مہا دشمن' ابن دشمن _____ کی زوجہ محترمہ "سوہنی" سے ہاتھ ملا رہے ہیں' نہ صرف ہاتھ ملا رہے ہیں بلکہ اس قدر جھک چکے ہیں' مزید جھک نہیں سکتے کہ سب کچھ "یہیں" ہے' حالت دیدنی ہے' آنکھیں بند معلوم ہوتی ہیں اور کان میں دل کی دھڑکنوں سے نکلتی صدا سنائی دے رہی ہے۔

دل کے آئینے میں ہے تصویر یار

گردن جھکا کر اسی کو دیکھ رہے ہیں' ہاتھ میں ہاتھ ہے' دل میں خیال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟۔ یہ ادا' یہ خاموشی' ہاتھوں کی نرماہٹ کے لیے نہیں بلکہ چاپلوسی کی انتہا کے اظہار کے لیے ہے' یہ جھکاؤ "مجرے" کی غرض سے نہیں' ظل پناہ! کی بڑائی کے اقرار کے لیے ہے' یہ ایک _____ کا سر نہیں جھکا ہوا ساری قوم کا سر جھکایا گیا ہے _____ وہ زمانے لد گئے جب کوئی من چلا شاعر سمرقند بخارا "خال محبوب" پر خیالوں میں فدا کیا کرتا تھا۔ اب شاہ وقت ہاتھ میں ہاتھ دے کر عزت و غیرت کا سودا' قوم کا سر جھکا کر کرتا ہے' تصویر میں کہا جا رہا ہے۔

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

اور۔

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

میری طرف سے _____ ہر وقت حاضر سائیں' میرا دل' میری جاں' میری سر سائیں' اس مشعول لہو و لعب نے سیاچین گیلیشئر اذن حضوری کے حصول کے لیے نذر کیا۔ اب ہاتھوں کی نرماہٹ پر سر جھکا کر سب کچھ وارنے کا عملی اعلان کر رہا ہے۔

جو سر کبھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ دنیا کی کسی طاقت کے آگے نہ جھکا تھا' نہ جھکنا تھا جس کی سرشت میں کٹنا ہے' جھکنا نہیں' اس امت مسلمہ اور غیرت مند قوم کے سر کو اس بشر خطاکار کی اس ادا سے جھکا ہوا دیکھ کر "بنئے کی اولاد" راجیو غرور بھری مسکراہٹ لبوں پر لے آیا۔ اسی کی یہ ہنسی پاکستانی قوم پر ہے۔ یہ مسکراہٹ طنز ہے ہمارے بڑوں کی غیرت پر' ہماری لازوال و بے مثال تاریخ پر' ہمارے جوانوں کی جرات پر' ہمارے شہداء کی شہادت پر' ہمارے دعووں پر' ہمارے ملک کے قیام پر' تحریک پاکستان پر' پورے پاکستان پر _____۔

باقی افراد ہکا بکا ہیں کہ سنا تھا اسلام میں غیر محرم مرد اور عورت مصافحہ نہیں کرتے۔ یہ اسلامی ملک کا "صاحب حکم" اسلامی نظام کے نفاذ کا علمبردار "پکا مسلمان" کیا حرکت کر رہا ہے؟۔ وہ تعجب کر رہے ہیں کہ یہ شریف شہری ایک "حسینہ" کا ہاتھ پکڑ کر اتنا مست کیوں ہو گیا ہے؟۔ چپ چاپ کھڑی اہلیہ کے دل پر اس حالت عاشقانہ و فدایانہ کو دیکھ کر کیا کیا گزرتی ہوگی؟۔ کیا معلوم؟۔ ہم تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی جانتے ہیں کہ دل خون کے آنسو رو رہا ہے؟۔ اپنی قسمت اور اپنی تاریخ پر نظریں دوڑا دوڑا کر ششدر ہو رہے ہیں۔ غم و غصہ سوا ہے اور یہ جانتے ہیں کہ یہ جھکا سر ہماری قوم کا نہیں صرف ایک فرد کا ہے' جسے اللہ قوم کی عاقبت نااندیشانہ حرکات کی وجہ سے ڈھیل دے رہا ہے اور یہ سراب تن پر رہنا نہیں چاہتا۔

قوم تو اپنے بزرگوں کی روایات کی امین ہے' اس کے سر اتر تو سکتے ہیں جھک نہیں سکتے' یہ سرفراز تھی' سرور ہے اور انشاء اللہ العزیز سربلند رہے گی۔

ہفت روزہ "الاسلام" 27 مارچ 1987ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

_____ میاں فضیحت _____

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

اللہ رحم کرے' ہماری حکومت اپنے دعوؤں کے مطابق اسلامی نظام کے لیے بہت متحرک ہے۔ ارباب اقتدار کی "نیندیں" اسلامی قانون کی وجہ سے اڑ چکی ہیں حتیٰ کہ جاگتے میں بھی اسلامی حدود اور تعزیروں کے خواب نظر آ رہے ہیں۔ اس تحریک کی اصل وجہ ارباب اقتدار کی اخلاقی پختگی' اعمال حسنہ اور "نیک نامی" ہے۔

ماشاء اللہ! حکمرانوں میں سے ہر ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے۔ کسی کے ہاتھ حرکت میں رہتے ہیں اور کسی کی زبان' کسی کے ہونٹ اور کسی کا سارا بدن' کوئی "نو مائی ڈیئر" کہتا ہے اور کوئی "یس مائی ڈارلنگ" غرضیکہ ہر کوئی سٹے پر سٹہ ہے۔

الحمدللہ! موجودہ حکمران اپنے افعال و اعمال کی روشنی میں بالکل کھرے اور نکھرے ہوئے ہیں۔ ان کا باطن' ان کی سیرتیں نہایت مصفا ہیں _____ ظاہر و باطن ایک ہے بس معمولی سا فرق ہے۔ کہتے کچھ ہیں' کرتے کچھ ہیں۔ ایک مثال ملاحظہ فرمائیے _____ نیک نیتی اسلامی احکام سے محبت اور نفاذ شریعت کی _____ روزنامہ جنگ' لاہور نے 22 اگست 1986ء صفحہ آخر پر خبر لگائی۔

لاہور (نیوز ڈیسک) چودہ اور پندرہ اگست کی درمیانی شب تفریحی مقام ایوبیہ کے لوگوں نے ایک عجیب واقعہ دیکھا۔ پانچ مرد اور چار خواتین جو کہ شراب کے نشے میں دھت تھے۔ سڑکوں پر ڈانس کیا اور آنکھ مچولی کھیلی۔ انہوں نے سینکڑوں ہوائی فائر کیے جس کے باعث لوگوں کی ایک بڑی تعداد وہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پہنچ گئی۔ ان مردوں اور خواتین نے بے ہودہ تقاریر کیں۔ اس واقعہ کی تفصیلات جو اگلے روز اخبارات میں آئیں' وہ یوں ہیں کہ

چودہ اگست کی رات تقریباً" گیارہ بجے سرکاری گاڑی میں سوار صوبائی وزیر تعمیرات ایوب تنوالی' رکن سرحد اسمبلی ملک گوہر رحمن' واپڈا کے ایس ای سمیت پانچ مرد اور چار عورتیں ایوبیہ پہنچے۔ اس وقت ان کی گاڑی پر قومی پرچم لہرا رہا تھا۔ ایوبیہ میں چیئر لفٹ شام 4 بجے بند ہو جاتی ہے لیکن وزیر موصوف نے حکم دیا کہ لفٹ چلائی جائے اور انہیں سیر کرائی جائے۔ حکم حاکم' مرگ مفاجات کے تحت رات 11 بجے یہ چیئر لفٹ چلائی گئی اور وزیر محترم اپنے ساتھیوں سمیت پہاڑی پر گئے۔ جہاں انہوں نے جی بھر کے شراب نوشی کی اور پھر یہ تمام افراد کیف و مستی میں بالکل ننگے ہو گئے اور رقص کرنے لگے۔ عورتیں یہ گانا گا رہی تھیں۔ "سانوں وی لے چل نال وے باؤ سوہنی گڈی والیا" اور مرد یہ گانا گا رہے تھے کہ "ہم ہیں دیوانے' تو جانے یا نہ جانے" گانا گاتے گاتے جب یاسمین نامی عورت غائب ہو گئی تو اس کے حصول کے معاملے پر تلخ کلامی ہو گئی اور نوبت ہاتھا پائی تک پہنچ گئی۔ جس پر وزیر نے غصے میں آکر کلاشنکوف سے فائرنگ شروع کر دی۔ تاہم تھوڑی دیر بعد وزیر موصوف کا موڈ ٹھیک ہو گیا اور پینے پلانے کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا۔ کچھ دیر بعد یہ پارٹی لفٹ کے ذریعے نیچے آگئی۔ جہاں کئی لوگ موجود تھے۔ اس موقع پر وزیر مذکور "یاسمین! تم کہاں ہو؟۔" کے الفاظ دہرا رہے تھے۔ لوگوں کے تیور دیکھ کر وزیر صاحب کے ساتھیوں نے انہیں جلدی جلدی گاڑی میں بٹھانے کی کوشش کی مگر نشے میں بدمست وزیر نے گاڑی میں بیٹھنے سے انکار کر دیا اور کہنا شروع کر دیا کہ "پہلے یاسمین کو لاؤ۔" اس موقع پر انہوں نے کلاشنکوف سے دوبارہ فائرنگ شروع کر دی جس سے لوگ سہم گئے۔ اس کے بعد وزیر اور اس کے ساتھی گاڑی میں بیٹھ کر نتھیا گلی چلے گئے جہاں انہوں نے ایک ریسٹ ہاؤس میں قیام کیا۔

اس واقعہ سے قبل امریکہ کی 210 ویں سالگرہ کے موقع پر وزراء'

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سرکاری عہدیداران، اسمبلی ممبران اور دیگر لیڈران قوم کی سرعام شراب نوشی کی خبریں بھی اخبارات کی زینت بن چکی ہیں اور پردے کے پیچھے کیا ہو رہا ہے؟۔ وہ بھی ظاہر ہے۔ ہم تو اس حکومت کے دعوؤں اور ذاتی کرتوتوں کو دیکھ دیکھ کر پھول رہے ہیں اور پھولتے ہی جا رہے ہیں۔ (پھولتے پھولتے کہیں ٹھاہ ہی نہ ہو جائیں کہ خیر سے ہمارے قائد محض استغفراللہ _____ اور نعوذ باللہ ہیں۔)

ہفت روزہ "الاسلام" 29 اگست 1987ء

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سرکاری عہدیداران' اسمبلی ممبران اور دیگر لیڈران قوم کی سرعام شراب نوشی کی خبریں بھی اخبارات کی زینت بن چکی ہیں اور پردے کے پیچھے کیا ہو رہا ہے؟۔ وہ بھی ظاہر ہے۔ ہم تو اس حکومت کے دعوؤں اور ذاتی کرتوتوں کو دیکھ دیکھ کر پھول رہے ہیں اور پھولتے ہی جا رہے ہیں۔ (پھولتے پھولتے کہیں ٹھاہ ہی نہ ہو جائیں کہ خیر سے ہمارے قائد محض استغفراللہ _____ اور نعوذ باللہ ہیں۔)

ہفت روزہ "الاسلام" 29 اگست 1987ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ، کبیرا رویا!

ہم، تم اور وہ

میری جماعت "جمعیت اہل حدیث پاکستان" نظریہ سے بچی رہے اور کبھی بھی مفادات کی بھینٹ نہ چڑھے۔ عظیم قیادت، شہید سیادت کے سایے میں ہم پر سایہ فگن ہوئی۔ حضرت علامہ ظہیر شہیدؒ اور ان کے رفقاء کی رفاقت و نظامت میں یوں پروان چڑھی کہ جیسے درخت کا پودا چڑھتا ہے بلکہ اس سے بھی جلدی اتنی تیز تر گامزن ہوئی کہ خواہ مخواہ نظریہ لگی اور سانحہ عظیم گزر گیا _____ جمعیت اہل حدیث نے کم وقت میں ذرائع کے فقدان کے باوجود محض رب کی تائید و نصرت عظیم قائدین کی صلاحیتوں اور اپنے کارکنان کے اخلاص کے سبب وہ ترقی کی کہ باید و شاید، اپنے حیران اور دوسرے پریشان ہو گئے، انگشت بدنداں ہو گئے _____ 23 مارچ کا دھماکہ کہ جو ہمارے دلوں میں ہوا۔ وہ شہداء کی ذاتی مخاصمت کے باعث نہ تھا بلکہ اس کا مقصد اس جماعت کو ختم کرنا تھا جس نے کچل ڈالا تھا، پاؤں میں تاج سردارا اور بڑے بڑے دعوے کرنے والی کھوکھلی جماعتوں کے ڈھول کا پول سرعام کھول دیا تھا جو بوریا نشینوں کی جماعت تھی مگر جس کی قیادت اور جذبات کسی کو میسر نہ تھے۔ جو سردار حق گوؤں کا مرقع اور جانبازوں و جانثاروں کا مجمع تھا _____ اس دھماکے کے بعد اہل حدیث افراد نے مجرموں پر واضح کر دیا کہ ہم ایسے واقعات سے گھبرایا نہیں کرتے، ایسی قربانیاں ہماری زندگی کا لازمہ ہیں، یہ ہمارے وجود میں نئی لہر دوڑا گئے ہیں۔ برق تپاں سے آشنا کر گئے ہیں۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر کی بازگشت ہماری رہنما ہے۔ علامہ شہیدؒ کا رعب و ہیبت ہماری ہم رکاب ہے۔

دشمنوں نے جب دیکھا کہ ان کی عظیم قیادت کی جدائی بھی انہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آوازہ حق سے باز نہیں کر سکی تو انہوں نے جمعیت کی موجودہ قیادت سے اہل حدیثوں کو بدظن کرنے کی کوشش کی۔ اس قیادت سے جو شہداء کی تفویض کردہ ہے۔ اس امیر سے جو شہداء کے لیے آخر دم تک حضرۃ الامیر رہا۔ اس ناظم اعلیٰ سے جسے حضرت علامہ شہیدؒ زندگی میں دو مرتبہ قائم مقام ناظم اعلیٰ بنا چکے تھے اور آخری سفر پر روانہ ہوتے ہوئے بھی اپنی جگہ ناظم اعلیٰ بنایا _____ اس قیادت سے بدظن کرنے کی وجہ یہ تھی کہ جب مرکزی قیادت پر اعتماد نہ رہے گا تو مرکزیت ختم ہو جائے گی اور جب مرکزیت ختم ہو جائے گی تو جماعت کہاں رہے گی _____! الحمدللہ! لوگوں نے اس سازش کو کامیاب نہ ہونے دیا _____ لیکن چند بھولے اس دام میں الجھ گئے۔ ایک پرانے "پی پی لیے" کو تو جمعیت میں نہ لا سکے' خود اس کے کہنے پر اس جمعیت اہل حدیث' پاکستان سے علیحدگی کا اعلان کر گئے جسے شہداء نے ساری دنیا کی مخالفت لے کر بنایا تھا' جس کے لیے اپنا تن من دھن صرف کیا تھا اور جس کے اسٹیج سے جام شہادت نوش کیا تھا' جس کی تزئین شہداء نے رنگ و روغن سے نہیں اپنے خون جگر سے کی تھی _____ واہ ری محبت' ہائے رے دعوائے الفت _____ رلا دیا خون کے آنسو اس کو جس کے جسم میں پہلے ہی خون نہ رہا تھا _____! ابھی یہی رونا تھا (اور ہے) کہ 3 جولائی کے اخبارات میں پی پی پی کے علماء کنونشن کی خبر پڑھی۔ جس نے علماء سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنا آپ پی پی پی کے لیے خاص کر دیں۔ یاد رہے کہ اس کنونشن کے کنوینر وہ حضرات تھے جو 18 اپریل 86ء کے جلسہ عام موچی دروازہ (کہ جو جماعت کی زندگی موت کا مسئلہ تھا۔) میں حضرت علامہ کو چھوڑ کر اپنی قائد کے جلوس کے آگے بھنگڑا ڈال رہے تھے۔ جو اپنے سوائے سلف کو سرخوں کے جنازوں اور سرخیوں کی شادی پر قربان کر رہے ہیں اور جو 14 جون کو بعد نماز عشاء مرید کے میں مجمع عام میں کہہ چکے ہیں کہ پاکستان میں ایک ہی شہید ہے اور وہ ہے بھٹو شہید' اس شہید کی بیٹی کا ساتھ دو _____ اور جو انتخابات میں اسی شہید کی بیٹی سے نہ صرف ٹکٹ کے امیدوار ہیں بلکہ اسلام کی روشنی میں عورت کے وزیراعظم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کے ثبوت میں ایک مقالہ لکھوا کر اس کے سپرد بھی کر چکے ہیں اور دوسرے جو صاحب وہ تھے جو متخلص ہیں بہ تخلص علامہ شہیدؒ _____ باقی بھی تھے مگر پردہ میں _____ اور میں سوچ رہا ہوں کیا وفاداری یہ ہے کہ شہداء کرام کے پلیٹ فارم کو چھوڑ کر کسی اور پلیٹ فارم پر چڑھ جائے؟۔ کیا الفت ہے کہ ان کی دی ہوئی قیادت کو سرعام بلاوجہ برا بھلا کہا جائے؟۔

اور اسے کیا کہا جائے کہ _____ اپنے ہی کیے ہوئے قاتلوں کے دامن میں ممتا کی تلاش کی جائے _____!

ہفت روزہ "الاسلام" 15 جولائی 1988ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہاڑ کے نیچے اونٹ

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

آج کل اخبارات میں ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کے پیر و مرشد شیخ المشائخ سید طاہر علاؤالدین کے فرزندوں کے اغواء پر احتجاجی خبریں اخبارات کی زینت بن رہی ہیں۔ جن میں احتجاج بھی ہے' مطالبات بھی' دھمکیاں بھی' تلخیاں بھی' الجھاؤ بھی _____ اور سلجھاؤ کا طریقہ بھی۔

طاہر علاؤ الدین صاحب کے فرزندوں کے اغواکنندہ کے طور پر ایک ملزم کا نام بھی اخبارات میں آ رہا ہے کہ جس نے ایک صاحب کرامات بزرگ کے بیٹوں کو اغواء کرکے انہیں عاجز کر دیا ہے۔ انہیں ہی نہیں بلکہ ان کے سب حواریوں کو بھی اور وہ بے چارے حکومت کے ارباب اختیارات سے اپیل کر رہے ہیں۔

یہ حضرت طاہر علاؤالدین جناب طاہرالقادری کے وہ مرشد ہیں جن کے متعلق قادری صاحب نے قومی ڈائجسٹ کے شمارہ مارچ 1987ء میں بڑا کشف و کرامات سے لبریز مضمون رقم کیا تھا۔ وہ تمام تر کرامتیں لوگوں کے مطالبات پر دکھائی تھیں۔ گویا کرامات کے ظاہر کرنے پر انہیں مکمل اختیار اور عبور ہے۔ ان کرامات میں سے ایک حضرت مریمؑ کی طرح بے موسمے پھلوں کا ملنا بلکہ ایسے پھلوں کا جو انسان کے وہم و خیال میں بھی نہ ہوں۔ غیر موجود اشیاء کا آ حاضر ہونا' وور دراز اشیاء کا فوراً" پہنچ جانا اور اس کے توسط سے غیر محسوس (وہم و خیال میں نہ ہونے والے) معاملات کا سامان شامل ہے۔

بلکہ ایک ڈونگل نامی کراچی کے فرد کے عزیز کی گمشدگی (کہ جس کا پتہ نہ چل رہا تھا اور سبھی پریشان تھے۔) کا اس طرح حل ہونا کہ اس نے حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے یہ معاملہ بیان کیا تو حضرت نے کہا کہ آ رہا ہے اور آتے ہوئے میرے لیے فلاں چیز لا رہا ہے۔ چنانچہ وہ اسی طرح آ گیا۔

واہ حضرت واہ! ایک وہ فرد کہ جس کا کچھ پتہ اور خبر نہیں' وہ تو آپ کی کرامت کی وجہ سے آ گیا مگر اپنے بیٹوں کے جن کے اغواء کرنے والے کی بھی خبر ہے' وہ نہیں آ رہا۔ اور حضرت طاہر القادری جو کہ خود بھی صاحب کشف و کرامات بزرگ ہیں۔ وہ بھی عاجز آئے ہوئے محض اپیلیں اور احتجاج کر رہے ہیں _____ اس پر بھی مستزاد یہ کہ گذشتہ دنوں لندن میں ہونے والی منہاج القرآن کانفرنس میں شرکت کے لیے جانے والے "صاحب کرامت" بزرگوں اور ولیوں کی ایک لمبی چوڑی فہرست اخبارات میں آئی تھی۔ جس میں پوری دنیا کے ان کے بڑے بڑے صاحب مقام و مرتبہ و کشف و کرامات اولیاء کے نام تھے _____ وہ تمام مل کر ایک پہنچے ہوئے بزرگ کا غم دور نہیں کر سکے اور آج میں سوچ رہا ہوں کہ وہ ملزم جس نے سب کو عاجز کر دیا ہے _____ وہ اغواکنندہ جس پر کوئی کرامت اور بزرگی اثر انداز نہیں ہو رہی' وہ ان سب سے زیادہ بڑا اور پہنچا ہوا بزرگ ہے _____۔

طاہرالقادری اور ان کے ہمرایوں کو اس پہنچے ہوئے بزرگ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو جانا چاہیے۔

ہفت روزہ "الاسلام" 22 جولائی 1988ء

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بھالو_____ بھاشی"

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

الفت کی کوئی حد ہے' عقیدت کی کوئی انتہا' چاہت کا بھرم کہ سب کچھ فدا' نہ تن کی فکر نہ من کی پرواہ' عزت کا سودا' حرمت کی نیلامی_____ اور فقط اک بندہ بشر کی غلامی_____ اخبارات میں چھپنے والے اشتہارات کی عبارت پڑھی۔ انسان کے اشرف المخلوقات ہونے پر شرم آئی اور احسن تقویم ماننے میں جھجک' عقل و ادراک کا انکار کرنا پڑا' فہم و فراست کا ماتم۔ یا للعجب! یہ کیا کہ اک خانوادہ کے دو بچوں کے اغواء پر عزت و آبرو کے گنوانے کا اعلان کرنا پڑا_____ خانوادہ محترم ہوگا! بجا سہی مگر جو اپنی آبرو اور عزت کا خیال نہ کر سکے' اسے دوسروں کی عزت کا کیا پاس؟۔ اور اتنا برا اعلان آخرش کس لیے' ہوا کیا؟۔ کہا گیا کہ "شہنشاہ" بغداد کے "شہزادگان" کو اغواء کر لیا گیا ہے اس لیے ان کی "عزت و ناموس" پر ہاتھ ڈالا گیا ہے اس لیے قطع نظر اس سے کہ اسلام شہنشاہیت کی بقاء کے لیے آیا تھا یا خاتمے کے لیے' شہزادگان بنانے کے لیے آیا تھا یا شہزادگی سے ہٹا کر بندگی کی طرف لگانے کے لیے آیا تھا۔ میں اس وقت صرف یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا واقعتاً" ان کی عزت پر ہاتھ ڈالا گیا ہے؟۔ ان کی عزت و ناموس پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے؟۔ یا صرف یہ پروپیگنڈہ ہے؟۔ اور اگر عزت پر ہاتھ ڈالا گیا ہے تو حضرت غوث پاک مدد کو کیوں نہ پہنچے؟۔ اوروں کی امداد کو پہنچنے والے شیخ جیلانیؒ اپنے خانوادے کی حفاظت کیوں نہ کر سکے؟۔ اور حضرت جیلانیؒ کا حنفیوں سے کیا تعلق کہ جن کے متعلق وہ " غنیتہ الطالبین" میں لکھ چکے ہیں کہ "حنفی جہنمی" ہیں_____ عوام کو شاید خبر نہ ہو مگر ہمیں معلوم ہے کہ یہ صرف ایک خاندانی معاملہ ہے جسے بلاوجہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیاد بناکر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کیا جا رہا ہے ورنہ مبینہ ملزم سلیمان داؤد حضرت شیخ المشائخ طاہر علاؤالدین کے رشتے میں سالا صاحب ہوتے ہیں کہ پیر طاہر علاؤالدین' خان آف قلات میر یار محمد خاں کے داماد ہیں۔ گویا ملزم اور اغواء شدگان کا رشتہ آپس میں ماموں بھانجوں کا ہے۔ یہ ایک خالص خاندانی معاملہ ہے جسے غلط عقیدت کی وجہ سے حضرت طاہر القادری ایک سیاسی مسئلہ بناکر لاشعوری طور پر اپنے مرشد کے خانوادہ سے متعلق چہ میگوئیوں کو رواج دے رہے ہیں اور خود اپنے مرشد خانوادہ "خانوادہ سید جیلانیؒ" کی عزت و ناموس پر نادانستہ خود ہی ہاتھ ڈال رہے ہیں _____ دوسری بات یہ کہ اس طرح وہ صرف عقیدت کا مظاہرہ نہیں کر رہے بلکہ اپنی سیاسی اور عددی قوت دیکھنا چاہتے ہیں تاکہ مستقبل سے متعلق اپنا پروگرام طے کر سکیں۔ ناموری کی خواہش ان کے تصاویر کے پوزوں سے واضح ہے۔ ان کے انٹرویوز' ان کی خودنمائی کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ آہستہ آہستہ کھلنے والی چیز ہیں۔ دھیرے دھیرے ان کے پردے اٹھ رہے ہیں _____ ہم ان سے عرض کریں گے کہ حضرت! یہ جلوس جلاس چھوڑیں' سیدھی طرح مولانا ظفر علی خانؒ کے الفاظ میں ۔

ووٹ لے' کونسل میں جا' کرسی پہ ڈٹ' تقریر کر
پھر وہی برسوں کی دہرائی ہوئی ہڈی چچوڑ
اللہ اللہ _____! خیر صلا _____!

ہفت روزہ "الاسلام" 5 اگست 1988ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''موبائلہ'' سستی شہرت کا!

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

ڈرامہ نگاری' ڈرامہ بازی اور ڈرامہ سازی _____ قصہ کہانی' افسانہ طرازی' میرے ملک میں شہرت کا ایک چربہ حربہ بازار تک جا پہنچا ہے۔ اداکاری سٹیج سے ممبر تک پہنچ رہی۔ پوز بنا بنا کر تصاویر کھنچوانا' ''ہیروئنوں سے منہاج قیادت'' کی طرف رواں دواں ہے۔ عزت پر ہاتھ ڈالنے والے مجرم کے خلاف مظاہر کرتے کرتے حضرت طاہر القادری ''مباہلے'' تک آن پہنچے ہیں اور احتجاجی مظاہرے کو ''ختم نبوت'' کانفرنس کا رنگ دے بیٹھے ہیں _____ حضرت نے یہ نہیں بتایا کہ انہوں نے لوگوں کو ایک غلط بنیاد پر جذباتی کیوں بنایا؟۔ جن کے خلاف چوری کا کیس تھا' ان کی حمایت میں لاء اینڈ آرڈر کا سماں کیوں پیدا ہوا؟۔ اغوا کا جھوٹ کیوں بولا؟۔ اور پھر خود صوبائی وزیر اعلیٰ کے ہمراہ ''مجرموں'' کے پاس کیوں جا پہنچے؟۔ اور معاملہ باہمی ملاقات میں کیونکر طے ہوا؟۔ _____ حضرت اپنے انٹرویوز میں تضاد بیانی تک ہی رہتے تو کچھ حد میں رہتے' اپنی کتب میں سلف صالحین تو دور کی بات' اپنے ہی مسلک کے خلاف بھی رہتے' ہمیں چنداں پرواہ نہیں تھی (کہ ایسے میں ایسا ہوتا ایسوں کی عادت اور تاریخ ہے) اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں (جن کاموں میں جناب پڑے ہیں۔) عوام کے ساتھ کھیلنا اور پھر ''ختم نبوت'' کا ہیرو بننے کی کوشش کرنا۔ (کیا پدی' کیا پدی کا شوربہ؟۔) _____ ختم نبوت کا عقیدہ صرف مرزا قادیانی کے انکار تک ہی محدود نہیں' ختم نبوت کا فلسفہ یہ ہے کہ سیدی مرشدی محمد اکرم ﷺ فداہ ابی و امی کی ذات اور بات کے ہوتے ہوئے نہ کسی کی ذات چل سکتی ہے' نہ کسی کی بات چل سکتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ختم نبوت" کی چادر پر ان لوگوں نے دھبہ لگانے کی کوشش کی ہے جو نبوت و رسالت کے ہوتے ہوئے "امامت و فقاہت" تک محدود ہو گئے ہیں _____ یہ حضرت قادری' کس منہ سے ختم نبوت کی بات کرتے ہیں کہ جس سے آئمہ کی امامت و فقاہت' عصمت و تقلید کا واویلا کرتے ہیں... اس منہ سے جس سے بزرگوں کے "الہام ورویا" میں لگے ہوئے ہیں یا اس منہ سے جس سے کہتے ہیں مجھ پر بھی غار حراء میں فرشتہ آیا تھا۔ (کچھ ہم بھی سنیں کچھ ہم کو بھی بتا) ان کا مباہلے کا چیلنج بھی خوب ہے۔ وہ طاہر مرزا جو منہ چھپاکر پاکستان سے مفرور ہوا تھا' اسے کھلے منہ مینار پاکستان آنے کا کہتے ہیں' واہ حضرت واہ! پتہ ہے ایسا نہ ہوگا اور میری واہ واہ ہو جائے گی۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے رات کوئی کہہ دے دیکھنا صبح سورج نکلے گا تو روشنی ہوگی اور صبح کہہ دے مجھے بزرگ مانو۔ میں نے جیسا کہا ویسا ہوا۔ مزا تو پروفیسر ساجد میر صاحب کے چیلنج کا آیا ہے۔ جنہوں نے کہا ہے کہ میں لندن میں بھی مباہلے کے لیے تیار ہوں یا حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید کے مباہلے کا چیلنج کا آیا تھا کہ دنیا جہاں کی ہر جگہ جہاں مرزائی چاہیں' مباہلہ ہو سکتا ہے _____ باقی رہی حضرت قادری کے مباہلے کی بات تو انہیں میں چیلنج کرتا ہوں _____ (مرزا طاہر سے کیا مباہلہ کریں گے کیوں کہ دونوں میں فرق تو کوئی رہا نہیں۔) یہ میرے ساتھ مباہلہ کریں۔ میں کہتا ہوں ان پر غار حراء میں فرشتہ نہیں آیا۔ یہ جھوٹ بولتے ہیں _____ یہ بات رسول اللہ ﷺ کے ان کے پاس عالم بیداری میں آنے پر' ادارہ منہاج القرآن میں لوگوں کی زمین پر بلا پوچھے شامل کرنے پر' اتفاق والوں کی امداد کرنے پر' نواز شریف کی نوازشات پر' جناب طاہر علاؤ الدین کے بیٹوں کے اغواء کے معاملے کی (بعینہ) صداقت پر' انتظامیہ کے ان کے جلوس وغیرہ میں اعانت پر _____ اور سستی شہرت کے حصول پر

ہزار دام سے نکلا ہوں' ایک جنبش میں
جسے غرور ہو آئے' کرے شکار مجھے

ہفت روزہ "الاسلام" 19 اگست 1988ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم خاک نشینوں کی ٹھوکر میں زمانہ ہے!

ہم ' تم اور وہ

ہم نے دیکھا ہے زمانے کا چلن ' ہم نے زمانے سے اپنے کو منوایا ہے ' تاریخ کسی کی نہیں ہوتی ' تاریخ ہماری ہے ' تاریخ لکھی نہیں جاتی ' تاریخ بنتی ہے ' تارے سیاہی کے دھبے نہیں جو قلم بکھیرتا ہے ' تاریخ خون سے رقم ہوتی ہے جو شمشیر و سناں ' جذبات سے لبریز ' حوصلوں اور ولولوں سے بنائیں _____ اور قوم نے تاریخ بنائی ہے۔ اپنے تابندہ و درخشندہ ماضی سے کوہ عزم ہے ' ولولہ تازہ ہے ' جذبہ صادق ہے ' امید کامل ہے ' یقین کی پختگی ہے ' ہر عہد ہمارے کردار سے تابناک ہے ' ہماری ہمت سے تابناک ہے ' کفر و بطلان کے ایوان لرزائے ہیں ہم نے ' شرک و بدعات کے تابوتوں میں کیل لگائے ہیں ہم نے بڑے بڑے جغادریوں کا پتہ پانی کیا ہے ' شاہوں کے اڑائے ہیں ہم نے جام ' جم توڑے کئی ' کئی افراسیاب بھگائے ہیں ہم نے ' ہم وہ کہ کچل ڈالا جنہوں نے پاؤں میں تاج سروارا ' اپنے جواں سکندر بنائے ہیں ہم نے _____ کلمہ حق کی سربلندی ہمارا وطیرہ ازلی ہے اور اسلام کا نفاذ آرزوئے ابدی ہے۔ ہماری جنگ امن و عافیت کے لیے جو شریعت مطہرہ میں مضمر ہے۔ ہمارا سنگ جیالوں کا جانثاروں کا ' بہادروں کا ' فداکاروں کا _____ پہاڑوں کو رائی کی مانند اڑایا ہم نے ' دریاؤں کو دو نیم کر دکھلایا ہم نے ' جبل طارق پر سفینے ڈبوئے ' کشتیاں جلائیں ' تن تنہا لاکھوں کو مذاق بنایا ہم نے ' راجہ داہر سے برسرپیکار ہوئے ' موسیٰ نصیر کے ہمراہ افریقہ میں [illegible] ہم نے _____ ہم عرب پہ چھائے ' عجم میں چھائے کہ موت ہمارے [illegible] حوصلہ افزا شے ہے۔ ہم زندگی سے نہیں موت سے پیار کرتے ہیں ' شہادت کے آرزومند ہیں اور صرف ایک اللہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈرتے ہیں۔ تبھی ہر دور ہمارا ہے' ہر زمانہ اپنا ہے' ماضی تابندہ اور تاریخ درخشندہ ہے _____ برصغیر میں دعوت و عزیمت کی کہانی ہم سے ہے' جرات و شجاعت کی پکار ہم ہیں' حق کی للکار ہم ہیں' باطل پر یلغار ہم ہیں' ہر ظالم' جابر' کافر اور قاہر کے لیے ننگی تلوار ہم ہیں _____ دور اکبری ہو یا جہانگیری' انگریز ہو یا سکھ' ان کے مقابل برسرپیکار ہم ہیں' تحریک پاکستان ہو یا تکمیل پاکستان کی بات' سرمنبر ہم ہیں' سردار ہم ہیں _____ میری تاریخ کی جھلک' میرے ماضی کا عکس دیکھنا ہو تو علامہ احسان الٰہی ظہیر میں دیکھو' یزدانی شہید میں دیکھو' نوجوان نجیب میں دیکھو' مولائے قدوسی میں دیکھو _____ ہم ہر دور میں سربلند ہو رہے ہیں' ہر عہد پر ہمارے نوجوان آج بھی شعلہ جوالا ہیں' ولولہ تازہ لیے' نئی امنگ لیے' شہادت کی ترنگ لیے' پہاڑ سا استقلال' آسمان کی سی عزیمت لیے' برق تپاں سے آشنا' سمندری طوفان سے آگاہ' باطل سے ٹکرانے کے لیے' کفر و شرک مٹانے کے لیے' مسلک کی اشاعت' ان کی چال میں ماضی کے نغمے اور تاریخ کے ترانوں کی صدا سنائی دیتی ہے' مستقبل تابناک نظر آ رہا ہے کہ یہ امین ہی اسلاف کی تابندہ روایات کے ہیں _____ حالیہ 14 اگست کا انکار تربیتی کیمپ اور عظیم احتجاجی جلوس' لوہا منوایا گیا ہے کوئی شک میں تھا تو نہیں رہا' ہر شبہ دور ہو گیا ہے۔ اب نگاہیں اٹھی ہیں' ان کی انقلاب آفرینی کی طرف نکلتے نئے سورج کی طرف' بڑھتے ہوئے نور کے سیلاب کی طرف _____!

ہفت روزہ "الاسلام" 26 اگست 1988ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

_____ الٹے بانس بریلی چلے!

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

ہم نے "شہزادگان کے اغواء" پر کالم کیا لکھے چھتہ ہلا دیا۔ کئی لوگ شہد چاٹنے لگے اور کچھ کے منہ سوج گئے۔ ہم نے تو بھلا سوچا تھا سب کا مگر کچھ لوگوں کو اپنی "کان" نظر آ گئی _____ ہم نے پھول پکڑایا تھا سونگنے کو لیکن بدذوقوں نے پھول کی بجائے ڈونڈل ناک میں گھسیڑ لیا' اب خون بہہ نکلا تو ہمارا کیا قصور؟ _____ گوجرانوالہ سے اک رسالہ ماہواری جاری ہوتا ہے۔ جس نے ہمارے پہلے کالم پر رونا رونے کی کوشش کی ہے مگر بات صرف "اوں اوں" تک رہ گئی ہے لیکن یہ صاف پتہ چلتا ہے ساڈے پین نے واہ واہ زخم لایا اے _____ بابا یہ تیرا ذوق گل بوسی کیسا ہے؟۔ کہ کانٹوں کو ناک میں گھسیڑے بیٹھا ہے _____ کانٹے کی نوک سے چبھن تو ہوگی _____ اس رسالہ ماہواری نے عورتوں کی طرح کا انداز اختیار کیا ہے کہ تیرا ناک پکوڑا وغیرہ۔ ہم نے لکھا کہ حضرت طاہر علاؤالدین تو خود دوسروں کے نامعلوم بیٹے ڈھونڈتے رہتے تھے۔ بلکہ ایسے افراد کو لا حاضر کرتے تھے جو عرصہ سے مفقود الخبر ہوں پھر اپنے بیٹوں کے معاملے میں لاچار اور عاجز کیوں ہیں؟۔ اور بطور مثال کراچی کے ایک صاحب سے متعلق حضرت کی ایک کرامت کا بھی تذکرہ کیا تھا مگر رسالہ ماہوار نے الٹا شہدائے اہل حدیث کے متعلق ہمارے احتجاج کا حوالہ دیا ہے کہ اگر ہمارے پیر عاجز ہیں تو تمہارا اللہ بھی عاجز ہے۔ (نعوذ باللہ) تبھی تم حکمرانوں سے مطالبہ کر رہے ہو کہ قاتل گرفتار ہوں _____ ہم نے ان کے پیروں کی بات کی' رسالہ ماہواری نے ہمارے اللہ کی بات کر دی۔ نعوذ باللہ' ان کے پیر اللہ کی مثل ہیں کہ جس کی شان یہ ہے کہ لیس کمثلہ شئی کوئی پوچھے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہواری کے لکھنے والے سے کہ حضرت آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔ آپ کو ہمارا پیروں سے متعلق ریمارکس تو گراں گزرا۔ اغواء کے واقعہ کی "صداقت" کے متعلق بھی کچھ لبوں کو جنبش دیتے۔ کچھ لن ترانیاں بکھیرتے' آپ کا سکوت ہمارے اس دعوے کا اثبات ہی ہے ناں' کہ یہ واقعہ ہاتھی کا دکھانے کا دانت ہے' ورنہ کھانے کے دانت اس طرح کے نہیں اور معاملہ چور کی رپورٹ سے شروع ہوا ہے جسے خواہ مخواہ ہوا دے کر شہزادگان کی عزت و حرمت کے حوالے سے لاء اینڈ آرڈر کا ساماں پیدا کیا گیا ہے _____ باقی رہی ہماری شہداء کے خون سے متعلق تحریک اور قاتلوں کی گرفتاری کے مطالبات تو حضرت ہم نے یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ وہ احکم الحاکمین خوب انصاف فرمائے گا۔ وہ آہوں اور التجاؤں کا خوب بدل کرتا ہے۔ آج جو ہماری تحریک ہے' قصاص کا مطالبہ ہے۔ یہ بھی اللہ کے حکم اور اس کی شریعت کے مطابق ہے۔ اس نے خود ہی تو فرمایا کہ ولکم فی القصاص حیوۃ یااولی الالباب قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ' خون کے بدلے خون کی باتیں عین شریعت کے مطابق ہیں۔ واقعات شواہد و دلائل کئی ہیں۔ صرف حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد صحابہ کرامؓ کے اختلاف' شدت اور جملہ و صفین کے واقعات پر ہی غور فرمائیں تو شاید بے جا اعتراض نہ رہے _____ مگر رسالہ ماہواری والے تو بے چارے _____ کے مارے ہیں۔ میں تو انہیں مرفوع القلم سمجھتا ہوں کہ ایسے بونگے اعتراضات کرنا ان کی عادت ہی نہیں فطرت بھی ہے _____ کبھی (بلکہ اکثر) ہم پر برستے ہیں تو کبھی اپنے ہی بھائی بندوں پر نزلہ گرا دیتے ہیں _____ شاید جانتے نہیں کہ قلم کیا ہے؟۔ وہ تو صرف کانچ اور مسالے کا پرزہ جانتے ہیں جو صرف سیاہی پھیلاتا جاتا ہے۔ ایسے میں اکثر اپنا ہی دامن پراگندہ رہتا ہے اور دور سے ہی داغدار نظر آجاتا ہے _____ سیاہی میں پڑا رہنے والا سیاہ نہیں ہوگا تو کیا ہوگا؟ اور سیاہی نہ بکھیرے گا تو کیا کرے گا؟۔ برتن میں دودھ نہ ہوگا تو دودھ اچھلے گا کس طرح؟۔ جو برتن میں ہوگا وہی باہر گرے گا ناں۔ میں تو ہر حال میں انہیں معذور سمجھوں گا'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ بھی سمجھوں تو مجھے بتلایا جائے کہ آخرش رسالہ ماہواری سے کیا ٹپکے گا' کیا نکلے گا؟۔

ہفت روزہ "الاسلام" 9 ستمبر 1988ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو سو کم ____ تین سو تیرہ

ہم' تم اور وہ

خارجیوں نے 5 ستمبر کو لاہور میں اپنا پورا ٹل لگا کر دیکھ لیا کہ وہ کاٹھ کے وہ الو ہیں جن کے پروں میں طاقت پرواز نہیں۔ اڑنا تو دور کی بات اپنا منہ بھی سیدھا نہیں کر سکتے۔ رخ سیدھا کرنے کے لیے انہیں دوسروں کے ہاتھوں کے سہارے کی ضرورت ہے لیکن 5 ستمبر کو دوسروں کے سہارے کے باوجود بھی ان کی حالت دگرگوں تھی ____ اور وہ ناقہ نظر ہی نہ آ رہی تھی جس کے محمل کی دہائی کے چرچے تھے۔ لوگ بہ دیدہ حیراں پوچھ اور کہہ رہے تھے۔

کہاں ہے ناقہ تیرے تو کان بجتے ہیں مجنوں
قسم ہے مجھے صد اے درا کے آنے کی

(مومن)

بے چاروں نے ایک بکاؤ سانی کا سہارا لیا' اس نے اپنی تمام زرد صحافت کے شیطانی "جوہر" استعمال کیے' جھوٹ کا بادشاہ بنا مگر کچھ کام نہ آیا۔ کمایا تو صرف لعنت کا وہ طوق جو جھوٹوں کا مقدر ہے۔ منافقت پیشہ سرمایہ داروں کا تمام زور' علماء کرام کے مخالف "مولوی" کہلانے والے سرخے اور جماعت اہل حدیث کی دشمن جماعتوں کی تمام تر سرپرستی اور تعاون بھی ان کے لیے سوائے ریت کی دیوار کے کچھ نہ بن سکا ____ در در پھرے' خاک بسر پھرے' رنگ برنگی کاروں میں پھرے' مکمل بے کار ہو کر پھرے' اک اک جگہ کا دورہ کیا' مگر نصیبہ کیا نکلا' وہی ڈھاک کے تین پات ____!

اہل حدیث یوتھ فورس' پاکستان نے چودہ اگست کو تربیتی کیمپ منعقد کیا تو ان خارجیوں نے ایڑی چوٹی تک کا زور لگایا۔ پتہ نہیں کہاں کہاں تک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسینہ بہایا' منتیں سماجتیں کیں' ہینڈ بل اور سرکلر جاری کیے حتیٰ کہ اخبارات میں کیمپ کے التواء کی خبریں لگوائیں مگر منہ کی کھانی پڑی _____ پھر 5 ستمبر کو اپنا پروگرام کیا تو تمام تر منافقت' جھوٹ اور شیطانی ذرائع استعمال کیے اور نتیجہ وہ نکلا جو نکلا کرتا ہے۔ ناطقہ سربگریباں تھا بے چاروں کا اور انگشت بدنداں تھے وہ جو ان کے دعوے سنا کرتے تھے' غبارے سے نہ صرف ہوا نکل چکی تھی بلکہ وہ پھٹ گیا تھا' بھانڈا عین چوراہے میں پھوٹ گیا تھا اور جھوٹ کا مواد سرعام بہہ نکلا تھا _____ اشتہارات اور اخبارات نے لکھا کہ 313 قیادت کریں گے۔ لوگوں نے سوچا جس جلوس کی قیادت 313 کریں گے۔ وہ جلوس لامحالہ لاکھوں نفوس پر مشتمل ہوگا مگر سب نے دیکھا کہ سب کچھ تھا مگر جلوس کے تمام تر شرکاء تماشائیوں اور انتظامیہ کے سفید پوش سمیت بھی اس تعداد تک (دور دور تک) نہ پہنچ سکے تھے جو قیادت کی تعداد ہی مکمل کرتے _____ یہ پروگرام شہدائے اہل حدیث چوک (چوک فوارہ چھمن سنگھ) کے قریب واقع چھوٹے سے پارک منعقد ہوا۔ پارک میں بھی قناتیں لگاکر رقبہ محدود کیا گیا تھا۔ اندر کھلی کھلی کرکے کرسیاں رکھی گئی تھیں جو تمام بھری ہوئی نہ تھیں وہ خود ساختہ راہنما (جن میں سے ایک وہی ہے (وہی) جو _____ ہے) قناتوں میں بنے ہوئے دروازے پر کھڑے تھے اور ہر جھانکنے والے کو (جو محلہ کے ان افراد کو جو جھانک کر دیکھنا چاہتے تھے کہ یہاں کیا ہو رہا ہے؟۔) اندر تشریف لانے کی فرمائش کرتے تھے مگر تمام تر ملکی دوروں علاقائی تعصبات کی روشوں' برادری ازم کی ہواؤں' جھوٹ کے پلندوں الزامات کی بھراروں' جماعت دشمن طاقتوں' منافق سرمایہ داروں اور بعض بکاؤ صحافیوں کے تعاون و امداد کے باوجود اتنی تعداد بھی نہ کرسکے جو معمولی گاؤں والے کرسکتے ہیں _____ خارجی منہ اٹھا اٹھاکر دیکھتے رہے کہ کوئی تو آئے مگر یہ نہ تھی قسمت کے وصال یار ہوتا۔ آخرش جلوس نکالا جو اسمبلی ہال تک جانا تھا۔ مسجد شہداء تک ہی پہنچ سکا اور جلوس نکل گیا _____ مجھے ایک خارجی کی بات پہنچی ہے کہ ہم اسمبلی ہال تک اس لیے نہ گئے کہ اجازت صرف مسجد شہداء تک ملی تھی _____ بے چارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر امنی اشتہارات سے طلب اجازت تک پہنچ گئے ہیں مگر آج تک شرم تک نہیں پہنچ سکے۔ اللہ کرے انہیں شرم کی راہ دکھائی دے دے ورنہ وہ کہتے پھریں گے۔

کیسے کہہ دوں مجھے چھوڑ دیا سب نے؟
بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی

(جو مقدمہ ہے ان کا خارجیوں کا)

ہفت روزہ "الاسلام" 23 ستمبر 1988ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو مرے دیار غیر میں ____ اور جنازہ نہ ہو؟

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

گوجرانوالہ کے ایک صاحب ہیں جن کی اکثر اپنوں سے بھی دال نہیں گلتی۔ ہر وقت ناک چڑھا رہتا ہے اور شوں شوں کی آواز آتی رہتی ہے۔ کبھی ہماری وجہ سے بلغم ناک سے گلے میں پھینکتے ہیں اور کبھی اپنوں پر نزلہ کھینچ مارتے ہیں _____ ایک اسی قسم کا مظاہرہ حالیہ غائبانہ نمازوں کی بہتات کی وجہ سے دیکھنے میں آیا ہے۔ حضرت کہ دل میں مسلک اہل حدیث کا بغض رکھتے ہیں۔ جب دیکھا کہ لوگ تو غائبانہ نماز جنازہ پڑھ پڑھ کر مسلک اہل حدیث کی حقانیت کا عملی اقرار کر رہے ہیں تو جھٹ اپنے بھائی بندوں پر برس پڑے اور دلیل میں "پیر پگاڑا" کا حوالہ دے مارا۔ شاہ نجاشی کی غائبانہ نماز جنازہ کا اقرار کیا مگر ساتھ ہی اسے مشروط کر دیا کہ جنازہ غائبانہ اس لیے تھا کہ پہلے نہیں پڑھا گیا تھا نیز نجاشی کافروں کے ملک میں فوت ہوئے تھے _____ حضرت کا یہ بیان جو اخبارات میں لگا' غائبانہ نماز کا واضح اقرار ہے لیکن _____ آگے چونکہ چنانچہ وغیرہ جیسے بول ہیں۔ کوئی پوچھے حضرت سے کہ جناب آپ یہ جو اصول بنا رہے ہیں کہ کافروں کے ملک کی میت کا ہی غائبانہ جنازہ ہو سکتا ہے یا صرف اسی کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھا جائے گا جس کا پہلے نماز جنازہ نہ ہو' کہاں لکھا ہے؟۔ اس کے دلائل کیا ہیں؟۔ باقی رہی یہ بات کہ غائبانہ نماز جنازہ کا ثبوت نہیں' ایک ثبوت تو آپ نے خود بیان کر دیا' نماز غائبانہ کا اقرار بھی کر لیا' کچھ ثبوت ہم فراہم کیے دیتے ہیں۔ ام المومنین حضرت سودہ کی بہن ام کلثوم مکہ مکرمہ میں وفات پا گئیں اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا نماز جنازہ مدینہ منورہ میں ادا کیا-----!

راحت القلوب جو کہ بابا فرید الدین شکر گنج کے ملفوظات و واقعات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ کا مجموعہ ہے۔ میں لکھا ہے کہ جب آپ کو حضرت بہاؤالدین زکریا کی وفات کی خبر پہنچی تو آپ نے ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی _____ تذکرہ نگاروں نے حضرت نظام الدین اولیاء اور حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بھی غائبانہ نماز جنازہ کے قائل تھے _____ لیاقت علی خاں کی غائبانہ نماز جنازہ میں مولانا عبدالحامد بدایوانی' ابوالحسنات وغیرہ حضرات کا کردار اس وقت کا حوالہ دیا ہے جو گوجرانوالوی صاحب کے رزق کا سبب بنے ہوئے ہیں کہ ان بزرگوں کے نام کو ذریعہ معاش بنایا ہوا ہے _____ باقی رہی حضرت کی یہ بات کہ جنازہ غائبانہ اس کا پڑھا جائے گا جس کا جنازہ پہلے ادا نہ کیا گیا ہو تو یہ بھی حضرت کی لاعلمی ہے _____ خود رسول اللہ ﷺ کا واقعہ ہے کہ آپ کی مسجد میں ایک بوڑھیا جھاڑو لگایا کرتی تھی۔ ایک دفعہ آپ مدینہ سے باہر گئے ہوئے تھے کہ وہ انتقال کر گئی۔ صحابہ کرامؓ نے جنازہ وغیرہ پڑھ کر دفنا دیا۔ آپؐ نے اس بوڑھیا کو جھاڑو نہ لگاتے دیکھ کر اس کے متعلق پوچھا تو پتہ چلا کہ وہ انتقال کر چکی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے کہا۔ چنانچہ آپؐ کو قبر تک پہنچا دیا گیا۔ فصلی علی قبرھا اور آپ نے اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی _____ دوسرے امام ابوحنیفہؒ کے متعلق تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے۔ ان کی قبر پر تقریباً" بیس دن لوگ آ آکر نماز جنازہ پڑھتے رہے۔

آج کل تو بڑے بڑے حنفی جغادری علماء اس سنت رسولؐ کی ادائیگی میں لگے ہوئے ہیں اور یوں مسلک اہل حدیث کی حقانیت کو عملاً" مان رہے ہیں _____ حضرت گوجرانوالہ سے تو ایک دنیادار ایڈووکیٹ عقلمند ہے جس نے حضرت کے کچھ عرصہ قبل کے سر[illegible] کہا تھا کہ نماز جنازہ غائبانہ کی طرح صحیح نہیں جب کہ جنازہ کی دعا میں لفظ شاھدنا و غائبنا موجود ہیں کہ شاہد سے مراد حاضر میت اور غائب سے مراد غیر حاضر میتیں مراد ہیں _____ کیا حضرت بتلائیں گے کہ مردہ کے لیے اس کی عدم حاضری میں دعائے بخشش کرنی چاہیے یا نہیں؟۔ اگر کرنی چاہیے تو پھر غائبانہ نماز جنازہ کیوں نہیں؟۔

ہفت روزہ "اہل حدیث" 30 ستمبر 1988ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ گھر کا نہ گھاٹ کا!

ہم، تم اور وہ

خارجیوں کا جو انجام ہوا ہے وہ دیدہ بینا کے لیے نیا نہیں اور نو آموزان فطرت اور جذبات کے کھلاڑیوں کے لیے ایک عبرت سے کم نہیں ـــــ خارجیوں نے اپنی حرکات سے تمام جماعت کے ناک میں دم کر رکھا تھا۔ ان کی غلاظت بھری فطرت سے وہ وہ بھبکے اٹھتے تھے کہ ناک بند کیے بناء نہ بنتی تھی۔ ان کی "تڑ فلیاں" دیکھنے کے لائق تھیں، کسی پل، کسی کروٹ چین نہ لیتے تھے۔ حرام مغز میں حرام کو بسائے مال حرام کے لیے تڑپتے پھرتے تھے۔ لیڈری کا شوق تھا چنانچہ اخبارات میں نام چھپوانے کے لیے کبھی شیعہ کے جلوس میں جا گھستے، کبھی سرخوں کے ہمراہی ہوتے، کبھی سرخیوں کی شادی میں جا دھمکتے اور کبھی اداکاروں کے گھروں میں پائے جاتے۔ پیپلز پارٹی والوں کے جلسوں میں جاتے تو انہیں "مجاہدین" کہہ گزرتے اور پیپلز پارٹی کے مخالف بلاتے تو خوشامد کی انتہا کر دیتے اور پیپلز پارٹی والوں کی بہن کی شادی، بھائی سے کروا دیتے۔

جماعت نے غیر اخلاقی، غیر دستوری اور غیر تنظیمی حرکات کی وجہ سے خارج کیا تو اپنی جماعت بناتے بناتے جماعت کے مخالفین سے جا ملے اور شو یہ کرایا کہ ہم جماعت کے کئی ایک معززین کو ہمراہ لائیں گے۔ اخبارات میں خبریں چھپیں کہ ۔

کند ہم جنس، ہم جنس پرواز

ہم نے چین کا سانس لیا کہ چلو اچھا ہوا، ایک سی فطرت ایک جگہ جمع ہو گئی ہے۔ (بلدیہ والوں کے "موقع" کی طرح) اب غلاظت جگہ جگہ نظر نہ آئے گی ـــــ ہم خوش ہی تھے کہ خبر آئی خارجی وہاں سے بھی خارج کیے جا چکے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں جہاں سے گئے پانڈے
نہ حلوہ ہی ملا' نہ مانڈے

جماعت کے مخالفین کا کہنا ہے کہ یہ لوگ تو ہم سے بھی دو چار ہاتھ آگے ہیں۔ یہ ہمارے بس کے بھی نہیں۔ ان کی فطرت میں جو عناصر ہیں وہ ہماری اوقات سے بھی باہر ہیں۔

خارجیوں نے اپنی حرکات اور ماضی قریب سے اپنے لیے تو جو کمایا سو کمایا ہے۔ کئی ایک بھولے بادشاہوں کا بھی بیڑا غرق کیا ہے۔ انہیں جذبات کے گیند سے کھلاتے کھلاتے وہ وقت کر دیا ہے کہ جب ڈر لگا رہتا ہے اب گھر گئے تو اماں مارے گی اور اماں سے ڈرتے ڈرتے وہ بردہ فروشوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔

جماعت اللہ تعالیٰ کی مہربانی' وفا شعاروں کے دم' کارکنان کے جذبے اور اپنی تنظیم سے ہر دم تیز تر گامزن ہے اور دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ ہر مرحلہ نیا ولولہ نیا شوق ہے اور دعا نکلتی ہے کہ اللہ کرے مرحلہ شوق نہ آ رہے مگر یہ خارجی جنہیں اس مرحلے پر بے چارے کہنے کو دل چاہتا ہے کہ جب یہ حالت ہے۔

نہ خدا ہی نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے

اب دھوبی کے کتے کی مانند گھومتے پھر رہے ہیں۔ کبھی یہاں منہ مارتے ہیں کبھی وہاں اور ہر دم "دھرے دھرے" ہوتا رہتا ہے۔ کئی ایک سنگی "سنگ طفلاں" کا شکار ہیں اور کئی ایک سرد نگاہی کے باعث ٹھٹھر رہے ہیں لیکن کوئی لحاف میں لینے کو تیار نہیں ہوتا کہ جسم پر گلی کا کیچڑ بھی لگ چکا ہے ـــــ اب اللہ بارش برسائے تو کیچڑ دھلے۔ (پھر بھی یہ خوف ہے کہ کہیں بارش ان کا وجود ہی ختم نہ کر جائے۔) وہی بارش، جو جماعت کے لیے ابر رحمت سے کم نہ ہوگی جس سے کھیتی لہلہائے گی' فصلیں بڑھیں گی اور غلے میں اضافہ ہوگا۔ کیڑوں مکوڑوں سے پاک ـــــ! (انشاء اللہ العزیز)

ہفت روزہ "الاسلام" 17 فروری 1989ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاوا بھئی شاوا _____!

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

بعض اوقات حیرانی ہوتی ہے لوگوں کے فعل پر' ان کے داؤ پیچ پر' اٹھک بیٹھک پر اور پھر اپنی سوچ پر _____ اپنی سوچ پر یوں کہ یہ تو ہونا ہی تھا' ہم کیوں چونکے □_____ یہ سوچ یوں سوجھی کہ آج کے مشرق کے آخری صفحہ پر ایک دراز قد' دراز لباس' دراز ریش' دراز نام بزرگ کا بیان نظر سے گزرا ہے _____ یہ بزرگ اسی قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے جو ہمیشہ شاہوں کا حاشیہ نشین رہا ہے مگر ہر دور میں "کلمہ حق" بلند کرنے کا داعی بھی ہے۔ ہر چڑھتے سورج کو پوجتا ہے اور خود کو مجاہد دوراں بھی کہلاتا ہے۔

جو انگریزوں کے بوٹ پالش کرنے میں بھی آگے رہا اور پھر اپنے کو سب سے بڑا انگریز دشمن منوانے پر بھی تلا ہوا ہے۔ جس نے اپنے مدرسے کے لیے انگریزی امداد بھی قبول کی اور اسی مدرسے کو بغاوت کا مرکز بھی منوانا چاہتا ہے۔ اپنے کو انگریز رعایا بھی کہا اور انگریز دشمن بھی بنا پھرتا ہے۔ تحریک پاکستان کی مخالفت بھی کی اور اب پاکستان کا ماما بننا چاہتا ہے۔ پاکستان کی حمایت کرنے والے کو مدرسہ سے نکال باہر کیا اور اب اسی کے بل بوتے انگلی پر جعلی خون لگا کر شہید کہلوانا چاہتا ہے _____ قائد اعظم سے رقم مانگی انکار پر مسلم لیگ کی مخالفت شروع کر دی۔ کانگریس میں یوں داخل ہوا ہے کہ اقبال کو کہنا پڑا _____ ایں چہ بو العجبی است _____ تعلق اتنا بڑا کہ مدرسہ کے صد سالہ جشن پر کانگریس کی موجودہ قائد اندرا گاندھی کی صدارت رکھ لی _____ پاکستانی قائد اتنا آگے بڑھا کہ کہہ گزرا۔ "خدا کا شکر ہے کہ ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شامل نہیں۔" _____ رہائش پاکستان میں ہے مگر تعلق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(پورا پورا) ہندوستان کی ایک آبادی سے ہے۔ پاکستان کی ہر حکومت سے اندرون خانہ تعلق رکھا اور بیرون خانہ مخالف بنے پھرے۔ تقریباً" تمام مدرسوں میں حکومت اور اہل حکومت کی آشیرباد حاصل کی _____ عورت کی حکمرانی کے خلاف بولے بھی بہت گرجے بھی بہت اور تعاون بھی کیا۔ اپنے مرکز تک سے عورت کی حکمرانی کا فتوی جاری کروایا _____ سابقہ دور میں جنرل ضیاء کے سب کچھ بنے پھرتے تھے۔ غیر ممالک تک کی سیر کی' امیر المومنین تک ماننے سے نہ چوکتے تھے اور اب کبھی خبر آتی ہے بے نظیر سے معافی مانگ لی اور کبھی اپنا ہی بیان آتا ہے کہ معافی نہیں مانگی' تعاون کا یقین دلایا ہے _____ کوئی پوچھے کہ جس کی مخالفت کے نعرے بلند کیے جا رہے ہوں اس کی حمایت چہ معنی دارد؟۔ _____ اس میں بھلا "چہ معنی دارد" کا کیا کام یہ تو روایت بن گئی ہے۔ مذکورہ قبیلہ کی اور آغاز سے ہی روش ہے ان غازیان گفتار کی _____ اس قبیلے کی فقہ و مسلک کو رواج ملا تو وہ بھی بادشاہان وقت کی ذرہ نوازیوں سے اور ان کے امامان ذی وقار کے عہدہ قضاء کی جلوہ افروزیوں سے _____ آج بھی فتاوی جات کے مجموعے انہی بادشاہان کی طرف نسبت سے ہماری بات کو ثبوت فراہم کر رہے ہیں _____ بھلا یہ دراز نام و دراز دست (بطرف چاپلوسی و حاشیہ نشینی) اپنی فطرت قبیل اور تاریخ سے پیچھے کیوں رہتے؟۔ بے نظیر بھٹو کے والد کے دور میں بھی انہوں نے اور ان کے قائدین ذی احترام نے بھٹو صاحب کے ساتھ تعاون کیا تھا اور وزارت علیاء تک حاصل کی تھی۔ یہ لوگ اپنی زبان کے پکے ہوتے ہیں۔ اس پٹھان کی طرح جس سے کسی نے عمر پوچھی تو کہا پچیس سال' دس سال بعد پھر پوچھی تو کہا پچیس سال' پوچھنے والے نے کہا خان! دس سال پہلے بھی پچیس سال' اب بھی پچیس سال؟۔ خان نے لال بھبوکا ہو کر کہا خوچہ! ہمارا زبان ایک ہوتا ہے دس سال آگے کیا دس سال پیچھے کیا-----؟۔ یہی حال حضرت کے قبیلے کا ہے روش ایک ہی رہے گی۔ دس صدی آگے کیا دس صدی پیچھے کیا _____□۔

قارئین! آپ اگر اب بھی نہیں سمجھے تو کیا کہوں؟۔ وہ قبیلہ وہی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے حضرت آزاد کا تعلق ہے۔ وہی آزاد وہی! ابوالکلام نہیں کہ وہ ہیرا تھا۔ یہ ہیرا لال ہے _____ ہاں 6 فروری کے مشرق کے آخری صفحہ والا آزاد جو حکومتی بیماری میں مبتلا' چاپلوسی میں مقید ہے جو خواہ کچھ بھی ہو ہر حکومت کا ملازم رہے گا۔ وہ اسلامی کہلاتی ہو یا سوشلزمی _____ اوقاف کا ملازم کیا جانے؟۔ تمہ کہ تربوز _____!

ہفت روزہ "الاسلام" 3 مارچ 1989ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری زلف میں پہنچی _____!

آج کل ایک "بی بی" کہلانے والی جماعت حسب روایت "گولی" جماعت والا کردار اپنے اسی انداز میں دہرا رہی ہے۔ جو اس کی سرشت ہے اور جسے عرف عام میں منافقت یا "نالے چوری نالے سینہ زوری" کہا جاتا ہے _____ اس جماعت نے عرب ممالک میں دہائی دے رکھی تھی کہ ہمیں زکوۃ و صدقات دیں کہ پاکستان ہمارے ہی دم قدم سے قائم ہے اور آیندہ انتخابات میں (آپ کی زکوۃ و صدقات سے) ہم کامیاب ہو کر نظام اسلام نافذ کریں گے (عربوں کو کیا معلوم کہ یہ لوگ اسلام کا نام صرف سیاست کے لیے استعمال کرتے ہیں ورنہ اسلام کو صرف "چوہدری حاکم" کا لخت جگر جانتے ہیں۔) _____ جب انتخابات میں عوام نے انہیں "ملغوبے" میں ہونے کے باوجود دھتکار دیا تو بے چارے لال پیلے ہونے لگے کہ کہیں عرب لوگ ہم سے اپنے ریالوں کا حساب لے کر ہمیں نیلا نہ کر دیں _____ واویلا کرنے لگے کہ جمعیت اہل حدیث پاکستان نے پی پی کا ساتھ دیا ہے ورنہ ہم نہ ہارتے۔ (جھوٹ کے باوجود جمعیت کا مئوثر وجود تو مانا) _____ ان بے چارے " جماعتیوں" کی اس چیخ و پکار میں وہ بھی شامل ہو گئے۔ جنہوں نے ایک سیٹ کی خاطر جماعت کا سودا ان بیوپاریوں کے ہاتھوں کیا تھا۔ (اور انجام کار اس سیٹ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے۔) اب وہ بھی فرما رہے ہیں کہ ہمارا ناک جو لکیریں نکالنے سے رگڑا گیا ہے۔ یہ بھی جمعیت اہل حدیث کی وجہ سے ہے کہ ہم تو ناک گھر کے پلستر پر رگڑ رہے تھے۔ جمعیت اہل حدیث نے پلستر کی جگہ سڑک لا بچھائی تھی۔ (بالکل اس بچے کی طرح جو اپنی تڑ فلیوں کی وجہ سے گر پڑا ہو اور پھر دیکھنے والوں سے منہ بسور کے نہ تم دیکھتے نہ میں گرتا۔) _____

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی رہے وہ لوگ جنہوں نے ایک سیٹ کی خاطر اپنی جماعت کا سودا کیا تھا۔ وہ بے چارے تو کوئلوں کی دلالی میں دل تک سیاہ کر گئے ہیں۔ خود بے نظیر کو وزیر اعظم بننے پر (اخبارات میں) دلی مبارک باد دیتے ہیں اور اپنے ہفت روزہ میں بے نظیر اور نواز شریف کو مل کر حکومت کرنے کا مشورہ دیتے ہیں _____ اور اعتراض ان پر کرتے ہیں جنہوں نے سب سے زیادہ عورت کی حکمرانی کے خلاف لکھا ہے اور جو عورت کو بطور حکمران تسلیم ہی نہیں کرتے۔

بہرحال بات ہو رہی تھی اس گولی جماعت کی جو کئی صدیوں کا مجموعہ ہے۔ جس کا وطیرہ ہے کہ اوروں کی طرف اشارے کرتی ہے اور خود پھٹے دامن کے ساتھ گھومتی پھرتی ہے۔ دوسرے کی چارپائی پر تنکا برداشت نہیں کرتی اور اپنی "پیڑنی تھلے ڈنڈا نئیں پھیردی" دوسروں کی آنکھ کا تنکا تو دکھاتی ہے اور اپنی آنکھ کا شہتیر جسے نظر نہیں آتا۔ رائی کا پہاڑ بنانا جس کے داہنے ہاتھ کا کام ہے جو جھوٹ اور پروپیگنڈہ کا کھاتی ہے جو ہر اتحاد میں تخریب کاری کرتی ہے _____ کبھی پاکستان کے بنانے کی مخالفت کرتی ہے اور کبھی _____ سارا کریڈٹ خود لینے کا کرتی ہے _____ ہر بات جو اس کی ہو' ٹھیک اور وہی دوسرے کی ہو تو غلط _____!

تیری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی
وہ تیرگی جو میرے نامہ سیاہ میں تھی

یعنی وہی کا مالک جو کسی کے دامن پر ہو (بصورت دھبہ) غلط اور ان کے وجود کا حصہ بن جائے تو کوئی بات نہیں _____ مثلاً" (صرف اک مثال) یہ فاطمہ جناح کی صدارتی انتخابات میں حمایت کرے تو عین شریعت بتلائے اور سیٹوں کی تقسیم سے بگڑ کر بے نظیر کی وزارت عظمیٰ کفر ٹھہرائے۔ جب لوگ ہنسیں تو رونے لگے اور اشارہ کرے جمعیت اہل حدیث کی طرف جو عورت کی حکمرانی کی سرے سے مخالف ہے _____ یہ (پڑوسیوں کے ہنومان جی) کھیر تو ساری خود کھا جاتے ہیں اور منہ دوسروں کا لیپڑ کر انہیں بدنام کرنے لگتے ہیں۔ چور الٹا کوتوال کو ڈانٹنے والے پروپیگنڈیئے اپنے اوسان بحال کر کے سامنے ہاتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماریں تو پتہ چلے کہ یہ تو آئینہ ہے جس میں اپنا منہ ظاہر آ رہا ہے۔ (کالا کلوٹا _____ کسی کا دلدار؟)

ہفت روزہ "الاسلام" 10 مارچ 1989ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری زلف میں پہنچی _____!

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

بات ہو رہی تھی گولی جماعت کی جو ایک طرف تعصب کے خلاف نعرے لگاتی ہے اور دوسری طرف تعصب کا اظہار صرف زبان سے نہیں کرتی بلکہ گولی کی زبان استعمال کرتی ہے۔ جو ایک طرف حق کی بات کرتی ہے اور دوسری طرف اپنی شاخوں کے ذریعے حقداروں کا حق مار کر میرٹ کے خلاف اپنے وابستگان کو بھرتی اور داخلہ دلواتی ہے۔ جو نواز کے بدلے نواز شریف لکھ کر دیواریں اور ٹریفک گاڑیاں سیاہ کرتی ہے' ہنگامے کرکے لوگوں کا کاروبار رکواتی ہے اور پھر سب نظر انداز کرکے (خون تک) اسی نواز شریف سے جا سینہ ملاتی ہے۔ جسے خونی اور لوہا چور تک کہتی نہ تھکتی تھی _____ بے نظیر سے چاہت کا یہ عالم کہ بے نظیر نے حضرت علامہ صاحب کو ملاقات کے شوق کا پیغام بھجوایا' حضرت علامہ شہیدؒ نے جواباً" فرمایا ہم غیر محرم عورتوں سے نہیں ملا کرتے اور گولی جماعت کے نائب امیر نے (بے نظیر سے ملاقات کی بے قراری کی وجہ سے) فرمایا ملنے میں کوئی حرج نہیں صرف فرمایا نہیں بلکہ 70 کلفٹن پہنچ کر قریب قریب بیٹھ کر دکھلا دیا (شاید ایک ہی صوفے پر) پھر انہی نے کہا کہ پی پی پاکستان کے لیے نعمت عظمی ہے۔ اس فرمان کے متعلق ارشاد کرتے ہوئے علامہ شہیدؒ نے شریعت بل پر ہونے والے مذاکرے میں (جنگ فورم میں) گولی جماعت کے امیر کی موجودگی میں کہا تھا "تم نعمت عظمی کہو تو کوئی بات نہیں' ہم نے کبھی نعمت صغری بھی نہیں کہا۔" _____ گولی جماعت کے "طفلان مکتب" نے ریلی منعقد کی تو پی پی کے راؤ رشید کو خصوصی دعوت پر بلایا۔ پھر لاہور ہائی کورٹ کے احاطے میں راؤ رشید اور "طفلان مکتب" کے مانیٹر کی ملاقات ہوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تعاون کی یقین دہانیاں ہوئیں _____ (ابھی حال میں جب بے نظیر وزیراعظم بن کر لاہور آئیں تو گولی جماعت کے شعبہ خواتین نے نہ صرف بے نظیر کا خیر مقدم کیا بلکہ تحسینی کلمات بھی کہے) اسی طرح گولی جماعت کے امیر تک کا بیان آیا کہ ہمارا اور پی پی کا کوئی لڑائی جھگڑا نہ تھا اس لیے ہم اتحاد کر رہے ہیں _____ چنانچہ یہ بات عام ہو گئی کہ گولی جماعت اور پی پی یک جان دو قالب ہو چکی ہے کہ انتخابات کی دہائی نے سیٹوں کی تقسیم پر دونوں کو لڑوا دیا۔ دونوں ہمیشہ کے مفاد پرست تھے۔ دونوں نے اپنے اتحادوں سے کبھی انصاف نہیں کیا۔ ایک دوسرے کی گھات میں دونوں بلوں سے باہر نکل آئے _____ اور سب کو پتہ چل گیا کہ بلی تھیلے سے باہر آ گئی ہے _____ اور اب (عربوں کے ریالوں کے خوف سے) کھسیانی ہو کر کھمبا نچ رہی ہے _____ کھمبا کوئی عام نہیں' یہ ستون ہے فولاد کا۔ انشاء اللہ العزیز بلی اپنے پنجے اور دانت تڑوا کر رہے گی _____ اس جماعت کا یہ وطیرہ بن چکا ہے کہ یہ جمعیت اہل حدیث پاکستان کے بارے میں اپنی دلی ہمدردی کے اظہار کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی۔ پاکستان اور بیرون ممالک خصوصاً" عرب ممالک میں جمعیت اہل حدیث پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرتی رہتی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ یہ عرب ممالک میں یہ تاثر دیتے ہیں کہ پاکستان میں اسلام کے لیے صرف یہی متحرک ہیں اور جب جمعیت اہل حدیث' پاکستان نے اپنی سرگرمیاں تیز کیں تو بے چاری گولی جماعت بوکھلا گئی کہ کہیں ہمارا پول نہ کھل جائے۔ عربوں کو پتہ نہ چل جائے کہ نفاذ اسلام کے لیے مانگی ہوئی رقم. گلچھروں میں اڑتی ہے۔ مہاجرین و مجاہدین افغانستان کے نام پر جمع کی ہوئی دولت گھروں اور کاروباروں کی زینت بنتی ہے۔ غبن اتنے عام ہو چکے ہیں کہ بات تھانہ چوہنگ تک جا پہنچتی ہے اور بلوچستان کی کابینہ کو مستعفی ہونا پڑتا ہے عامی تو عام اس جماعت کے قائدین تک پر بانی کا گھرانہ چیختا ہے _____ بہرحال بات ہو رہی تھی پیپلزپارٹی سے تعاون کی' اس گولی جماعت کا کردار غیروں کی نظروں میں تو آنا ہی تھا' خود وابستگان چیخ اٹھے _____ ماہنامہ تکبیر کے مدیر صلاح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدین نے خوب لکھا ہے (وہی کافی ہے) ____ ایک بات اور ____ بے نظیر کو وزیر اعظم' صدر نے نامزد کیا تھا اور صدر وہ ہے جسے اسلامی جمہوری اتحاد کی تمام جماعتوں (بشمول گولی جماعت) نے اعتماد کا ووٹ دیا تھا۔ یوں عورت کی حکمرانی کے جرم میں سبھی شامل ہیں۔ وہ اسلامی جمہوری اتحاد بھی جو اسلام سے بالکل بیگانہ ہے یا یوں کہہ لیں۔

نہ پڑھا نہ لکھا' نام عالم فاضل

ہفت روزہ "الاسلام" 24 مارچ 1989ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن معجون کمونیہ

ﷺ تبصرہ بلا تبصرہ

اپنے اردگرد نظر دوڑائیں تو کئی قسم کے افراد نظر آئیں گے۔ رنگ رنگیلے' کچھ مٹیالے' کچھ چمکیلے' ذہنی تعلیوں والے' تللیوں والے' بانکے بھی سجیلے بھی' بے پرواہ ہتھیلے بھی' عجیب فطرت والے' معاشرتی ندرت والے' کئی کہ دیکھے سے ہنسی آئے اور کئیوں کو دیکھ کر رونا آئے' بات بات پر الجھنے والے' بات بات پر بکنے والے' ہٹ دھرم بھی بہت' بے شرم بھی بہت' بے جھجک ایک سے بڑھ کر ایک' عجوبے بھی' ملغوبے بھی _____ کچھ ایسے کہ قسمیں کھائیں تو کھاتے جائیں' گالیاں نکالیں تو نکالتے جائیں _____ کہتے ہیں ناں کہ ایک آدمی کو شرط لگانے کی بہت عادت تھی۔ بات بات پر شرط لگاتا رہتا تھا۔ ایک روز اپنے دوستوں سے کہنے لگا کہ میں آج کے بعد شرط نہیں لگاؤں گا۔ دوستوں نے کہا کہ تم باز آنے کے نہیں' وہ جھٹ بولا لگالو شرط _____
ایسے ہی کچھ لوگ کہ جھوٹ ان کی فطرت اور غلط بیانی' ان کی عادت بن چکی ہوتی ہے۔ ایسے میں سچ ان کے منہ سے بھی نکل جائے تو کوئی یقین نہیں کرتا' سبھی یہی سمجھتے ہیں کہ یہ جو آج "شیر آیا شیر آیا" کہہ رہا ہے' یہ بھی ہم لوگوں سے مذاق ہے _____!

یہ ساری باتیں مجھے اس لیے یاد آئیں کہ طاہرالقادری کا ایک بیان نظر سے گزرا ہے کہ وہ اتفاق مسجد سے الگ ہو رہے (اتفاق خاندان سے نہیں؟۔) اور ساتھ ہی ایک مرتبہ پھر فرمایا ہے کہ اتفاق خاندان کی مالی امداد میں نے کبھی قبول نہیں کی۔ (کوئی پوچھے حضرت اس موقع پر بلاوجہ اس کو بیان کرنا کیا ہے' دل کا چور تو نہیں؟) اس موقع پر حضرت نے فرمایا ہے کہ اب تحریک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو نیا موڑ دیا جا رہا ہے _____ ہمیں حضرت کی یہ کوشش کچھ اور سوچنے پر مجبور کر رہی ہے' ایک تو یہ کہ گذشتہ دنوں سے نواز شریف کے خلاف جو عدم اعتماد کی فضاء نظر آ رہی ہے اور اکثر لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ اب نواز شریف گیا تو حضرت قادری بھی سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ نواز شریف اقتدار سے محروم رہ کر مظلوموں کے انتقام کا نشانہ بنیں گے اور مرکز کی لپیٹ میں آئیں گے تو لامحالہ تمام وہ لوگ جو نواز شریف کے اردگرد ہیں' وہ بھی اسی لپیٹ میں آ جائیں گے' اس لیے نواز شریف پر برے دن آنے سے پہلے ہی الگ ہو جائیں۔ حضرت قادری کو تو یہ بھی سوچنا پڑا ہو گا کہ جو زمین ادارے کے لیے ناجائز طریقے سے حاصل کی ہے' اس کا بھی حساب ہو گا---- دوسرے یہ کہ گذشتہ کچھ ہفتوں سے حضرت کے الفاظ بھی جارحانہ ہوتے جا رہے ہیں کہ ہم یہ نہیں چلنے دیں گے _____ یہ نہیں ہونے دیں گے اور یہ الفاظ کہ آنے والے دنوں میں تحریک اور انقلاب کے تقاضوں کی خاطر۔ اسی طرح پچھلے دنوں یوم تاسیس کی تقریبات میں انہیں جو کمانڈو ڈیمانسٹریشن پیش کی گئی اور ان کی طرف سے سابقہ کمانڈوز کی نوکری کا اشتہار' نیز ادارے میں جوڈو کراٹے کی کلاسز کا اجراء یہ سوجھا جاتا ہے کہ اب وہ پرتشدد کاروائیاں کرنا چاہتے ہیں اور ان کی وجہ سے ردعمل کے طور پر پہنچنے والے نقصان سے نواز شریف خاندان جو ان کا سب سے بڑا محسن ہے' کو بچانا چاہتے ہیں _____ ہمیں معلوم ہے کہ ان کی ہٹ لسٹ میں ہمارا نام بھی شامل ہے کہ ان کے خلاف سب سے زیادہ (شاید) ہم نے لکھا ہے خصوصاً" شہزادگان کے اغواء کے سلسلے میں اور پھر سستی شہرت کا میں جو ہم نے لکھا ہے' وہ بہت مؤثر ثابت ہوا ہے اور اس کی وجہ سے انہیں نقصان بھی پہنچا ہے اور کوفت بھی ہوئی ہے _____ یہی وجہ ہے کہ ہمیں ہر طرف سے بالواسطہ دھمکیاں مل بھی چکی ہیں لیکن یہ تو اپنی سرشت ہے کہ جسے حق سمجھا ہے اسے سرعام کہیں گے' خواہ کچھ ہو جائے _____ ہم نے کسی کی ذات کے متعلق بنیاد نہیں بنائی' نظریات کے حوالے سے بنیاد بناتے ہیں _____ مثلاً" ہم نے کبھی یہ نہیں بتایا کہ جھنگ میں ایک فرد رہتا تھا جس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام غالباً" غلام فرید تھا جو کہا کرتا تھا چونکہ غلاف فرید کے دو تین اور بھی آدمی تھے اس لیے لوگ اس کی طلب کے حوالے سے اسے عرف معجون کمونیہ کہہ کر بلاتے تھے۔ اس نے ایک جگہ سے ڈیڑھ کلو بنفشہ اور تین کلو چینی چوری کی' جس کی وجہ سے اس کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر درج کی گئی۔ بعد میں اس کے بیٹے نے ہاتھ پاؤں مار کر وکالت کی تعلیم حاصل کی مگر وکالت میں کامیاب نہ ہو سکا۔ ایک دفعہ اپنی فطرت کے باعث جھنگ بار سے (جب کہ وفاقی محتسب سردار اقبال مہمان خصوصی تھے) نکالا گیا' وکالت میں ناکامی کے بعد اس نے دیکھا لوگوں کو اسلام کے نام پر بیوقوف بنایا جا سکتا ہے۔ وہ بزعم خود اسلامی سکالر بن بیٹھا (حالانکہ اسے لاء کالج ہاسٹل کے نگران کی حیثیت سے خاص وجوہ کی بناء پر ہٹایا بھی جا چکا تھا) اور آج وہ اپنے کو امام عصر منوانے پر تلا ہوا ہے خواہ اس کے لیے اسے کچھ بھی کرنا پڑے _____ یہ ایک فرد کی کہانی ہے لیکن ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں _____ ہم جو پروفیسر طاہر القادری پر کچھ لکھتے یا کہتے ہیں تو صرف اس وجہ سے کہ وہ اسلام کے مبلغ (اگر) کہلاتے ہیں تو پھر کچھ اپنے طریقہ کار اور چال ڈھال کے متعلق سوچیں۔

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

ہفت روزہ "الاسلام" 21 اپریل 1989ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فن چربہ سازی

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

آج کا دور علوم و فنون میں ترقی کا دور شمار ہوتا ہے۔ نت نئے فنون' رنگا رنگ علوم نمودار ہو رہے ہیں۔ ان کی تعلیم و تدریس شروع کی جا رہی ہے' ان کے لیے اصول و قواعد منضبط ہو رہے ہیں اور یوں (علوم و فنون) رواج پا رہے ہیں۔

کبھی چودہ علوم کا شہرہ تھا' کسی علامیت و مہارت کا سکہ منوانے کے لیے اسے چودہ علوم کا ماہر بنایا جاتا تھا۔ اب تو علوم کی تعداد ہی اتنی ہو چکی ہے کہ ان کے شمار کے لیے بھی ایک خاص علم کی ضرورت ہے جسے غالباً" علم شماریات علوم و فنون کہنا چاہیے۔ ہم ایک روز ان علوم و فنون کے شمار میں لگے تو کئی دن گزر گئے مگر شمار نہ کر سکے تو یہ بذات خود ایک علم ہے اور علم دنوں میں نہیں سالوں میں حاصل ہوتا ہے۔

ہم سوچنے لگے کہ اتنے علوم وجود میں کس طرح آئے؟۔ آخر یہ بھی تو انسانوں کے بنائے ہیں۔ وہ انہیں کس طرح وضع کرتے رہے؟۔ یہ سوچ دراصل ہماری "شمار علوم" میں ناکامی کی وجہ سے چھانے والی مایوسی کے سبب تھی ورنہ کون نہیں جانتا کہ علم افراد کی ذہنی کاوشوں اور دماغی صلاحیتوں کے باعث وجود میں آئے ہیں۔ دراصل علوم و فنون کی شماریات کا بھوت ہمارے سر اس لیے چڑھا تھا کہ ہر روز کوئی نہ کوئی نیا علم ہمارے سامنے آتا اور ہم اسے کسی مادی چیز کا نام سمجھ کر اس کے متعلق پوچھ بیٹھتے جس کی وجہ سے ہماری بہت سبکی ہوتی۔ آخر ہم نے سوچا ہم ان کا شمار کر کے ایک تحقیقی مضمون لکھیں اور اپنا مذاق اڑانے والوں پر علمیت و تحقیق کا رعب ڈال سکیں لیکن ہم اپنے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارادے میں بری طرح ناکام ہوئے۔ اس ناکامی کے بعد کئی دیگر موضوعات پر کوشش کی مگر تحقیقی و تاریخی موضوعات پر لکھنے کے لیے وقت' استقلال' وسعت مطالعہ اور نظر تجزیہ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ ہمارے پاس نہ تھیں۔ ہم اسی ادھیڑبن میں تھے کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں؟۔ ناگہاں "تخیل شاہ" نے ہمیں اک راہ دکھلائی کہ کسی پرانی کتاب یا کسی بزرگ کی خاص تحریر کا چربہ بہترین رہے گا۔ اس طرح ہینگ لگے نہ پھٹکڑی' رنگ چوکھا نکلے گا یعنی نہ محنت' نہ استعداد' سکہ جم جائے گا مگر ہم ازلی بزدل ڈر گئے کہ اس طرح اگر بات ظاہر ہو گئی تو زیادہ بے عزتی ہو گی۔

"تخیل شاہ" نے کہا ارے گھبراتے کیوں ہو؟۔ کسی ماہر فن استاد کو پکڑو' اس کی شاگردی کرو اور شروع ہو جاؤ' بہت جلد مفکر و ادیب کہلاؤ گے ورنہ "ناظم سیاسیات" تو بن ہی جاؤ گے۔

ہم نے کہا کہ بات تو ٹھیک ہے لیکن کون ہے؟۔ ماہر فن چربہ سازی؟۔ ابھی تو چربہ سازی کا فن ہی وجود میں نہیں آیا۔

"تخیل شاہ" نے کہا بھولے ایک فرد پیدا ہو چکا ہے بلکہ چربہ سازی کی وجہ سے نام بھی کما چکا ہے اور اب اسی چربہ سازی پر داد تحسین کے خطوط بھی چھاپ رہا ہے اور اتنا ماہر ہے کہ مولانا محمد علی قصوری کی کتاب "مشاہدات کابل و یاغستان" جسے انجمن ترقی اردو (پاکستان) اردو روڈ' کراچی نمبر1 نے 168 صفحات پر شائع کیا تھا کا چربہ کر کے پہلے ہفت روزہ "اسلام" میں اور اب ایک نیک نام ہفت روزے میں چھاپ رہا ہے اور اسی کو (فی الحال) ہفت روزے کی مقبولیت کا باعث جانتا ہے۔

میں نے کہا واقعتاً" وہ فرد تو نہ صرف فن چربہ سازی کا امام ہے بلکہ " علم متمنیات شہرت" کا بھی ماہر معلوم ہوتا ہے۔

"تخیل شاہ" نے کہا کہ واقعتاً" سب ہی ہے کہ وہ علوم میں مہارت تامہ رکھتا ہے لیکن اسی چربہ سے معمور مضمون کی قسط نمبر2 میں پہلے صفحہ کے پہلے کالم کی سطر نمبر14 میں کابل کو قابل لکھ چکا ہے اور ایسا اکثر ہو جاتا ہے لیکن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے "استادی" میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ جو نسا علم تم حاصل کرنا چاہتے ہو اس میں بہرحال مہارت ہے۔

میں نے کہا یار تخیل شاہ! میں تو شاید ایسے ماہر فن کو "استاد" نہ بنا سکوں کہ

چہ نسبت خاک را با عالم!

لیکن مشورہ ضرور دے سکتا ہوں کہ وہ اس فن یعنی "فن چہرہ سازی" کو باقاعدہ اصول و قواعد وضع کرکے ایک مستقل حیثیت دے دیں تو رہتی دنیا تک نام رہے گا کہ علوم و فنون کی کثرت کے باوجود ابھی یہ فن وضع نہیں ہوا کہ اس میں کوئی جگہ خالی چھوڑ دیں۔ مہارت والا ہی نہ تھا اور ان کی فطرت میں یہ مہارت بدرجہ اتم موجود ہے۔

ہفت روزہ "الاسلام" 15 اگست 1989ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ لب پر اور لب ڈوبا ہوا ساغر میں ہے

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

ایک جماعت ہے ہمارے ملک کی جس کے وابستگان کا زعم ہے کہ وہ اقامت دین کی تحریک سے وابستہ ہیں۔ حالانکہ وہ جماعت میرے لفظوں میں "گولی جماعت ہے" جو اقامت دین کے نعرے کے ساتھ منافقت اور جھوٹی سیاست سے کام لیتی ہے جس نے ہر دور میں مختلف اتحادوں کے ذریعے مفادات کو حاصل کیا ہے اور اتحاد برائے مفاد پرستی (دوسرے لفظوں میں اپنے اتحادیوں کو دھوکا دینے کا) کردار ادا کیا ہے۔ محسن کش جماعت کا سب سے بڑا کردار پروپیگنڈا ہے' جہاد افغانستان ہو یا جہاد کشمیر' بنگلہ دیش کا سیلاب ہو یا بموں کے دھماکے سب سے پہلے اور کوئی کام کریں یا نہ کریں رسید بکیں ضرور چھپواتی ہے اور چندے کے حصول میں سرگرم عمل ہو جاتی ہے۔ خواہ بعد میں اس کی وجہ سے مجاہدین کی جماعتیں آپس میں ہی دست و گریبان ہو جائیں۔

ایک اس گولی جماعت کا فن یہ بھی ہے کہ کسی بھی موقف پر اس کا دوہرا کردار ضرور نظر آتا ہے۔ پاکستان کے قیام کی سخت ترین مخالفت' اور بانیان کی کردار کشی بھی کرتی ہے اور تحریک پاکستان کا کریڈٹ بھی لیتی ہے۔ ختم نبوت کی تحریک میں سزائے موت سے بچنے کے لیے بقول ابوالخیر مودودی "اندر کھاتے" درخواستیں بھی گزارتی ہے اور عزیمت کا پہاڑ بھی بننا چاہتی ہے ____ عورت کی سربراہی کی فاطمہ جناح کی صورت حامی بھی ہوتی ہے اور بینظیر کے خلاف مظاہرے بھی کرتی ہے۔ پھر انہوں نے بنگلہ دیش میں خالدہ ضیاء سے اتحاد کر لیتی ہے۔ (بہانہ یہ بنتا ہے کہ وہ پاکستان کی حامی ہے حالانکہ اس کا خاوند مغربی پاکستان سے غداری کرتے ہوئے فرار ہوتا ہے) ____ نور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں یا نیزئی' کے خلاف حافظ حسین احمد کو کھڑا کرتی ہے اور پھر حافظ حسین کو کھڑا کرنے کے باوجود ووٹ بھی نہیں دیتی۔ پیپلز پارٹی کے خلاف سرگرم تحریک کے بعد پھر اتحاد کی کوششیں کرتی ہے۔ بعدازاں سیٹوں کی تقسیم پر اختلاف کے باعث اسے صیہونی ایجنٹ قرار دیتی ہے۔

کشمیر کے مسئلے پر بیرونی ممالک کے دورے پر پی پی کے وفود میں شامل بھی ہوتی ہے اور اسے کشمیر کا مخالف بھی کہتی ہے _____ اور تو اور عرب ممالک کے ریالوں اور دیناروں پر سیاست کا سکہ بھی جماتی ہے اور کڑے وقت میں ان میں کیڑے بھی نکالتی ہے' عراق کی مخالفت بھی کرتی ہے عراقی یا ترا کے بعد صدام کو ہیرو بھی قرار دیتی ہے _____ امریکہ میں اپنے امیر کے بیٹے کو تعلیم بھی دلاتی ہے اور امریکہ کے خلاف چانگ بھی کرتی ہے' (اگرچہ بقول حکمت یار ایسا روس کو اشارہ دینے کے لیے کہ ہم اس کے قریب آ رہے ہیں) روس کے خلاف اعلان جہاد بھی کرتی ہے اور اپنے مرکز میں روسی سفیر سے ملاقاتیں بھی ہوتی ہیں _____ خلیج کے مسئلے پر عرب ممالک کو دکھانے کے لیے مجلس عاملہ عراق کی مخالفت میں قرار داد پاس کرتی ہے۔ اور پاکستانی عوام کو جلسوں جلوسوں میں عراق اور صدام کی حمایت کے مظاہرے ہوتے ہیں۔

شریعت بل کا مسئلہ آئے تو ضیاء الحق کے دور میں شریعت بل کے مخالفوں کو منافق اور بے ایمان بھی کہتی ہے۔ بعدازاں اس وقت کے امیر کی زبان سے "شریعت بل کی کوئی ضرورت نہیں" کے الفاظ بھی نکلواتی ہے _____ اور اب موجودہ حکومتی بل کی تیاری میں اس جماعت کا مرکزی نائب امیر پروفیسر خورشید احمد اخر تک شامل رہتا ہے۔ مرکزی راہنما لیاقت بلوچ اس کمیٹی کے اجلاسوں میں نظر آتا ہے۔ جس کے سپرد بل کیا گیا ہے _____ اور خود حضرت امیر اس آٹھ جماعتی اتحاد کے اجلاسوں میں شامل ہوتے ہیں جو کہ اس (حکومتی) بل کا مخالف ہے _____ پھر جب آٹھ جماعتی اتحاد کے رہنماؤں کے شریعت بل پر صاحبان اقتدار سے مذاکرات ہوتے ہیں تو حضرت امیر آٹھ جماعتی اتحاد کی طرف سے شامل ہوتے ہیں اور مرکزی نائب امیر حکمران کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاونت فرماتے ہیں _____ ہاں جی! یہی کردار ہے جس کے باعث یہ جماعت سکڑتی چلی جا رہی ہے' اور ایسے کردار کے لیے کہا جاتا ہے' دونوں جہاں سے گئے پانڈے نہ حلوہ ملا نہ مانڈے _____ یعنی۔

"نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم"

ہفت روزہ "اہل حدیث" 17 مئی 1991ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاتح قلوب

پہ تبصرہ بلا تبصرہ

وہ شخصیتیں۔ برصغیر میں صاحب جمال بھی' صاحب کمال بھی۔ ہمہ صفت اور ہر صفت میں کامل _____ پراز اثر گفتار والی تھیں۔ پر تاثیر کردار والی تھیں _____ تاریخی بھی تاریخ ساز بھی' زہنوں پر چھا جانے والیں' دلوں کو فتح کرنے والیں _____ ذہانت میں اعلیٰ' متانت میں بالا' ثقاہت و نقاہت سے لبریز' صاحب اقبالیت و بداعیت _____ دونوں شخصیتیں _____ فطانت جن کی سرشت' جرات جن کی جبلت' عدالت جن کی فطرت اور عظمت جن کی عزت تھی _____ تحریر میں لاجواب' تقریر میں بے مثال' علمیت میں ممتاز' ہر خطابت سے سرفراز _____ ایک پاکستان بننے سے پہلے دل و نگاہ کو گرماتی رہی۔ ایک پاکستان بننے کے بعد قلب و روح کو جگمگاتی رہی _____ ایک سے دنیا ابوالکلام آزاد کی حیثیت سے آگاہ _____ دوسری سے علامہ احسان الٰہی ظہیر کے نام سے روشناس _____ حافظہ دونوں کا بلا کا تھا۔ ذہن رسا تھا۔ یادداشت غضب کی۔ کتنے ہی افراد و اشخاص صرف اسی ایک وصف کے باعث والہ و شیدا ہو گئے _____ آج دونوں کے حافظے کو اشرفیت کا ایک ایک واقعہ قرطاس سپرد ہے۔

غازی علم دین شہید کے بھتیجے' بتلاتے ہیں کہ "میں نے مولانا آزاد کو پچاس کی دھائی کے ابتدائی سالوں میں عید کارڈ ارسال کیا' اس کے کوئی تین چار سال بعد مولانا ابوالکلام آزاد' پاکستان تشریف لائے۔ قیام کراچی میں تھا' میں مولانا کو ملنے کراچی گیا۔ مولانا آزاد کی قیام گاہ کے باہر ایک مجمع تھا' ہر ایک کی خواہش تھی مولانا سے مل لوں۔ ان کی محفل سے مشرف ہو جاؤں میں بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہی میں سے ایک تھا' عمر نوجوانی کی تھی کوئی ملنے نہ دے رہا تھا۔ آخر میں نے کہا کہ مولانا سے کہو۔ لاہور سے شیخ رشید آیا ہے _____ اندر یہ اطلاع بھجوائی گئی مولانا آزاد نے اندر بلوا لیا اور کہنے لگے "نوجوان تم وہی ہو جس نے کچھ سال قبل مجھے کارڈ ارسال کیا تھا" _____ میں حیران کہ مولانا کو نہ معلوم کتنے لوگوں کے مکتوب جاتے ہوں گے۔ ہر ایک نام یاد رکھنا ہم جیسے محدود حلقہ یاراں والوں کے لیے دشوار ہے' مگر یہ عبقری انسان اتنی قوت حافظہ کا مالک کہ سالوں پہلے کے ایک غیر معروف نام کو یاد رکھا ہوا ہے"_____ شیخ رشید احمد' مولانا آزاد کے اس حافظے کے باعث مولانا کی شخصیت کے اسیر ہو چکے ہیں' اب مولانا آزاد سے متعلقہ کوئی چیز ہو وہ اس کے حصول کے لیے بے قرار و بے تاب ہو جاتے ہیں۔

شہید اسلام کی یاد داشت کا "غضب" میں نے خود دیکھا ہوا ہے _____ کراچی میں ہمارا ایک بہت عزیز ساتھی ہے شکیل اختر اس سے میری اچھی صاحب سلام ہو گئی تھی _____ حضرت علامہ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی کراچی جانا ہوتا مجھے اپنے پروگرام سے آگاہ فرما دیتے' پھر میں ایئر پورٹ لینے سے لے کر ایئر پورٹ پر الوداع کہنے تک حضرت علامہ شہید کی شخصیت سے مستفید و محظوظ ہوتا رہتا_____ ایک روز حضرت علامہ ہوٹل سے حضرت قاری عبدالخالق رحمانی صاحب کے ہاں گئے۔ مجھے کوئی کام کہہ کر وہیں آنے کا کہہ دیا۔ میں کام سے فارغ ہو کر قاری صاحب کے ہاں جانے کے لیے سٹاپ پر کھڑا تھا کہ شکیل اختر مل گئے۔ میں نے انہیں کہا کہ مجھے ذرا قاری صاحب کے ہاں چھوڑ آئیں _____ جب ہم وہاں پہنچے تو حضرت علامہ رخصتی کے لیے باہر دروازے پر کھڑے تھے۔ میں نے شکیل کا تعارف برائے نام کروایا۔ پھر ہم ایک طرف رخصت ہو گئے اور شکیل اور طرف کوئی چھ سات ماہ بعد حضرت علامہ کا ایک دفعہ پھر کراچی جانا ہوا۔ شکیل ان سے ملنے ہوٹل گیا۔ شکیل کو دیکھتے ہی حضرت علامہ کہنے لگے "سناؤ بھائی شکیل کیا حال ہے؟" شکیل اتنا حیران ہوا کہ چند لمحوں کا برائے نام تعارف ہوا تھا۔ حضرت علامہ وہ شخصیت ہیں کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دن میں ہزاروں افراد سے ملتے ہوں گے۔ کسی کا نام اور شکل یاد رکھنا بہت ہی دشوار ہو گا' پھر بھی اتنے عرصے کے باوجود میں نہ صرف حضرت علامہ کے حافظے میں ہوں بلکہ نام تک یاد ہے ـــــ شکیل اس وقت سے آج تک حیران ہے اور حضرت علامہ کی شخصیت کے ہالے میں گھرا ہوا زندگی گزار رہا ہے۔

ہفت روزہ "اہل حدیث" 21 جون 1991ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمن اس کا آسماں کیوں ہو؟

ہم، تم اور وہ

اے قارئین باصفا! آج آپ سے ایک گروپ کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔ بھلا پتہ تو چلے کہ آپ بھی اس گروپ کی حرکات بلکہ کرتوت سے آگاہ ہیں یا نہیں؟۔ ان حرکات و سکنات کو کرتوت محض تعصب کی وجہ سے نہیں بلکہ واقعتاً" کرتوت ہونے کی بناء پر لکھا ہے۔ کوئی اور سخت الفاظ ہوتا تو وہ بھی لکھتا، خود ہی بتلایئے، جو نیک نعروں پر متضاد کاروائیاں کرے، جہاد کے لیے فنڈز حاصل کر کے مجاہدین کو نقصان پہنچائے، اس کی حرکات کو کرتوت نہیں تو اور کیا کہا جائے گا؟۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ دعوت ولیمہ و ارشاد "نکاح" والے کیا کرتے پھرتے ہیں؟۔ اوہو یہ تو صحیح ہے کہ وہ عربوں سے لمبی رقم اینٹھتے ہیں اور مختلف طریقوں سے گلچھڑے اڑاتے ہیں۔ ہاں یہ بھی بجا کہ انہوں نے بعض غیر فطری نکاحوں کے ذریعے بنک بیلنس میں بھی اضافہ کیا ہے۔ ہاں یہ بھی صحیح کہ امارت کی دہائی کے باوجود کئی سال گزرنے پر بھی بے امیرے ہیں۔ نظم جماعت کے واویلے کے باوجود اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنانا چاہتے ہیں۔ کشمیر میں ایک جماعت ہونے کے باوجود لاہور سے جا کر الگ پڑاؤ ڈالا۔ افغانستان میں شیخ جمیل الرحمٰن شہید کی امارت سے ہٹ کر نہ صرف الگ کیمپ لگایا بلکہ ایک وقت شیخ شہید نے انہیں بلا کر کہا کہ اگر باز نہ آئے تو یہاں رہنے کی اجازت نہ ہو گی۔

اے قارئین باصفا! آپ ان کی پچھلی باتیں چھوڑیئے۔ اس وقت مجھے صرف یہ بتلائیں کہ کیا آپ کو خبر ہے کہ افغانستان کی اسلامی تاریخ کا جو سب سے بڑا سانحہ ہوا ہے۔ اس میں اس گروپ نے جو اپنا نہج دعوت و جہاد بتاتا ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا کردار ادا کیا ہے؟۔ کچھ خبر ہے کہ انہوں نے کس طرح شیخ شہید کی جماعت الدعوۃ الی القرآن والسنۃ سے اس طرح دشمنی لی کہ قرآن و سنت کے نفاذ پر مشتمل امارت اسلامی کے انحطاط میں دشمنوں سے تعاون و معاہدہ کیا۔ افغانستان کے صوبہ کنڑ میں شیخ جمیل الرحمٰن نے اسلامی حکومت قائم کر دی تھی جو اللہ اور اس کے رسول کے قوانین پر نظام چلا رہی تھی۔ کتاب و سنت کا شہرہ ہو رہا تھا اور صحیح معنوں میں جہاد اسلامی کے ثمرات ملنا شروع ہو چکے تھے کہ مالی مفادات کے پیچھے بھاگنے والوں اور حکومت و اقتدار کے لالچی حزبیوں نے "وہابیت" کو بنیاد بنا کر امارت اسلامی پر حملہ کر دیا۔ اس حملے میں دعوت ولیمہ و ارشاد نکاح کے "مجاہدوں" نے حزب اسلامی سے معاہدہ کر رکھا تھا کہ ہم شیخ جمیل الرحمٰن کا ساتھ نہیں دیں گے۔ نہ تم ہمیں کچھ کہو نہ ہم تمہیں کچھ کہیں گے _____ جس وقت حزبیوں نے حملہ کیا اس وقت ان نام نہاد مجاہدوں کے معسکر میں توپچی مقام کے مجاہدین سے دوگنی تعداد میں افراد موجود تھے۔ اگر یہ ان کا ساتھ دیتے تو حملہ اتنی دیر کے لیے ناکام ہو سکتا تھا کہ مجاہدین آ ملتے مگر انہوں نے بالکل پرواہ نہ کی بلکہ مجاہدین کا کہنا ہے کہ پہلی گولہ باری ان کے معسکر کے قریب سے شروع ہوئی تھی۔

شیخ جمیل الرحمٰن شہید نے دوران لڑائی انہیں اخلاقی امداد کا کہا تو انہوں نے جواباً کہا یہ فتنہ ہے اور ہم اس سے الگ رہنا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کی مدد نہ کر سکیں گے اور بالکل مدد نہ کی _____ اگر ایسا نہیں تو یہ بتلائیں کہ جب حزبیوں نے محض اہل حدیث ہونے کی پاداش میں امارت اسلامی پر حملہ کیا۔ خنجروں سے اہل حدیث نوجوانوں کا مثلہ کیا۔ گولیاں اس طرح ماریں کہ وجود کا کوئی حصہ سوراخوں سے نہ بچ سکا۔ مرنے کے یقین کے بعد بھی گولیاں مارتے رہے تو ان کے معسکر کو کس طرح صحیح سالم رہنے دیا گیا۔ آج جب کہ حزبیوں کے زیر نگیں علاقے میں شیخ جمیل الرحمٰن شہید کے نام لیوا اور وہابی سلفی داخل نہیں ہو سکتے مگر یہ دعوت ولیمہ و ارشاد نکاح والے اب بھی آتے جاتے ہیں اور اپنے کیمپوں میں خوش و خرم ہیں _____ کیوں آخر کیوں؟۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنکھیں تو اٹھا' نظریں تو ملا
کچھ ہم بھی سنیں' کچھ ہم کو بھی بتا
ہفت روزہ "اہل حدیث" 18 اکتوبر 1991ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوق سیاست یا-----؟

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

بلی چوہے کا کھیل کھیلنے والے (اوہ سوری) بلی چوہے کے کھیل کی کمنٹری کرنے والے "فرشتوں" کے مخبر' ریس کے شوقین اور پاکستان کے انوکھے' اپنی مثال آپ سیاستدان شاہ مردان المعروف پیر پگاڑا نے پاکستان کے حالیہ تغیر و تبدل کو اپنی پیشین گوئی کی صداقت کی دلیل قرار دیا ہے۔ حضرت پیر پگاڑا پاکستان کے معزز و مقتدر سیاستدان ہیں۔ معزز اس لیے کہ "گدی نشین اور پیر زادے" ہیں اور مقتدر اس لحاظ سے کہ بقول خود "جی۔ ایچ۔ کیو" کے آدمی ہیں _____ "جی۔ ایچ۔ کیو" کی قدرت کاملہ کا مظاہرہ پاکستان کے شہریوں کے ساتھ ساتھ پوری دنیا نے دیکھ لیا ہے ہر خاص و عام کو خبر ہو گئی ہے کہ پاکستان میں "طاقت کا سرچشمہ" صرف عوام نہیں بلکہ فوج بھی ہے۔

"جمہوریت" کے بازیگر' سیاست کو بازیچہ اطفال سمجھنے والے' اسٹیج پر کھڑے ہو کر کف بستے منہ سے شیر کی طرح گرجنے والے' جی۔ ایچ۔ کیو کے بوٹوں کی چاپ پر بھیگی بلی بن جاتے ہیں۔ اور گیدڑ بھبکیوں تک کی ہمت نہیں کر پاتے۔ اقتدار کی "اٹھ پیری" پر بیٹھ کر اپنے آپ کو آمر مطلق خیال کرنے والے اسمبلیوں کی ریکارڈ ٹوٹ پھوٹ کے ذمہ دار' صدر نشین اور "ایڈوائس" قبول نہ کرنے والے مقتدر اعلیٰ کے گریبان سے کھیلنے کی طاقت کا اظہار فرمانے والے پوری پاکستانی قوم کے بزعم خود ہیرو و قائد بھی "جی۔ ایچ۔ کیو" کے بوٹوں کی چاپ کو "لے" قرار دے کر سر دھننے لگتے ہیں۔ اسلام ملک اور قوم کے تمام تر نقصانات کے باوجود کرسی کے پائے کو چاٹنے کی کوشش میں غلطاں "بوٹوں" سے اس درجہ "خوفزدہ" ہیں کہ کرسی کی جگہ انہی بوٹوں کو "کف در

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کف" پالش کرنا شروع ہو جاتے ہیں _____ پاکستان کا حالیہ تغیر و تبدل اس طور ہوا ہے کہ نئے اقتدار کے لیے عوام کے پاس رائے کے حصول کی خاطر اقتدار والوں کو بھیج کر سابق فوجی آفیسروں اور مرہون منت بیورو کریٹس کو مقتدر و حاکم بنا دیا گیا ہے۔ جبکہ حکمرانوں کو عوام کے پاس "عام" حیثیت سے بھیج دیا گیا ہے۔

اسی "جی۔ ایچ۔ کیو" کی طاقت سے سرشار حضرت پیر پگاڑہ کو سارے تغیر و تبدل میں یہی خوشی ملی ہے کہ ان کی پیش گوئی سچ ہو گئی کہ "صدر اور وزیراعظم اکٹھے ہی گھر جائیں گے _____ میں یہاں مرزا غلام احمد قادیانی (کہ وہ دنیا کی ہر مصیبت اور ہلاکت کو اپنی نبوت کا ذبہ کی دلیل قرار دیتے تھے) کی بات کر کے پیر پگاڑا اور ان کے پیروکاروں کو ناراض نہیں کروں گا۔ اور نہ ہی ان بے شمار پیش گوئیوں کو ہرزہ سرائی کہوں گا جو پیر پگاڑا مختلف مواقع پر کر چکے ہیں اور جو قطعاً پوری نہ ہوئیں۔ صرف ایک عرض دست بستہ حضرت کی "خدمت عالیہ" میں کروں گا۔

عالی جاہ! آپ الیکشن لڑنے سے قبل اپنا زائچہ بھی بنا لیا کریں تاکہ شکست _____ سے بچ جایا کریں۔ اپنی اولاد کا زائچہ بنا کر ان کو صرف انہی حکومتوں میں شامل کیا کریں جو مستحکم ہوں _____ اور اگر آپ کی جماعت کے مقدر میں شکست ہی شکست ہے تو سیاست کا دامن چھوڑ کر گھڑ دوڑ کے میدان میں قسمت آزمائیں اور "یس مائی ڈارلنگ" کے نعرے لگائیں _____!

ہفت روزہ "اہل حدیث" 30 جولائی 1993ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرعی امارت کے "ڈھنڈورچی" جواب دیں

ہم، تم اور وہ

اب جب کہ اجتماع کے نام پر ایک موقع پیدا کیا گیا ہے۔ جماعت میں انتشار کو مستحکم کرنے اور موحدین کو 'کافر و مشرک' بنانے کا _____ جہاد کے نام پر اہل حدیث عوام کو ورغلانے کا اور کشمیری مجاہدین کے خلاف لڑانے کا _____ ہم بھولے بھالے اہل حدیث احباب بالخصوص مخلص نوجوانوں سے عرض کریں گے کہ وہ حضرت پروفیسر سعید صاحب کو نماز کے فوراً" بعد مصلے پر ہی بیٹھے ہوئے، گھٹنوں پر ادب سے ہاتھ رکھ کر (اگر ممکن ہو تو قرآن پاک کھول کر آیت لعنتہ اللہ علی الکاذبین کی تلاوت بلند کرکے پوچھیں کہ حضرت والا جاہ!

آپ نے جماعت اہل حدیث میں اتحاد کے فوراً" بعد (جب کہ عوام میں اتحاد کی خبر سے خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی اور عوام اہل حدیث، نئے جذبے سے مسلک کی اشاعت کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔) شرعی امارت کا واویلا مچاکر بھولے بھالے اہل حدیثوں میں انتشار پھیلانے کی سازش کی اور مرکزی جمیعت سے لوگوں کو بدظن کرنے کی ناپاک کاوش کی۔ کیا آپ نے کسی بھی امیر کی امارت قبول کی؟۔ (کبھی ہی سہی۔) شرعی امارت کیا تمام دنیا کے مسلمانوں کے لیے ایک ہی امیر کے لیے ہے یا ہر ملک اور ہر علاقے کے الگ الگ امیر کی امارت؟۔ (انگریزوں کی حد بندی کے لیے بھی امارت الگ ہوگی؟۔) اگر نہیں تو پھر آپ نے شیخ جمیل الرحمٰن شہیدؒ جیسے صاحب سیف و حکم کی امارت کیوں نہ قبول کی؟۔ اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی "مدیری" لے کر شیخ جمیل الرحمٰن شہیدؒ کے خلاف حزب اسلامی سے معاہدہ کرنے کے لیے عامر بٹ اشتیاق اور ایک لڑکا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے تھے۔ عامر بٹ ثبوت سمیت حافظ سعید صاحب کے سامنے آنے کے لیے تیار ہیں۔

صرف یہی نہیں کہ حضرت شیخ جمیل الرحمٰن شہید کی امارت قبول نہ کی بلکہ مدیر (الدعوۃ) امیر حمزہ (جن کے بیان کردہ شہید زندہ گھروں کو آ جاتے ہیں۔) نے عربستان سے نورستان تک نامی کتاب میں شیخ جمیل الرحمٰن کے متعلق لکھا۔ "سلفیت کے روپ میں سلفیت کا بھیانک دشمن"

اگر امارت ملکوں کی الگ الگ ہے تو پھر حضرت پروفیسر سعید اینڈ کمپنی نے پاکستان کی کس امارت کو مانا؟۔ جس شرعی امارت کے نظریئے کو یہ لے کر واویلے کے لیے میدان میں آئے تھے۔ وہ نظریہ سوا سو سال قبل جماعت غرباء نے پیش کیا تھا۔ (جس کے خلاف مولانا محمد جونا گڑھی' مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ' ابوالقاسم سیف بنارسیؒ' ابو سعید بنارسیؒ وغیرہ نے خوب لکھا بلکہ کئی ایک مباحثے اور مناظرے بھی ہوئے) اگر اپنے نظریئے سے اخلاص تھا تو پہلے سے موجود جماعت غرباء کی امارت قبول کی جاتی' کیوں نہ کی؟۔ اگر کہا جائے کہ اس لیے قبول نہ کی کہ اسے چند علماء کے علاوہ کسی نے قبول نہیں کیا۔ (جیسا کہ ان کی طرف سے کئی دفعہ کہا جا چکا ہے) تو پوچھا جائے کہ پھر آپ بھی اکثریت کی اتباع کے قائل ہوئے' نظریہ کے نہیں؟۔

سیدین شہیدین سے تعلق کی مظہر جماعت مجاہدین تھی۔ اس کی امارت کیوں نہ قبول کی؟۔ کیا وہ جہاد کے قائل و عامل نہ تھے؟۔

یہ بات بھی ریکارڈ پر ہے کہ جب جمیعت اہل حدیث (علامہ شہید گروپ) کے خلاف ناگفتنی اور ناگفتہ کرنے والی گفتگو کیا کرتے تھے حالانکہ "مرکز الدعوۃ) بھی موجود تھا۔ کیا اس وقت مولانا معین الدین لکھوی کی امارت قبول تھی؟۔ اگر مولانا لکھوی کی امارت قبول تھی تو کیا وہ آپ کے نظریئے کے مطابق شرعی تھی؟۔ اور مولانا سے وہ "کفر بواح" کیا سرزد ہوا اور کب کہ آپ نے اس کے مطابق صلح و اتحاد قبول نہ کیا؟۔

اگر آپ اس امارت کو قبول نہیں کیے ہوئے تھے تو اہم اجلاسوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں شریک ہوتے تھے؟۔ صرف اختلافات کی خلیج کو بڑھانے کے لیے؟۔
اگر اتحاد کے لیے شریک ہوتے تھے تو خود اتحاد کو قبول کیوں نہ کیا؟۔
اتحاد کے فوراً" بعد آپ نے رائے عامہ کو گمراہ کرنے کے لیے " امارت شرعی" کا نعرہ لگا کر انتشار کو فروغ دیا حالانکہ شریعت نے امیر کے انتخاب کا کوئی طریقہ متعین نہیں کیا۔ امیر کے اوصاف بیان کیے ہیں۔
آپ نے دستور کی با لکلیہ نفی کر دی۔ اس بات کو پھیلایا کہ قرآن و سنت کے ہوتے ہوئے تنظیم کے دستور کی ضرورت نہیں اور خود مرکز الدعوۃ کے دستور (قواعد و ضوابط) کو حکومت سے منظور کروایا؟۔
ایک طرف جمعیتہ اہل حدیث کے امیر کو غیر شرعی کہا اور دوسری طرف امیر کے بغیر "مدیر" کی اصطلاح جو کہ کتاب و سنت سے ثابت نہ کر سکے۔ اختیار کی اور اس کی ماتحتی میں اہل حدیثوں کو مایوس' بدظن اور منتشر کرتے رہے؟۔
جب حافظ محمد یحیٰی صاحب عزیز میر محمدی کو امیر بنایا گیا اور آپ کو بھی عاملہ کا رکن بنانے سے پہلے مرکزی جمعیتہ اہل حدیث کی رکنیت کے لیے کہا گیا تو آپ نے حافظ صاحب کی زیر امارت مرکزی جمعیتہ اہل حدیث ہونے کے باوجود رکن بننے سے انکار کر دیا پھر بھلا جو رکن نہ ہو۔ وہ عاملہ کا رکن کس طرح بن سکتا ہے؟۔ اس معاملے پر تلخی پیدا ہو گئی۔ چنانچہ حافظ میر محمدی صاحب نے اخبارات میں اشتہار اور مکتوب کے ذریعے امارت سے انکار کر دیا۔
(اس بات کا اعترف حضرت حافظ صاحب نے کراچی کے ایک رسالے " صراط مستقیم" کو انٹرویو میں بھی کیا ہے اور حافظ سعید اینڈ کمپنی پر تابڑ توڑ حملے کیے ہیں۔) میر محمدی صاحب کے امارت سے دستبردار ہونے کے بعد اہل حل و عقد علماء کرام و زعمائے عظام کی بہت بڑی تعداد نے حضرت پروفیسر ساجد میر صاحب کو امیر منتخب کر لیا۔ اس انتخاب کے متعلق سرگودھا کی ایک مجلس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے جناب حافظ سعید نے فرمایا کہ شرعی طور پر تو پروفیسر ساجد میر صاحب کی امارت صحیح ہے لیکن دستوری طور پر صحیح نہیں ہے؟۔ (یہ کیسٹ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہے اور آواز واضح ہے۔) کیا مرکزی جمعیۃ اہل حدیث کی امارت کے معاملے میں شریعت کو چھوڑ کر دستور کی بات کرنا شرعی طور پر صحیح اور جائز ہے؟۔

حافظ یحییٰ صاحب میر محمدی کے واضح ارشادات کے باوجود محض ایک گروہ قائم کرنے کے لیے اور جماعت میں انتشار کے فروغ کی خاطر میر محمدی صاحب کو امارت سنبھالے رکھنے پر مجبور کیا۔ (جیسا کہ میر محمدی صاحب نے صراط مستقیم کو انٹرویو میں بھی فرمایا ہے۔) ان کی امارت کو شرعی قرار دیا انہیں تا حیات امیر مانا لیکن ان کے ماتحت ہونے کے باوجود نہ صرف یہ کہ انہیں معاملات سے بے خبر اور الگ رکھا گیا بلکہ ان کے احکامات سے روگردانی کی گئی اور کئی معاملات میں ان کے احکامات کا مذاق اڑایا گیا۔ (جس کا رونا میر محمدی صاحب نے انٹرویو میں بھی رویا ہے اور جن کی وجہ سے حافظ سعید اینڈ کمپنی کو اپنی ماتحتی سے الگ بھی کر دیا ہے۔)

کیا شرعی امیر کے ساتھ ماتحت کا ایسا رویہ رکھنا شرعی ہے؟۔ اور کیا شرعی امیر اسی قابل ہوتا ہے کہ اس کو محض مہر کے طور پر استعمال کیا جائے؟۔

حافظ سعید اینڈ کمپنی کو میر محمدی صاحب نے حال ہی میں ماتحتی سے خارج کیا ہے جب کہ جناب حافظ سعید وغیرہ رمضان میں ریاض و مکہ میں کہہ آئے تھے کہ ہم پاکستان جاکر حافظ محمد یحییٰ صاحب سے صاف صاف بات کریں گے اور اس سے قبل ہی اپنے عربی جریدے "الارتباط" میں حافظ سعید صاحب کو امیر لکھ چکے ہیں اور آج کل اخبارات میں بھی امیر ہی لکھا جا رہا ہے۔

سوال یہ ہے کہ حافظ میر محمدی صاحب سے وہ کیا "کفر بواح" ہوا ہے کہ حافظ سعید اینڈ کمپنی نے ان کی "شرعی امارت" چھوڑی ہے؟۔ اور خود کو امیر لکھنے لگے ہیں۔ میر محمدی اب بھی امیر ہیں پھر حضرت حافظ سعید بتلائیں گے؟۔ کہ ایک امیر کے ہوتے ہوئے امیر بننے والے کے لیے شرعی حکم کیا ہے؟۔ کیا امیر کے ہوتے ہوئے دوسرا بننے والا امیر واجب القتل نہیں؟۔ خود بتلائیں یا اپنی قائم کردہ عدالت سے شرعی فیصلہ دلوائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ ہونے تک اجتماع منعقد نہ کریں ورنہ شرعی حکم کے نفاذ کا مطالبہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ فرمائیں کہ ہم نے تو امارت کا دعوی ہی نہیں کیا بلکہ میر محمدی صاحب ہی ہمارے امیر ہیں تو پوچھا جا سکتا ہے کہ پھر خود کو امیر کس لیے لکھا جا رہا ہے۔

میر محمدی آپ کو الگ کر چکے ہیں امارت سے آپ اجتماع جیسا اقدام بغیر امارت اور امیر کے کس طرح کر رہے ہیں؟۔ اور "جہاد" جیسا اہم فریضہ امیر کے بغیر کس طرح؟۔ کیا یہ شرعی طور پر صحیح اور جائز ہے؟۔

ہم یہ قطعاً" نہیں پوچھیں گے کہ آپ نے پہلے اجتماع اور جہاد میں بھی امیر مانتے کے باوجود جناب میر محمدی کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا؟۔ ہم تو صرف یہ پوچھ رہے ہیں کہ اصل شرعی امیر کون ہے؟۔ اور ایک امیر کے ہوتے ہوئے دوسرے بننے والے امیر کے لیے شرعی حکم کیا ہے؟۔ بتلاؤ _____ ورنہ ۔

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

ہفت روزہ "اہل حدیث" 21 اکتوبر 1994ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچی کہانی ـــــــ سچے کردار!

ماہنامہ "سچی کہانی" بابت ماہ جولائی 1993ء میں شائع ہونے والی ایک کہانی "خودکشی سے پہلے" میں پروفیسر سعید وغیرہ کے متعلق جو کچھ شائع ہوا ہے اس کے حوالے سے "مجلہ الدعوۃ" نے حالیہ شمارے میں میرے اور برادرم نصراللہ کے حوالے سے کچھ ایسی لایعنی اور خلاف واقع باتیں لکھی ہیں۔ خصوصاً مرکزی جمعیت اہلحدیث پر وہ وہ بہتان باندھے ہیں کہ مجلّہ "الدعوۃ" کے ذمہ داران کی اہل حدیثیت پر افسوس ہونے لگا ہے۔

ہم نے ضروری خیال کیا کہ مجلّہ "الدعوۃ" نے کارکنان اور اہلحدیث عام میں جو شکوک و شبہات پیدا کیے ہیں۔ ان سے متعلق وضاحت شائع کر دی جائے تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ اصل حقائق کیا ہیں؟۔

اہلحدیث مولانا عبدالسلام ہزاروی خطیب جامع مسجد پشاور نے ٹیلیفون پر آگاہ کیا کہ "سچی کہانی" ایک ڈائجسٹ میں حافظ سعید وغیرہ کے متعلق ایک کہانی شائع ہوئی ہے جس میں عربوں سے شادی کے حوالے سے بہت کچھ لکھا ہے۔

اس فون کے بعد ہم نے "سچی کہانی" پرچے کی تلاش کی تو بجائے "سچی کہانی" کے کراچی سے شائع ہونے والا "سچی کہانیاں" ملا۔ اس میں اول تا آخر جب کچھ نہ ملا تو پشاور مولانا موصوف کو فون کیا۔ ان کی جگہ ان کے بیٹے سے بات ہوئی' اس نے بتایا کہ رسالے کا نام "سچی کہانیاں" نہیں بلکہ "سچی کہانی" ہے اور کراچی کی بجائے لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ اسی نے صفحہ نمبر بھی بتایا اور رسالے کے دفتر کا ایڈریس بھی۔ بعدازاں میں اور میرا ایک دوست ـــــ' رسالے کا دفتر ڈھونڈتے ڈھونڈتے پہنچے تو وہ بند ملا۔ پھر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالہ تلاش کیا تو وہ بھی نہ ملا۔ اگلے روز پھر دفتر گئے۔ وہاں موجود ایک شخص سے تعارف ہوا تو وہی مالک' ایڈیٹر اور ناشر تھا۔ رسالہ یہاں بھی نہ ملا۔ بقول مالک و ایڈیٹر ساری تعداد بک سٹالوں پر ہے۔ باقی بچنے پر یہاں آئے گی۔ چنانچہ اسی کی آگہی پر ہم نے لوہاری کے سامنے' انار کلی کے کونے پر موجود بک سٹال سے ایک عدد رسالہ لیا اور کہانی پڑھی۔

کہانی پڑھ کر ہم نے اس کی تحقیق کی خاطر (بجائے کارکنان کے) خود کرداروں سے ملاقات کرنے کا ارادہ کیا۔ عبدالہادی صاحب چونکہ رانا نصراللہ کے عزیز ہیں۔ اس لیے رانا نصراللہ کو ہمراہ لیا۔ اور ان سے ملے۔ انہوں نے کہانی میں اپنے کردار سے تو انکار کیا۔ مگر یہ ضرور کہا کہ ڈیڑھ سال قبل بھی شور مچا تھا اور سیف الرحمٰن نامی شخص میرے پاس اسی کہانی کے متعلق پوچھنے آیا تھا۔ (یاد رہے کہ ڈیڑھ سال قبل میں پاکستان میں تھا ہی نہیں) بقول عبدالہادی صاحب کوئی ایسی بات ہوئی ضرور تھی مگر مجھے معلوم نہیں۔

پھر عبدالہادی صاحب ہمیں لے کر نکاح خواں حافظ عبداللہ کے پاس لے گئے۔ حافظ عبداللہ کے پاس جب گئے تو ایسے لگتا تھا کہ وہاں کچھ خطرناک معاملہ ہو کہ آس پاس کی دوکانوں سے اٹھ کر لوگوں نے ہمیں بغور دیکھنا شروع کر دیا۔ نامعلوم کیوں؟۔ بہر حال حافظ عبداللہ نے پہلے تو یکسر انکار کر دیا۔ میرے بالاصرار کہنے پر وہ' وہ رجسٹر لائے جس میں نکاحوں کا اندراج کرتے ہیں۔ اس رجسٹر میں 1986ء سے 1993ء تک کے نکاحوں کا اندراج کیا گیا تھا۔ میں نے اس رجسٹر کو دیکھا تو مجھے شک ہوا کہ یہ اصلی نہیں بلکہ بنایا گیا ہے' کہ بقول حافظ عبداللہ وہ نکاح کی فیس نہیں لیتے جبکہ اس رجسٹر میں 1986ء سے 1993ء تک کے نکاحوں کا اندراج تھا اور تعداد بہت ہی مختصر_____ کیوں؟۔ پھر دوران گفتگو حافظ عبداللہ نے اقرار کیا کہ تمام عربوں کے نکاح انہی نے پڑھائے ہیں' نیز حاجی یعقوب صاحب کے متعلق بتایا کہ ان کی دو بیٹیوں کا نکاح بھی انہی نے عربوں کے ساتھ پڑھایا ہے جبکہ اس رجسٹر میں نہ حاجی یعقوب صاحب کی بیٹیوں کا اندراج تھا اور نہ ہی کسی بھی عرب کا_____ میں نے اس طرف توجہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائی تو فوراً کہنے لگے کہ "وہ ہو سکتا ہے' دوسری وارڈ کے رجسٹر میں ہو" میں نے کہا وہ لائیں تو کہنے لگے وہ تو میں نے جمع کروا دیا ہوا ہے۔ پوچھا تو پتہ چلا وارڈ کے کونسلر کے دفتر میں ہے۔ ہم نے عرض کی چلیں کونسلر کے دفتر چلتے ہیں تو فرمانے لگے وہ اس وقت بند ہو گا۔ آپ بے فکر رہیں میں دیکھ کر اطلاع کر دوں گا۔ میرا فون نمبر بھی لیا۔ (مگر آج تک اطلاع نہیں ملی) پھر حافظ عبداللہ ہمیں حاجی یعقوب صاحب (جن کی دو بیٹیوں کا نکاح عربوں سے پڑھوایا گیا تھا) سے ملوانے لے گئے۔ حاجی یعقوب صاحب کی گلی بتا کر ہمیں مکتبہ معاویہ کے مالک امیر معاویہ صاحب کی بیٹھک یا مکتبہ میں بٹھا دیا اور انہیں (امیر معاویہ صاحب کو) حاجی صاحب کا پتہ کرنے بھیج دیا۔ وہ واپس آئے اور بتایا کہ حاجی صاحب گھر پر نہیں میں مکتبہ میں موجود شیعہ کتب دیکھنے لگ گیا اور یہ دونوں بزرگ ایک لڑکی کی بات کرنے لگے جس نے آگ لگا کر خود کشی کی تھی۔ وہاں سے فارغ ہو کر جب گاڑی میں بیٹھے تو میں نے عرض کی کہ حافظ صاحب عربی کا کہانی میں ذکر ہے اس کی گفتگو تو بہت وہابیات ہے تو حافظ عبداللہ بے ساختہ بولے "ہاں وہ اسی طرح کا وہابیات تھا۔ بڑی ننگی گفتگو کرتا تھا۔ میرے ساتھ بھی لڑکیوں سے متعلق اس طرح کی باتیں کرتا تھا"---- میں نے پوچھا وہی تھا جس کا کہانی میں ذکر ہے۔ فرمانے لگے پتہ نہیں وہی تھا یا کوئی اور (پہلے بے ساختہ منہ سے بات نکل گئی تھی۔ اب محتاط ہو گئے) پھر فرمایا وہ یہاں ہر بنس پورہ میں کرائے کے مکان میں رہتا تھا پھر کام ہو گیا ہو گا تو چلا گیا ہو گا۔ میں نے پوچھا وہ بھی حافظ سعید صاحب کے ذریعے آیا تھا۔ کہنے لگے تمام عرب حافظ سعید صاحب کے ذریعے ہی آتے تھے۔

بعد ازاں کئی اور باتیں بھی کیں اور یہ بھی فرمایا کہ حافظ سعید صاحب نے اب نکاح کروانے بند کر دیئے ہیں اس لیے کہ اس علاقے میں مشہور ہو گیا تھا کہ وہابی دوسروں کی بیٹیوں کے سودے کرتے ہیں۔ اس طرح عبدالہادی صاحب نے حاجی یعقوب صاحب کی بیٹیوں کے متعلق بھی بتایا کہ "ان کے گھر بھی خانگی معاملات الجھے ہوئے ہیں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد ہم وہاں سے واپس چلے آئے۔ اس کے بعد ہم نے اور لوگوں سے ملنا تھا۔ مگر اسی دوران مرکز الدعوۃ کی طرف سے کہا جانے لگا کہ یہ کہانی رانا شفیق نے لکھی ہے اور مرکزی جمعیتہ اسے پھیلا رہی ہے چنانچہ ہم نے دیگر لوگوں سے ملنے کا پروگرام ختم کر دیا الدعوۃ میں جس طرح لکھا گیا ہے۔ ہمارا فرض اور حق ہے کہ ہم وضاحت کریں۔

یہ عجب صورت حالات ہے کہ مرکز الدعوۃ کی غیر شرعی غیر اخلاقی' غیر قانونی حرکات جب عوام کے سامنے آتی ہیں تو ان کی حقیقت کے باوجود الزام مرکزی جمعیتہ اہلحدیث کو دے دیا جاتا ہے۔ قانون کی گرفت میں آئیں تو بھی عوام کے نوٹس میں آئیں تو بھی۔

میں حلفاً" یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ ماہ جولائی 93ء کے شمارے سے قبل اور یہ کہانی پڑھنے سے پہلے نہ میں نے اس رسالے کا' رسالے کے ایڈیٹر کا اور کہانی کے مصنف کا نام سنا تھا' نہ پڑھا تھا' نہ میرے علم میں تھا اور نہ ہی کبھی دیکھا تھا۔ اگر میں جھوٹ بول رہا ہوں تو مجھ پر لعنت _____ نہیں تو ان پر اللہ کی لعنت جو یہ الزام لگا رہے ہیں کہ یہ کہانی میں نے لکھی' یا لکھائی یا چھپوائی ہے۔

رہا شرعی عدالت کا مسئلہ تو جن کو تکلیف ہوئی ہے وہ دعوی دائر کریں۔ میں حاضر ہو کر جو میں جانتا ہوں ضرور عرض کروں گا۔ میں نے تو بارہا ملنے والے ساتھیوں سے کہا ہے کہ مرکز الدعوہ اور حافظ سعید صاحب کو چاہیے کہ وہ سچی کہانی کے مالک' ایڈیٹر اور کہانی کے مصنف پر مقدمہ دائر کریں۔ تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی واضح ہو جائے۔ لیکن وہ کبھی ایسا نہیں کریں گے۔ ہم تحقیق کرنے پر گنہگار ہو گئے ہیں۔ اگر ہم نے لکھنا ہوتا تو وہ ان گنت کہانیاں لکھتے۔ جو ہم جانتے ہیں اور بہت پہلے سے جانتے ہیں۔

باقی رہی علامہ شہیدؒ سے مناسبت کہ جس طرح ان کو بدنام کیا گیا اسی طرح ان کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ تو عرض ہے کہ وہ بھی تو یہی تھے اور یہی ہیں جو آج بھی اپنی محفلوں میں علامہ شہیدؒ کو برا کہتے ہیں اور ہم سے بخشیں کرتے تھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ شہید کیوں کہتے ہو۔ نیز۔

"چہ نسبت خاک را با عالم پاک"

علامہ شہیدؒ کے تعلقات عربوں سے ذاتی اور گہرے تھے مگر وہ بے غیرتی کے سودے نہیں کرتے تھے۔

ہفت روزہ "اہل حدیث" 17 ستمبر 1993ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لو! نماز بھی شرعی ہو گئی

ہم' تم اور وہ

اللہ جھوٹ نہ بلوائے! (جس طرح تعداد کے اضافے کے لیے بولا جاتا ہے ______!)

اللہ جھوٹ سے بچائے! (جس طرح کا جہادی پروپیگنڈہ کی خاطر چل رہا ہے ______!)'

اللہ میری توبہ! (ہر غیر شرعی کام کو شرعی بتلانے سے اور شریعت کی اصطلاح کا عملی مذاق اڑانے سے ______!)

حالیہ اجتماع جو مرید کے میں کیا گیا ہے۔ اس میں نماز جمعہ میں جس طرح ہاتھ دکھایا گیا وہ عجیب ماجرا بن گیا ہے۔ کئی لوگ حیران ہیں اور اکثر پریشان اور غیر اہل حدیثوں کو مذاق کا موقع مل گیا ہے۔

ہم اس "عجیب ماجرے" پر کوئی تبصرہ کرنے کی بجائے علماء و زعماء سے حیرانی آمیز کچھ سوالات پوچھنے کی جسارت کریں گے۔ امید ہے وہ حیران ہوئے بغیر (پریشان ہونا ان کا اپنا فعل ہوگا) ہمارے سوالات کے جوابات عطا فرمائیں گے۔

ماجرا یہ ہوا کہ نماز جمعہ کی امامت اہل حل و عقد کے بغیر منتخب امیر نے کروائی۔ وہ بھی نماز عصر کے وقت میں' پروگرام کے مطابق دوسری رکعت میں دعائے قنوت نازلہ فرمانی تھی مگر امام جمعہ (جو کہ امام وقت بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت نماز جمعہ کو عصر کے وقت میں لے گئے تھے بالکل اسی طرح جس طرح امیر و امام کی تعریف کو لے جاتے ہیں۔) بہر حال امام نماز نے دوسری رکعت میں بھی دعاء قنوت نازلہ کو فراموش کر دیا۔ (شاید کچھ سوچ رہے ہوں یا معلوم نہیں کیوں اور کیسے؟) اور دوسری رکعت کے سجدے میں تشریف لے گئے۔ جب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام صاحب بغیر قنوت نازلہ پڑھے سجدے میں چلے گئے تو پیچھے کھڑے بعض افراد نے سبحان اللہ' سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا۔ اب امام صاحب نے سجدے سے اٹھ کر پھر حالت قیام اختیار کی اور خوب دعائے قنوت نازلہ فرمائی۔ بعدہ سجدہ سہو بھی نہ کیا اور سلام پھیر دیا۔ یہ نماز تو ختم ہو گئی مگر ایک بحث شروع ہو گئی ہے کہ یہ کیا تھا؟۔ نماز یا نماز کے ساتھ جہاد؟۔ اس نماز نما ماجرا سے چند سوالات ابھر کر سامنے آتے ہیں جن کے جوابات ہمیں مطلوب ہیں۔

-1 خطبہ جمعہ کا دورانیہ کتنا ہونا چاہیے؟۔ کیا اتنا کہ نماز جمعہ عصر کے وقت ادا ہو؟۔

-2 عصر کے وقت ادا کی گئی نماز جمعہ بروقت ہوگی یا قضاء مقصود ہوگی؟۔

-3 اگر کوئی "امام وقت" ایسا عمداً" کرے (اور خطبہ بھی وہی ہو جو پہلے بارہا ہو چکا ہو۔) تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟۔

-4 دعائے قنوت نازلہ فرض ہے؟۔

-5 قنوت نازلہ کا مسنون طریقہ کیا ہے اور مسنون طور پر کس نماز میں پڑھنی ہے؟۔

-6 کس رکعت میں پڑھنی چاہیے اور کب یعنی قبل از رکوع یا بعد از رکوع؟۔ (یاد رہے کہ مذکورہ امام وقت کی لال وحی نما جریدہ "الدعوۃ" قبل از رکوع لکھ چکا ہے۔)

-7 کیا اس کی اتنی اہمیت ہے کہ اگر امام بھول جائے تو مقتدی سبحان اللہ کہہ دے؟۔

-8 سبحان اللہ کا کلمہ نماز کے ارکان چھوٹنے کے موقع پر کہا جاتا ہے یا ایسے تیسے بھی کہا جا سکتا ہے؟۔

-9 نماز کے ارکان یعنی رکوع' قیام' سجدہ' قعدہ اور تشہد وغیرہ کی ترتیب کا کیا حکم ہے؟۔ کیا اس کو بدلا جا سکتا ہے۔

-10 کیا قنوت نازلہ کی خاطر ارکان نماز کی ترتیب بدلی جا سکتی ہے؟۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11- کہا جاتا ہے کہ اگر امام بھول جائے' غلطی سے اٹھ کھڑا ہو اور اسے احساس ہو جائے تو وہ بیٹھ نہیں سکتا اور اگر سجدے کے لیے جھک جائے اور اسے غلطی کا احساس بھی ہو جائے تو اٹھ نہیں سکتا۔ کیا ایسے مسئلے ایسے ہی ہیں؟۔ اگر ایسے ہی ہیں تو قنوت نازلہ کی خاطر سجدے سے اٹھ کھڑا ہونا کیسا ہے؟۔

12- سجدے سے اٹھ کھڑے ہونا اور قنوت نازلہ پڑھ کر پھر سجدہ کرنا کیا ترتیب بدلنا نہیں کہ سجدے کے بعد قعدہ ہوتا ہے' قیام یا قومہ نہیں؟۔

13- جس امام نے ایسا عمداً" کیا ہے اس کے لیے کیا حکم ہے اور اس نماز کے لیے کیا حکم ہے؟۔

14- کیا ایسا کرنے کے بعد سجدہ سہو لازم آتا ہے؟۔ اگر لازم آتا ہے تو کون سا سلام پھیرنے سے قبل والا' بعد والا یا درمیان والا؟۔

15- عمداً" فعل پر بھی سجدہ سہو کرکے چھوٹ ہو جاتی ہے؟۔

16- اگر ایسی نماز پڑھ کر بھی سجدہ سہو نہ کیا جائے تو کیا کرنا چاہیے؟۔ کیا نماز دہرائی جائے گی یا نہیں اور کیوں؟۔

یہ اور اس طرح کے کئی اور سوالات ذہنوں اور محفلوں میں گردش کر رہے ہیں لیکن لوگ اسلحہ سے خوفزدہ کھل کر نہیں کرتے کہ مبادا سوالات کرنے کے خلاف "مسلح جہاد" شروع ہو جائے اور ہم سے تو کوئی پوچھے گا تو ہم عرض کریں گے' حضور! سوالات تو واقعتاً" علماء سے پوچھے جانے کے قابل ہیں مگر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ جس طرح اور جن معانی میں امارت "شرعی" ہو گئی ہے' نماز بھی "شرعی" ہو گئی ہے۔

ہفت روزہ "اہل حدیث" 6 جنوری 1995ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اب _____ عید بھی شرعی ہو گئی

ہم، تم اور وہ

لو جی _____! ایک نیا چن چڑھ گیا ہے _____ من پسند "شریعت" کے ڈھنڈورچیوں نے روزوں کے ساتھ بھی ہاتھ کر دیا بلکہ عید کے احکامات میں بھی اسی طرح ترمیم کر دی ہے جس طرح امارت اور نماز کے معاملات میں کی تھی _____ آپ نے بھی اخبارات میں پڑھا ہو گا کہ کس طرح "ان لوگوں" نے اہل حدیث جماعت کو مذاق کا نشانہ بنوایا اور چاند مہینہ اٹھائیس کا کر دکھلایا _____ ساری دنیا جانتی ہے کہ چاند کا مہینہ انتیس کا ہوتا ہے یا تیس کا مگر ان "بوالعجبیوں" نے اس کو اٹھائیس کا کر دیا ہے۔

رؤیت ہلال کے سلسلے میں اکثر اختلاف ہوتا رہتا ہے۔ اس اختلاف کے باعث مختلف لطائف زبان زد عام ہیں۔ میں نے ایک شادی کے موقع پر دو بھانڈوں کا ایک مکالمہ سنا تھا۔ ایک بھانڈ نے دوسرے سے پوچھا تمہارے اس بیٹے کا کیا حال ہے جس کی آنکھیں خراب تھیں۔ دوسرے نے جواب دیا وہ مکمل اندھا ہو گیا ہے۔ پہلے نے افسوس کا اظہار کیا اور کہا بے چارے کی زندگی خراب ہو گئی۔ دوسرے نے فوراً کہا نہیں بھائی نہیں اس کی وجہ سے تو ہماری بھی چاندی ہو گئی ہے کیوں کہ وہ اب رؤیت ہلال کمیٹی میں شامل ہو گیا ہے۔

جن کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔ نامعلوم وہ کن چیلوں کے انڈے کھا کھا کر وہ چاند دیکھ لیتے ہیں جو ہزار جتن کے باوجود اور تمام تر وسائل کو بروئے کار لا کر بھی نظر نہیں آتا۔ مشہور ہے کہ ساری آبادی چاند دیکھ رہی تھی اور چاند نظر نہیں آ رہا تھا۔ ایک ضعیف العمر بوڑھا جس کی آنکھوں پر آخری نمبر کی عینک تھی اس نے دہائی دی کہ چاند نظر آ گیا ہے۔ ساری آبادی بوڑھے کی اٹھی انگلی کی سیدھ میں دیکھ دیکھ کر تھک گئی مگر چاند نظر نہ آیا۔ آخر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پتہ چلا کہ بوڑھے میاں کی عینک میں ایک سفید بال الجھا ہوا ہے اور بوڑھے میاں اسی کو چاند سمجھ کر دہائی دے رہے ہیں _____ من پسند شریعت کے ڈھنڈورچیوں کو بھی چاند نظر آیا ہو یا نہ نظر آیا ہو مگر یہ بات پکی ہے کہ انہوں نے "ایک اور چن چڑھا دیا ہے۔"

☆ مسئلہ یہ بھی ہے کہ رمضان کے چاند کو اہتماماً کیوں نہ دیکھا گیا؟۔ یا روزے رکھنے کے وقت پشاور وغیرہ کے چاند دیکھنے کو کیوں نہ مانا؟۔ اور روزے توڑنے کے لیے کیوں مان لیا؟۔

☆ مسئلہ یہ بھی ہے کہ کیا رؤیت ہلال کمیٹی تمام شہروں کے لیے ایک ہی ہے یا ہر شہر کی رؤیت الگ الگ ہے؟۔

☆ مسئلہ یہ بھی ہے کہ مطالع کا فرق ہے یا نہیں' اگر ہے تو ان کا حکم کیا ہے؟۔

☆ مسئلہ یہ بھی ہے کہ کیا ایک شہر کی رؤیت سارے ملک کے لیے کافی ہوگی؟۔ (خواہ مطالع مختلف ہی کیوں نہ ہوں؟)

☆ مسئلہ یہ بھی ہے کہ ملکوں کی حد بندی کون سی معتبر ہوگی؟۔ (کیا انگریز و غیر مسلم کی طے کردہ حد بندی بھی؟۔)

☆ مسئلہ یہ بھی ہے کہ شہادتوں کی شرائط کیا ہیں اور شہادتیں کب تک ہوں؟۔

☆ مسئلہ یہ بھی ہے کہ کیا شہادتوں کی تصدیق بھی مزید شہادتوں سے ضروری ہے اور کیا مکمل تصدیق سے قبل لوگوں کو اعتکاف سے اٹھایا اور روزوں کو افطار کروایا جا سکتا ہے؟۔

☆ مسئلہ یہ بھی ہے کہ مکمل تصدیق کب ہوتی ہے؟۔

حکومتی رؤیت ہلال کمیٹی والوں نے رات ساڑھے بارہ بجے تک انتظار کیا کہ کوئی شہادت ہو تو ملے۔ ساڑھے بارہ بجے تک کوئی شہادت نہ ملنا تھی نہ ملی۔ ابلاس ختم ہو گیا _____ من پسند شریعت کے ڈھنڈورچیوں کو رات ساڑھے بارہ بجے کے بعد چاند نظر آنے کی شہادت ملی۔ وہ بھی لاہور سے (جہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فون کی سہولت بھی ہے اور ٹریفک کی بہتات بھی۔) چنانچہ مختلف مساجد کے اعتکافوں پر "شب خون" مارا گیا۔ انتیسویں روزے کی نماز فجر کے فوراً بعد لاہور اور گرد و نواح کے اکثر مقامات تک "چاند" کی مصدقہ اطلاع کروائی گئی اور روزے توڑنے کا کہا گیا۔ عید کی نماز سے متعلق پوچھنے پر بتلایا گیا کہ نماز آج نہیں بلکہ کل عامۃ المسلمین کے ساتھ اداء کی جائے گی۔

- سوال یہ ہے کہ وہ کون سا چاند ہے جو رات بارہ بجے کے بعد نظر آیا؟۔ (کہیں بارہ بجنے کا محاورہ تو کام نہیں کر گیا؟)
- سوال یہ ہے کہ لاہور جیسے شہر سے اتنی دیر میں کیوں شہادت ملی؟۔
- سوال یہ ہے کہ حکومتی رؤیت ہلال کمیٹی کو اطلاع کیوں نہ کی گئی؟۔

سوال تو یہ ہے کہ اگر چاند نظر آ گیا تھا تو عید کس شرعی حکم کے تحت اگلے روز تک مؤخر کر دی گئی؟۔ کیا جان بوجھ کر ایک دن کا وقفہ ڈالا جا سکتا ہے اور عید کا دن کون سا ہے؟۔ جو چاند دیکھنے کی رات کے بعد کا ہو یا اس کے بعد کا؟ _____

جو دوست و احباب نظر نہ آئیں' ان کے لیے محاورہ ہے کہ وہ تو عید کا چاند ہو گئے ہیں۔ اب محاورہ بدل جائے گا۔ من پسند شریعت کے ڈھنڈورچی ہر ملنے جلنے والے کو کہیں گے کہ تم تو عید کا چاند ہو (جو اٹھائیسویں کو نظر آنے لگا۔) اور ہمارے ہاں نظر نہ آنے والے کو کہا جائے گا کہ تم تو ڈھنڈورچیوں کے ہاں کی شریعت ہو گئے۔ (جو نظر ہی نہ آئے)۔

ہر چند کہیں کہ ہے' نہیں ہے!

ہفت روزہ "اہل حدیث" 6 جنوری 1995ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپریل فول کا چاند

ہم، تم اور وہ

اس سال ماہ شوال کا چاند، چاند بحث کا دروازہ کھول گیا۔ قومی اخبارات، جماعتی و نجی محفلوں میں وہ وہ گل کھلے اور "عقل و دانش" کے وہ شگوفے چھوٹے کہ دہائی مچ گئی۔ نت نئے محاورے سنائی دیئے۔ عجب عجب واقعاتی لطیفے سرزد ہوئے کہ اردو عربی ادب میں لازماً" کچھ اضافہ ہوا ہوگا _____ اور شریعت مداریوں کے "شریعت پنے" کا بھانڈا بیچ چوراہے پھوٹ گیا _____ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بجھے _____ کی کیفیت نہ جائے رفتن نہ پائے ماندہ کی صورت اور _____ صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں، کے مصداق "شریعت مداری" (شریعت مدار نہیں شریعت مداری) نظر آئے۔ اپنی شرعی نماز سے جان چھڑا رہے تھے کہ روزے گلے آپڑے۔ کیا اپنے کیا بیگانے سب کی نگاہوں کا مرکز بن گئے۔ (شریعت مداریوں کا مرکز) مسلم و غیر مسلم کی نظرہائے استعجاب و طنز کا مرکز بن گیا۔)

بے چاروں نے بڑی تاویلیں کیں۔ بڑی دلیلیں دیں لیکن عذر گناہ بدتر از گناہ کی مانند۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ ہر نئی دلیل لایعنی اور ہر تاویل بے طرح ثابت ہوئی۔ مختلف لوگوں نے مختلف سوال کیے۔ کسی نے پوچھا حضرت جب رمضان کا چاند بعض لوگوں کے مطابق صوبہ سرحد میں پہلے نظر آ گیا تھا تو تب تحقیق کیوں نہ ہوئی؟۔ کسی نے کہا تیرھویں کے چاند سے بھی پتہ چل سکتا ہے تب کیوں نہیں؟۔ کسی نے کہا کہ بفرض محال چاند نظر بھی آگیا تھا تو عید کی نماز کیوں نہ پڑھی؟۔ اس سلسلے میں یہ کہنا کہ انتظامات مکمل نہ تھے فضول و عبث بات ہے۔ عید تو چاند دیکھ کر ہی کی جاتی ہے۔ عید کا چاند مغرب کے وقت نظر آیا۔ صبح تک وہ کون سے خاص انتظامات تھے جو نہ ہو پائے یا نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیے جا سکتے تھے۔ اس سلسلے میں ایک یہ عذر کیا جاتا ہے کہ چاند کی تحقیق میں اگلے دن کی دوپہر ہو گئی جو کہ صرف جھوٹ اور غلط ہے۔ بقول شریعت کے مداریوں کے چاند لاہور میں نظر آ گیا تھا۔ راتوں رات بات بھی پھیل گئی۔ نماز فجر تک اکثر اعتکاف بھی ختم کروا دیئے گئے۔ حتیٰ کہ تنظیمی طور پر پریس ریلیز بھی جاری ہو گئی جو کہ اگلے روز کے اکثر اخبارات میں شائع بھی ہو گئی۔ خصوصاً" ڈاک ایڈیشنوں میں بھی شائع ہو گئی۔ پھر بھلا نماز عید کے انتظامات کیوں نہ ہو سکے؟۔ وہ کون سے انتظامات ہیں جو "مجاہدوں" سے نماز مغرب سے اگلے روز کے سورج چڑھنے تک نہ ہو پائے اور پھر یہ معاملہ تب اور دلچسپ ہو گیا۔ جب عامتہ المسلمین نے انتیسویں رمضان کو چاند دیکھا جو کہ واقعتاً" واضح طور پر پہلی کا چاند تھا۔ ہر صاحب عقل نے کہا کہ یہ پہلی کا چاند ہے۔ چنانچہ کئی وہ افراد (جو شریعت مداریوں کے پروپیگنڈے سے متاثر تھے۔) خفت زدہ نظر آنے لگے اور سونے پر سہاگہ یہ کہ خود شریعت مداریوں کے ایک مرکزی رہنما حافظ ظفر اقبال نے تمام تر اجتماعی فیصلے اور شور شرابے کے باوجود خود روزہ نہ توڑا۔ نہ صرف یہ کہ روزہ توڑا بلکہ بعد ازاں فرمایا میں نے کسی کو (اپنے ہاں) روزہ توڑنے بھی نہیں دیا۔ (واہ نظام شریعت مداریاں واہ)

رہی سہی کسر چودھویں کے چاند نے پوری کر دی۔ باقی کچھ بچا تو یکم اپریل کو نظر آنے والے ذی قعدہ کے چاند نے اس موضوع پر شریعت مداریوں کے چاند تابوت پر آخری کیل ٹھونک دی۔ یکم اپریل کو ماہ شوال کے آخر پر ذی قعدہ کا چاند نظر آیا جو شریعت مداریوں کے حساب سے اکیسویں کا چاند تھا۔ جب کہ عامتہ المسلمین کے حساب سے تیس کا چاند تھا۔ اس چاند کے نظر آنے کے بعد کئی دوستوں نے پوچھا کہ دنیا میں ایک عجب واقعہ ہو گیا کہ چاند مہینہ اب اکتیس کا ہو گیا یعنی رمضان اٹھائیس کا شوال اکتیس کا۔ یہ کیا ہو رہا ہے کہیں نئی شریعت کی طرح نیا نظام فلکی بھی تو وضع نہیں کیا جا رہا؟۔

آج تک تو یہی سنا تھا کہ چاند کا مہینہ انتیس یا تیس کا ہوتا ہے۔ انہوں نے رمضان المبارک کو اٹھائیس کا کر دیا اور شوال کو تیس سے بڑھا کر اکتیس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا۔ حالانکہ اکتیس کا مہینہ تو یا انگریزوں' عیسائیوں کا ہوتا ہے یا ہندوؤں کا _____ اور اب شریعت مداریوں کا بھی ہو گیا۔ ذی قعدہ کے چاند کے بعد جامعہ سلفیہ' فیصل آباد کے اساتذہ و علماء کی ایک مجلس میں کسی نے کہا کہ شریعت کے مداریوں کے ڈانڈے ان لوگوں کے ساتھ تو نہیں ملتے جن کے ہاں اکتیس کا مہینہ ہوتا ہے۔

ہم نے 9 اپریل کو شریعت مداریوں کے مرکز فون کیا اور پوچھا آج قمری تاریخ کیا ہے۔ جواب ملا آٹھ۔ ہم نے عرض کیا آٹھ تو ان لوگوں کے حساب سے ہے جن کو آپ کے اگلے روز چاند نظر آیا۔ وہ چپ رہے۔ پھر ہم نے پوچھا کیا کوئی ایسی کمیٹی بنی ہے جو ہر ماہ چاند دیکھے۔ جواب ملا نہیں کیوں کہ صرف خاص خاص چاند دیکھنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ پھر ہم نے عرض کیا کہ شوال کے آخر میں ذی قعدہ کا جو چاند نظر آتا ہے وہ آپ کے حساب سے اکتیس کا ہے اور باقی لوگوں کے حساب سے تیس کا تو جواب میں فرمانے لگے _____ کھی' کھی' کھی _____ معاملہ تو ایسا ہی ہے۔ ہم نے پھر عرض کیا۔ لوگ کہتے ہیں اکتیس کا مہینہ یا انگریزوں' عیسائیوں کا ہوتا ہے یا ہندوؤں کا تو جواب سوائے _____ کھی' کھی' کھی کے کچھ نہ ملا۔

آتش نے بہت پہلے کہا تھا۔

چاند کے اوپر نہیں پڑتی کسی صورت سے خاک
منہ تو دیکھیں پہلے یوسف کے برادر آئینہ

ہفت روزہ "اہل حدیث" 21 اپریل 1995ء

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھٹی بھنگو سے بھنگو کتے تک

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

حکومت نے توہین رسالتؐ کے معاملے میں جو کردار ادا کیا تھا' اس کا پس منظر امریکہ کی غلامی تھی یا غیر مسلموں کا رعب' خود حکمرانوں کی دین رزاری تھی یا تاریک تر دانشوری کا زعم' منافقت نما مصلحت' تھی یا بے حمتی بلکہ بے غیرتی کا اظہار' یہود و نصاریٰ کی۔

عبدالرشید بھٹی کی جسارت تلواروں کی چمک کا تقاضا کرتی ہے

سازش کی کڑی بننا تھا یا امریکی سیر کے لیے خصوصی کھیل؟----- کچھ بھی تھا حکومت اس کی ذمہ دار تھی اور اس کی ذمہ داری نے دنیا کی سب سے قیمتی متاع ناموس رسالت و دین کو ارزاں کرنے کی جو ناپاک جسارت کی ہے اس کی معافی کا اختیار کسی کے پاس نہیں----- حکمرانوں کے تمام جرائم نظرانداز کیے جا سکتے ہیں لیکن یہ جرم نظرانداز نہیں کیا جا سکتا----- اگر مسلمان خاموش بھی رہیں تو صاحب عرش ضرور قرار واقعی سزا دے گا۔

حکومت کی بے حمتی نے گستاخی کے جراثیم عام کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ جراثیم غلیظ ترین جراثیم حکومتی پارٹی کے صوبائی رکن اسمبلی (نام نہاد زنگی کافور) عبدالرشید بھٹی کے وجود پر ظاہر ہو کر آلودگی میں تعفن کے اضافے کا باعث بنے ہیں۔

"نقل کفر' کفر نباشد" جراثیم زدہ بھٹی نے پاکستانی قانون و آئین کی تحفظ گاہ میں کھڑے ہو کر کہا ہے "ہر قوم کے نبی پر اس قوم کی زبان میں کتاب اتری مگر ہم پر عربی زبان ٹھونس دی گئی ہے اور کہا کہ اذان اور خطبہ بھی پنجابی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہونا چاہیے"۔۔۔۔۔ بھٹی مذکور نے ان تعفن سے بھرپور کلمات میں صرف عربی سے اظہار نفرت نہیں کیا بلکہ قرآن پاک کی عالمگیریت' شان رسالت' ختم نبوت' خطبہ و اذان اور اسلامی شعائر کا کھلم کھلا' سرعام مذاق اڑایا اور بے حرمتی کی ہے اور یہ جسارت تلواروں کی عمک اور بجلی کی گرفت کا تقاضا کر رہی ہے ۔۔۔۔۔ (اس سرکشی کو پردہ شمشیر چاہیے) ۔۔۔۔۔ اسمبلی ہال میں اس گستاخی کا ارتکاب کر کے "بھٹی" نے آئین پاکستان (کہ جس کی بنیاد کتاب و سنت ہے جو ہیں ہی عربی میں) کی توہین کی ہے اور حلف نامے کی بھی توہین اور مخالفت کی ہے جس کے بعد بھی رکنیت بحال ہے۔

حکومتی بے حسی کا یہ عالم ہے کہ نہ صرف اس کے رکن نے سرعام' قوم کی نمائندگاہ میں گندگی پھیلائی اس کے ارکان نے مسلمان کہلوانے اور مسلمانوں کی اولاد ہونے کے باوجود اس پر خاموشی کا مظاہرہ کیا بلکہ اسپیکر اسمبلی نے تعفن زدہ رکن کی تائید کر کے اپنے "پنجابی پیار" کا جھوٹا ثبوت دیا۔

پنجابی نبوت کا تقاضا کرنے والے تعفن زدہ بھٹی کو علم ہونا چاہیے کہ اسپیکر موصوف کا ممدوح پنجابی نبی جس پر انگریز کا فرشتہ ٹیچی اترتا تھا (بالکل اسی طرح جس طرح آج تخت امریکہ کا فرشتہ موجودہ حکمرانوں پر اترتا ہے) وہ پنجابی جھوٹا نبی بھی غیر پنجابی خصوصا عربی کلام ہی دلیل کے طور پر پیش کرتا تھا اور خود اسپیکر پنجابی بولی سے اتنا پیار کرنے والے ہیں کہ پنجاب کا مقدمہ اردو میں لکھتے ہیں اور کلام (بلکہ شادی تک) انگریزوں میں کرتے ہیں خود عبدالرشید بھٹی کو بھی سوچنا چاہیے کہ اس کا نام اس کے والد نے عربی میں رکھ دیا ہے (والد بھی عربی ہے) چنانچہ اس نام کو بدل کر کوئی پنجابی نام ڈھونڈے' کاشی رام رکھے یا بھگد ڑسنگھ' لبھا رکھے یا گوا چا۔۔۔۔۔ میں نے بھٹی بھنگو تجویز کیا ہے اگر پسند ہو تو اپنا لے۔

بھٹی بھنگو (کہ عبدالرشید عربی نام ہے جو کہ پسند نہیں) نے اسمبلی میں "ندرت خیال" پیش کرتے ہوئے کیا یہ سوچا تھا کہ عربی سے نفرت کرنے والے' پنجاب کے پیار میں مرنے والے انگریزی لیٹرین میں کیوں جاتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجابی بولی پر عربی کا وہ دباؤ نہیں جو انگریزی کا ہے۔

بڑبولے رکن کو یہ بھی نہیں خبر کہ اس کی حکومت نے انگریزی تعلیم آغاز سے لازمی کر کے قومی زبان کی بے وقعتی میں اضافہ ہی نہیں کیا بلکہ اپنی انگریزی غلامی کا ثبوت بھی دیا ہے اور ماں بولی کی عصمت دری بھی کی ہے۔ (جس کو اختیاری تک بھی انہیں رکھا) پنجابی کلچر کے فریفتہ گھروں میں انڈین کنجروں کی تصویریں حرم خانوں تک پہنچائے ہوئے ہیں' غیر قومی خصوصا انگریزی کلچر کی گود میں جنم لینے والے اور بے ہودگی کی لوریاں سن کر جوان ہونے والے آج پنجابی ثقافت کی جھوٹی دہائی دے رہے ہیں' ہمیشہ ننگے سر رہنے والے اور مغربی سٹائلش بال بنانے والے پگ کا رونا رو رہے ہیں۔

اس شہر میں دستار کا چرچہ ہے بہت عام
وہ شہر جہاں سر ہی سلامت نہیں کوئی

یہ رکن اسمبلی بتائیں کہ ان کے گھرانوں میں کتنے لوگ پنجابی تعلیم حاصل کیے ہوئے ہیں اور ان کی قیادت پر فائز کتنے لوگ پنجابی بخوبی بول سکتے ہیں (بلکہ انہیں تو صحیح طرح قومی زبان بھی بولنی نہیں آتی)

دیگراں را نصیحت _____ خود میاں فضیحت' بھٹی بھنگو نے پنجابی پیار میں عربی کی مخالفت ہی نہیں کی بلکہ اپنی پارٹی کے تھیلے سے اسلام دشمنی کی بلی باہر نکالی ہے (ورنہ میرا حسن ظن ہے کہ رکن مذکور کو کسی عربی سے کوئی ایسا تلخ تجربہ نہ ہوا ہو گا کہ اس طرح عربی دشمنی پر اتر آئے _____ قرآن پاک' اذان' خطبہ اور دیگر اسلامی شعائر کی بھلا اس کو کیا تکلیف ہے جس کے معمولات ان پاک و مقدس شعائر کے زیر اثر ہو کر بابرکت نہ ہوتے ہوں سوائے اس کے کہ اسلام کی سربلندی اسلام دشمنوں کے لیے پیغام موت ہے۔ یہ پنجابی بولی سے پیار نہیں بلکہ اسلام دشمنی ہے _____ (رنڈی یاراں نوں لے لے ناں بھراواں دے) قرآن پاک' اذان' خطبہ اور دیگر اسلامی شعائر بدلنے کی بات کرنے والوں کو یہ جان لینا چاہیے کہ یہ ملک بنا ہی اسی دین کے لیے ہے جو عرب سے شروع ہوا اور جس کی بنیاد عربی ہے یہ ملک محمد عربیؐ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام پر معرض وجود میں آیا تھا اور اس کے لیے ان گنت قربانیاں دی گئی تھیں۔

بے شمار بچے نیزوں کی انیوں پر' صورت پرچم جھومے' ان گنت بوڑھوں نے تلواروں کی دھاروں پر رقص کیا' ان ماؤں اور بہنوں کی عفتوں کو لوٹا گیا جن کے چہروں کو کبھی آسمان نے نہ دیکھا تھا۔۔۔۔۔ اور یہ سب کچھ صرف اسلام اور نام محمد عربی کے لیے ہوا تھا کسی کے باپ دادا کے نام پر نہیں۔ کسی کے باپ دادا کے نام پر تو کوئی انگلی کٹوانے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔

کوئی اس بھول میں نہ رہے کہ یہ ملک اس کے باپ کی جاگیر ہے یا اس کی ماں کے جہیز میں ملا ہوا ہے کہ وہ اپنی مرضی چلائے گا۔ یہاں اسلام کا پرچم ہی لہرائے گا جس کو کچھ اور مقصود ہے وہ کہیں اور ٹھکانا کر جائے۔

اسلام کی بنیاد اور اسلامی شعائر کی مخالفت کر کے پنجابی بولی کی محبت کا اظہار کچھ بھی نسبت نہیں رکھتا۔ اگر پنجابی بولی کے بے طرح اور بے سمتے پیار کا اتنا ہی بخار چڑھا ہے تو سب سے پہلے ان لوگوں کو دوران زچگی استعمال ہونے والی اور دماغی امراض کا علاج کرنے والی ادویات کے پنجابی نام سوچنے چاہئیں تاکہ بہتوں کا بھلا ہو (نہ گندے دماغ ہوں نہ گندی سوچیں) اپنے' گھر اور گھرانے کے استعمال کی اشیاء اپنے روز و شب کے معمولات و اصطلاحات پنجابی میں نہیں بدل سکتے تو کم از کم اسمبلی کی اصطلاحات اور منصبی ناموں کو ہی پنجابی کر دکھائیں۔ اسمبلی رولز کی بڑی بڑی کتابیں پنجابی میں نہیں لکھ سکتے اور لکھی پنجابی نہیں پڑھ سکتے تو کم از کم یہ ہی بتا دیں کہ اسپیکر کو پنجابی میں کیا کہتے ہیں اور "رکن" پنجابی کیا ہے؟ ۔۔۔۔۔ یہ بھی بتا دیں کہ "لوٹا" اور "لفافہ" کونسی زبان کے لفظ ہیں' اور ٹھیک اسمبلی کی ٹھنڈی جگہ پر بھرے مجمع میں پڑنے والے پاگل پن کے دورے کو اور منہ کے راستے بہنے والی غلاظت کو "پنجابی بولی" میں کیا کہیں گے؟ (بات پتے کی یہ بھی ہے کہ خود لفظ "پنجاب" بھی فارسی کا ہے)

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ جس کو پنجابی بولی کا "ہیجان خیز" دورہ پڑا ہے وہ بھی نہیں جانتا کہ "بھنگو کتا کیہہ ہوندا اے تے چھپاکی کیویں نکل دتی اے؟"

ہفت روزہ "اہل حدیث" 7 جولائی 1995ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میاں طفیل کی بد طفیلیاں!

بہ تبصرہ بلا تبصرہ

واہ ری سیاست! تیرے کوچے سے کیسے کیسے نمونے نکلے اور تیرے کوچے میں کیا کیا چاند چڑھے واہ مری سیادت! تیرے زعم میں کیا کیا چہرے ابھرے اور کیا کیا گل کھلے _____ کوئی جنگلی دھتورے کی صورت' کوئی بے شعوری کی مورت' کوئی عقل کا اندھا' کوئی بصیرت سے بہرہ کوئی ادراک سے بیگانہ' کوئی الفاظ و معانی سے بے پرواہ _____ لمبی زبانوں والے' اونچی تانوں والے' بزعم خود دانشور' خود ساختہ راہنما------ سب سے قابل رحم اس دور میں اسلام ہے جس کو بازیچہ اطفال بنانے کی عمداً یا سہواً کوششیں کی گئی ہیں اس کے نام پر منافقت کی سیاست کرنے اور گھر بنا کر گھر بھرنے والے سب سے زیادہ اس کھیل کے کھلاڑی ہیں اور اپنی ذہنیت کے مظاہرے اور مفادات کے بولوں کو اسلام کا نام دے کر مذاق کا نشانہ بنا رہے ہیں۔

ان لوگوں کے منہ سے نکلی ہر بات سند کی حیثیت رکھتی ہے خواہ سراسر جھوٹ ہی کیوں نہ ہو اور مخالف خواہ ان کے ذہن و مفاد کے خلاف بات ہی کیوں نہ کرے "چنداں حیثیت" نہیں رکھتی خواہ قرآن کی آیت ہی کیوں نہ ہو۔

ہم بات کریں دلیلوں سے تو رد ہوتی ہے
ان کے ہونٹوں کی ہر بات سند ہوتی ہے

عورت کی سربراہی کے حق میں بات کریں تو بھی اسلام' عورت کی سربراہی کا ذریعہ بنیں تو بھی ثواب' جہاد کشمیر کے خلاف 1948ء میں فتوی دیں تو بھی صحیح اور کشمیر کے نام پر چندوں کے پھندے لگائیں تو بھی حق' روس کے خلاف کفر کا فتوی دیں تو بھی عین حق اور روسی سفیروں کی اپنے مرکز میں دعوت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں تو بھی کوئی بات نہیں' پیپلز پارٹی کی "خدمات" کو جمہوریت کا اعزاز قرار دیں تو بھی بجا! اس کی سربراہ کے پہلو بہ پہلو مذاکرات کریں تو بھی روا' مارشل لاء کی بی ٹیم بنیں تو بھی خدمت اسلام اور جمہوریت کے چیمپئین کہلوائیں تو بھی اچھا۔۔۔۔۔

ہم اپنی بات کو پھیلانا نہیں چاہتے ہماری اس تحریر کا سبب جماعت اسلامی کے سابق امیر میاں طفیل محمد کا بیان بنا جس میں میاں طفیل صاحب نے حسب سابق وہ وہ چھوڑی ہیں کہ جو انہی کا خاصہ ہیں۔

میاں طفیل محمد نے ہفت روزہ "زندگی" کو انٹرویو دیا تھا جو مذکورہ جریدے نے اپنی 10 جولائی کی اشاعت خاص میں نقل کیا۔ اس انٹرویو میں میاں طفیل کی بعض باتوں کے متعلق جماعت اسلامی کے نائب امیر پروفیسر غفور احمد نے اخبارات میں بیان جاری کیا کہ "میاں طفیل عمر کے اس حصہ میں ہیں کہ جہاں ان کی کسی بات کا نوٹس نہیں لینا چاہیے" نیز انہوں نے میاں طفیل کے مارشل لاء کے حوالے سے ان کے "ارشادات" کی تردید بھی کی۔

پروفیسر غفور صاحب چونکہ ان کی امارت میں بھی نائب امیر رہ چکے ہیں وہ اس وقت میاں طفیل کی باتوں کو عمر کے اس حصے سے متعلق قرار دے رہے ہیں جہاں ان کی باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیے لیکن ہم جانتے ہیں کہ میاں طفیل نے ہمیشہ اسی طرح کی باتیں کی ہیں (ہم کم از کم میاں طفیل کی عمر کو اس اصطلاح میں نہیں لا سکتے جس کے بارہ میں رسول اللہؐ نے دعا کی تھی کہ "اللھم انی اعوذبک من ارذل العمر"

میاں طفیل محمد وہی "ذات شریف" ہیں جنہوں نے شریعت بل کی تحریک کے دور میں شریعت بل کے مخالفوں کو کافر اور فاسق قرار دیا تھا۔۔۔۔۔ میاں طفیل وہ "محترم شخصیت" ہیں جنہوں نے جماعت اسلامی کے پچاس سالہ تقریبات کے سلسلے میں مینار پاکستان کے جلسہ میں جماعت اسلامی کے ارکان اسمبلی کو وہ وہ سنائی تھیں کہ الامان والحفیظ (یہاں تک کہہ دیا تھا کہ جماعت اسلامی کے ارکان اسمبلی شریعت بل کی مخالفت کر کے رکن جماعت تو کیا مسلمان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی نہیں رہے)

یہی میاں طفیل تھے جن کے ارشادات قاضی حسین احمد کے متعلق ہفت روزہ تکبیر اور قومی اخبارات کی فائلوں میں آج بھی محفوظ ہیں جس میں انہیں امیر جماعت تو کیا رکن جماعت کا اہل ماننے سے بھی انکاری تھا بلکہ ان کے اسلام پر بھی شک کا اظہار کیا گیا تھا۔

پھر یہی میاں طفیل تھے جنہوں نے انتخابات کے دوران جماعت اسلامی' اسلامک فرنٹ کی سیاست پر کھل کر "گل افشانیاں" فرمائی تھیں (مولانا نعیم صدیقی کو شہہ دے کر تحریک اسلامی بنوا کر خود پھر نہ معلوم کن مفادات کی خاطر چپکے رہ گئے)

یہی میاں طفیل ہیں جنہیں سیاسی دنیا میں مارشل لاء کے دور میں میاں طفیل کی بجائے "طفیلی" کہا جاتا تھا۔ ان کے دور امارت کے دوران کہنے والے تو کہتے تھے کہ جن لوگوں کو نیند نہیں آتی معالج بطور دوا میاں طفیل کی تقریر سننے کا نسخہ تحریر کرتے تھے۔

ایک دفعہ رمضان کے دوران حضرت علامہ شہیدؒ لارنس روڈ میں بعد از تراویح احباب میں بیٹھے تھے کہ خواجہ طفیل (والد حافظ سلمان بٹ) نے بتایا کہ میاں طفیل کے پاؤں میں چوٹ آگئی ہے حضرت علامہ فرمانے لگے "کاش سر میں لگتی تو ہو سکتا ہے عقل آجاتی۔"

قارئین! اس بات پر نالاں نہ ہوں اس تحریر کا سبب بننے والی اور میاں طفیل کے منہ سے نکلنے والی بات پڑھیں گے تو وہ شاید چراغ پا ہو جائیں کہ میاں طفیل نے 7 جولائی کے انٹرویو میں بات ہی ایسی کی ہے جو کسی بھی صاحب ایمان کے لیے قابل برداشت نہیں ہے۔ "نقل کفر' کفر نہ باشد"

کہتے ہیں "میرے نزدیک حضرت محمدؐ کے بعد اگر کسی شخص نے دین کو ٹھیک اسی صورت میں پیش کیا تو وہ سید مودودی ہیں۔"

غور فرمائیے! میاں طفیلی کی بد طفیلی پر کہ کس طرح علی الاعلان عظمت صحابہ و خلفاء راشدین' مرتبت تابعین' منزلت تبع تابعین اور رفعت آئمہ و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدثین کا انکار فرما رہے ہیں۔

نعوذ باللہ! کیا خلفاء راشدین' صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) تابعین و تبع تابعین (مصداق خیر القرون) آئمہ کرام' محدثین عظام اور فقہاء اسلام نے اسلام کو ٹھیک اسی صورت میں پیش نہیں کیا جبکہ صرف میاں طفیل کے ممدوح نے چودہ سو سال بعد صحیح طور پر پیش کیا حالانکہ جتنی مولانا مودودی کی شخصیت متنازعہ رہی ہے پاکستان کی کوئی شخصیت اسلام کے حوالے سے متنازعہ نہ رہی ہو گی۔ کیا میاں طفیل کی اس بدگوئی کو جو سراسر خلاف واقعہ اور توہین صحابہ و تابعین کی اور گستاخی تبع تابعین و آئمہ ہے۔ کسی طرح نظر انداز کیا جا سکتا ہے اور کیا اس طرح کی لایعنی اور خلاف واقعہ بات کرنے والا کسی طور پر قائد و دانشور کہلانے کا حقدار ہو سکتا ہے؟ یا اس طرح کی باتیں کرنے والا شخص بصیرت و ادراک سے مس کیا ہوا سمجھا جا سکتا۔۔۔۔۔ آہ!

گل گئے گلشن سے جنگلی دھتورے رہ گئے
اٹھ گئے عاقل جہاں سے بے شعورے رہ گئے

ہفت روزہ "اہل حدیث" 11 اگست 1995ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستانیت کی قیمت آلو

پاکستان! کاملاً نظریاتی ملک _____ دنیا کا پہلا ملک جو ایک نظریہ پر معرض وجود میں آیا۔ نظریاتی ملک جس کے حصول کی خاطر ان گنت قربانیاں دی گئیں۔ مال و اسباب چھنوائے گئے۔ جنم بھومیاں چھوڑی گئیں۔ ماں جائے نگاہوں کے سامنے کٹوائے گئے۔ بوڑھے تلواروں کی دھاروں پر رقص کرتے نظر آئے۔ بچے نیزوں کی انیوں پر تڑپتے دیکھے۔ ان ماؤں اور بہنوں کی عفتوں کو لوٹا گیا جن کے چہروں کو کبھی آسمان نے نہ دیکھا ہوگا۔ آگ اور خون کا ایک دریا پلٹ کر مملکت خداداد حاصل ہوئی تھی۔ دنیائے عالم کے خطوں اور ملکوں کی تاریخ کانچ کے معمولی ٹکڑوں نے ردی کاغذ پر بکھیری ہوگی۔

جب کہ پاکستان کی تاریخ _____! خون شہادت کے چھینٹے حرف و حکایات کو نقوش و سواد بنا کر صفحہ عالم پر ثبت کر گئے۔

دنیا کا واحد ملک _____! جس کی تاریخ کا ایک ایک لفظ خون سے تحریر ہے جس کی دھرتی میں ماؤں کے لاڈلوں کی رگ و جان کا خون صورت دریا بہا آج اس دھرتی کے گلوں میں خوشبو ان سہاگوں کے سیندور کی ہے جو اجڑے تھے۔

چاند ستارے کی چمک ان جوانوں کی اٹھتی جوانیوں کی ان کی پاک باز آنکھوں کی ان جوانیوں کی ہے جو پاکستان کے قیام کے لیے قربان ہو گئے۔

پھر پاکستان بننے کے بعد یہ قربانیوں کی داستان ختم ہو گئی۔ ہر ہر مرحلہ استبدادیت' ہر ہر حملہ استعماریت کے وقت سروں کی فصل کٹی اور ملکوں کو سرفراز کر گئی۔ جب جب دشمن (کہ جو پاکستان کے قیام کا مخالف تھا) نے ملک پر حملہ کیا مملکت خداداد کے تقدس پر حملہ آور ہوا۔ رات کے اندھیاروں میں یا دن کے اجالوں میں ولولہ ہائے تازہ سے معمور جرات و شجاعت سے لبریز' جوان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردیوں کے پالے' ہمتوں کے سانچے میں ڈھالے۔ غیور و جسور قربانیوں کی داستان خون جگر سے لکھنے اٹھ کھڑے ہوئے اور نقطہ نقطہ اپنے معطر اور پوتر اجساد کی لاشیں رکھتے چلے گئے۔

ہر ہر قدم پر ملک دشمنوں کا نہ صرف مقابلہ کیا بلکہ منہ کی ماری روحوں کو گرمانے اور دلوں کو گرمانے والے" ہمت و شجاعت' جانثاری و جانبازی کے وہ تذکرے رقم کیے کہ باید و شاید قربانیوں کا یہ سلسلہ ابھی رکا نہیں کہ ملک دشمنوں کے وار نہیں رکے۔ ملک دشمنوں کے یہ وار' تخریب کاریوں کے چلو میں نمایاں ہیں۔ ہر روز میرے ملک کی سڑکوں پر تڑپتے لاشے' ہر سمت بہتا خون' لگتی آگ' اٹھتا دھواں _____ ہر روز میرے پیاروں کی قربانی لیتا ہے۔ میرے ملک کی سالمیت کے دشمن' کبھی عوام میں تاسف و حسرت کے تیر چلاتے ہیں۔ کبھی اپنی قیادت پر بے اعتباری کے زخم لگاتے ہیں۔ کبھی اپنے محافظوں پر سے اعتماد کی دولت چھینتے ہیں۔

پاکستان کی سالمیت کے دشمن! کبھی کسی روپ میں کبھی کسی روپ میں آئے روز حملہ آور ہوتے رہتے ہیں۔ سرحدوں پر حملہ آور ہونے والے نظریاتی سرحدوں پر بھی حملہ آور ہوئے بلکہ آج اپنوں کے چہرے اوڑھ کر اندرون میں حملہ آور اور سرگرم دشمن ہیں۔

ملک کے جانباز و جانثار _____!

ہر لحہ کرب و بلا میں سر ہتھیلیوں پر رکھے' دیوانہ وار اور تاریک شبوں کے دور میں جانوں کے چراغ سنبھالے مستانہ وار ملک کے تحفظ بقاء اور استحکام کے لیے بے قرار بے تاب مجسم اضطرار ہیں۔

لیکن ایک سوال ہے؟۔

میدان سیاست کے بازی گروں سیاست کے دام تزویر میں الجھے بے دانش مداریوں' قیادت کے زعم میں مبتلا بہروپیوں سے کہ تم کیا سمجھتے ہو کہ ہر دم وطن پر قربان ہونے والی قوم

اپنے شہداء کے خون کا سودا کرے گی _____□۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے برسوں کی روحوں' اپنی لازوال داستانوں' اپنی عدیم النظیر قربانیوں' اپنے بے مثال نظریہ کا سودا کرلے گی؟۔ کیا جواں ہمتوں کی یہ غیرت مند قوم! اپنی پوتر مٹی کا' اپنی دھرتی ماں کا (جو اپنے ذرے ذرے سے اس کی خوراک کشید کرتی ہے۔) اس دھرتی ماں کا (جو اپنے دامن میں سکون و عافیت اور بہاریں لیے ہے۔) اپنی پہچان کا سودا کرلے گی؟۔

کوئی پوچھے ان دشمنوں کے پالے سوداگروں سے _____!

تم نے قربانیوں سے سربلند و سرفراز ملک کا سودا کس قیمت پر کیا ہے؟۔ تم تاجروں کے روپ میں غیر ملکی آقاؤں کو کس قیمت میں سروں پر بٹھا رہے ہو؟۔

تم نے مملکت خداداد کی قیمت بھی لگائی تو فقط آلو _____!

قوت فرو خند وچہ ارزاں فرو خند تفو برتو اے جرخ گرداں تفو ہائے ستم ظریفو!

تم نے جری و شجاع قوم کو آلو سے شکست دینے کا سامان کیا ہے۔ تم نے ضرب کافر کے لیے ہتھیار بھی ڈھونڈا تو آلو۔ لوٹا سیاست کے پروردہ آلو کا ہتھیار لے کر آئے ہیں۔

پرانے شکاری جال لائے نیا کاش کوئی آواز "انا الحق" کا منصور ہوتا کوئی سقراط گلیلیو یا ابن حنبل ہوتا وقت کے حکمرانوں کے گریبان تھام کر للکارتا اور سیاست کے میدان کے جوکروں کے سینے پر بیٹھ کر پکارتا' کہ ملک دشمنوں کی گودی میں کھیلنے والو! وطن کی سالمیت کے دشمن کے پروردو!

حالات کا شعور نہ رکھنے والے بے دانشورو _____!

استعمار کے ایجنٹو استبداد کے استعارو _____!

مجھے بھارتی آلو نہیں چاہیے۔ وہ میری دھرتی پیدا کرلے گی۔ مجھے دے سکتے ہو تو میرے کشمیر کا سیب دو! ہاں ہاں بھارتی آلو نہیں۔ مجھے کشمیر کا سیب چاہیے۔

ہفت روزہ "اہل حدیث" 2 فروری 1996ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متاعِ لوح و قلم چھن گئی تو غم ہے!

وہ جب بھی کرتے ہیں اس نطق و لب کی بخیہ دری
فضاء میں اور بھی نغمے بکھرنے لگتے ہیں
در قفس پہ اندھیرے کی مہر لگتی ہے
تو فیض! دل میں ستارے ابھرنے لگتے ہیں

پرانی رسم ہے' حق کو مٹانے کی کوشش' باطل کو پھیلانے کی کاوشیں' کبھی قوت و جاہ کے سائے میں' کبھی جبر و ستم کے ذریعے' کبھی شاہی کی دھونس میں' کبھی غنڈہ گردی کی دھمکی سے۔ وطیرہ اہل حق ہے ازل تا ابد' ادائے حق کی خاطر' باطل کے مخالف' لڑتے ہوئے سر بکف ہر سمت' ہر طرف' صدائے کلمتہ اللہ بلند ہو' دھرتی سوئے چند ہو۔

ماضی گواہ ہے' جب بھی اہل حق باطل کے مقابل نکلے۔ کم من فئۃ غلبت فئۃ کثیرۃ کی تفسیر ہو گئے کہ حق بلندی کا نصیب لیے ہوئے ہے۔ کلمتہ اللہ ھی العلیا آج بھی۔

چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے

نطق و گفتار پر پابندی' جہاد جیسے کردار پر پابندی' تحریر و تقریر پر پابندی' تحقیق و تفسیر کی پابندی' قلم گوہر فشاں پہ پابندی' ہر حق کے ترجمان پہ پابندی' تصحیح و تدقیق کی عظمت پر مہر' تغلیط و تلبیس کے سر سرا۔

انداز جنوں شامل حیف خرد ہے یا للعجب

یہ خرد مندوں کی بستی پر کس عفریت کا سایہ ہے' ہر شخص گھبرایا ہوا نظر آتا ہے' یا اللہ خیر کرے۔

حضرت علامہ نے میدان تحقیق میں عمل کا باغ کھلا دیا۔ ہر غنچہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری سوموار = 8 ربیع الاول کو' تیسری 15 ربیع الاول کو

3- اب ہم ذی الحجہ' محرم' صفر تینوں کو 29' 29' 29 کا کرتے ہیں تو نتیجہ کچھ یوں نکلتا ہے کہ

یکم ذی الحجہ = جمعرات 29 ذی الحجہ = جمعرات

یکم محرم الحرام = جمعہ 29 محرم = جمعہ

یکم صفرالمصفر = ہفتہ 29 صفر = ہفتہ

یکم ربیع الاول = اتوار

پہلی سوموار 2 ربیع الاول' دوسری 9 ربیع الاول کو اور تیسری 16 ربیع الاول کو۔

4- اب آخری طرح سے حساب کریں تو ایسے ہوگا کہ تینوں کو 30 دن کریں یعنی

یکم ذی الحجہ = جمعرات 29 ذی الحجہ جمعرات = 30 ذی الحجہ جمعہ

یکم محرم = ہفتہ 29 محرم = ہفتہ 30 محرم اتوار

یکم صفر = سوموار 29 صفر سوموار = 30 صفر منگل یکم ربیع الاول بدھ

آخری حساب سے پہلی سوموار 6 ربیع الاول کو دوسری 13 ربیع الاول کو ہوگی۔

اب ان مندرجہ بالا چار صورتوں کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں اور ان چاروں صورتوں سے ظاہر ہے کہ سوموار کسی بھی طرح 12 ربیع الاول کو نہیں آتی۔ جب کہ یہ متفق علیہ بات ہے کہ آپؐ کی وفات 12 ربیع الاول کو سوموار کے روز ہوئی۔

اب صرف دو ہی باتیں ہیں کہ یا تو یہ مانا جائے کہ آپؐ کی وفات 12 ربیع الاول کو نہیں ہوئی یا پھر مکہ اور مدینہ کی رؤیت میں فرق کی وجہ سے (آخری اور چوتھی صورت کے مطابق) حساب صحیح نہیں آ رہا۔ اب بتائیے ان دو میں سے کون سی بات صحیح ہے؟۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن حجرؒ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ اگر حساب صحیح کرنا ہے اور 12 ربیع الاول کو سوموار لانا ہے تو اس کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ مکہ اور مدینہ کی رؤیت کو الگ الگ ماننا پڑے گا۔

چوتھی صورت اس کی وضاحت کرتی ہے اور اگر مکہ اور مدینہ میں فرق نہیں تو یا پھر آپؐ کی وفات کی تاریخ 12 ربیع الاول بروز سوموار کا انکار کیا جائے یا پھر اس کو ثابت کیا جائے۔

"صحیفہ اہل حدیث" یکم جمادی الثانی 1401ھ

www.KitaboSunnat.com

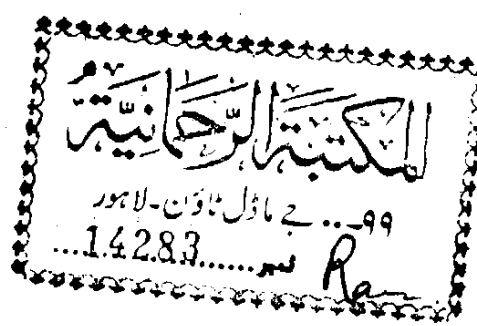

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دیگر تالیفات و تصنیفات

۱۔ **تحقیق البشر فی ضوء الکتاب و الخبر:**

مسئلہ بشریت پر ایک عجیب انداز کی کتاب

۲۔ **شرعی اذان اور مروجہ صلوٰۃ و سلام:**

اذان سے قبل پڑھے جانے والے مروجہ درود پر سیر حاصل بحث

۳۔ **لقب اہلحدیث:**

لقب اہلحدیث پر کئے جانے والے تمام اعتراضات کا جواب

۴۔ **اہلحدیث اور پاکستان:**

تحریک اہلحدیث کے ایک باب پر

۵۔ **اسلام اور جمہورت:**

اسلام کے جمہوری دین ہونے کی بحث

۶۔ **خطبات چینیاں والی:**

جامع مسجع چینیاں والی کے علمی خطبات

۷۔ **مجموعہ مضامین:**

مختلف اخبارات و جرائد میں شائع شدہ مضامین کا مجموعہ

۸۔ **کالمیات:**

ہفت روزہ الاسلام، اہلحدیث، صحیفہ اور مختلف اخبارات، جرائد کے کالموں کا مجموعہ

۹۔ **فوٹو گرافی کا جواز:**

فوٹو گرافی کی اہمیت اور اس کی شرعی حیثیت پر بحث

۱۰۔ **حلالہ کی شرعی حیثیت:**

حلالہ جیسے قبیح فعل پر منفرد کتاب

۱۱۔ **قربانی کے چار دن:**

اپنے موضوع پر علمی اور منفرد کتاب